عید میلاد النبی ﷺ

عالم عرب میں



خورشید ملت
ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری
سربراہ: ادارہ وحدتِ اسلامیہ لاہور
خطیب و مفتی: مرکز اہلسنت ڈونگا باغ سیالکوٹ

ادارہ وحدتِ اسلامیہ
مکتبہ شمس و قمر

عید میلاد النبی ﷺ

عالم عرب میں

ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری

ادارہ وحدت اسلامیہ   مکتبہ شمس و قمر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

نام کتاب : عید میلاد النبی ﷺ عالم عرب میں

مصنف : ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری
سربراہ ادارہ وحدت اسلامیہ، لاہور پاکستان

حسب الارشاد: پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ
الحافظ القاری پیر سید سعید الحسن شاہ صاحب
سابق وزیر اوقاف پنجاب وسجادہ نشین آستانہ عالیہ مراڑہ شریف (وائٹن، لاہور)

باہتمام : قاری عابد حسین فریدی (0300-4131106)
ناظم ادارہ وحدت اسلامیہ لاہور

نگران طباعت: مولانا محمد کاشف جمیل
مینجنگ ڈائریکٹر مکتبہ شمس وقمر لاہور (0345-466 67 68)

پروف ریڈنگ : مولانا محمد طاہر عزیز باروی، مولانا محمد ماجد رضا الہ آبادی

کمپوزنگ : قاری محمد عارف ستار القادری، محمد طارق چشتی

اشاعت : ربیع الاول 1435ھ / جنوری 2014ء (باردوم)

ناشر : ادارہ وحدت اسلامیہ لاہور / مکتبہ شمس وقمر بھائی چوک لاہور

قیمت : -/350 روپے

ملنے کے پتے

- مکتبہ شمس و قمر متصل جامعہ حنفیہ غوثیہ، بھاٹی چوک لاہور
- القرآن اکیڈمی، کشمیر پارک، وٹڈالہ روڈ، شاہدرہ لاہور (0300-4131106)
- مرکز اہلسنت، ڈوگا باغ سیالکوٹ (0300-4411690) - مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور / مکہ سنٹر، لوئر مال روڈ، لاہور
- جامعہ ابوبکر گلستانِ جوہر بلاک 13 کراچی - مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ ساہیوال
- والضحیٰ پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور - نعیمیہ بک سٹال، مکہ سنٹر لوئر مال روڈ لاہور



حسنِ ترتیب







الاھداء

عاشق رسول ﷺ **حاجی میاں محمد لطیف** مرحوم ومغفور

کے نام!!!

جن کی تربیت اور صحبت کا اثر آج بھی، ان کے صاحبزادگان

محب العلم والعلماء جناب الحاج میاں محمد خالد صاحب

کے خلوص ومحبت اور جناب میاں صابر حسین صاحب

کی عجز وانکساری اور مہمان نوازی میں جھلکتا نظر آتا ہے۔

اللہ کریم میاں برادران کے اتفاق اور دین دوستی کو ان

کے والد بزرگوار کے لیے صدقۂ جاریہ فرما کر ان کی مغفرت

وبخشش کا باعث فرمائے۔ آمین!

؎ کیا عجب ساماں ملا روزِ جزا کے واسطے

دعا گو:

خورشید الازہری

انتساب

اپنے بڑے بھائی چوھدری محمد حسنین مرحوم و مغفور
کے نام!!! جن کی ایک ہی خواہش تھی کہ ان کا چھوٹا بھائی
ملک، ملت، مذہب کا "خادم" بنے۔

اللہ رب العزت کے فضل و کرم، سرورِ کائنات ﷺ کے
تصدق، والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کی محنتِ شاقہ سے
کل پاکستان مسابقہ حسنِ قرأت (1994ء) میں جب
ناچیز نے اول پوزیشن حاصل کی تو وہ کہتے تھے کہ:
"میری زندگی کا مقصد حل ہوگیا"

پھر اچانک اسی سال ایک حادثہ میں وہ واصل بحق
ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ابھی جامِ عمر بھرا نہ تھا کفِ دستِ ساقی چھلک پڑا

خالق کائنات بصدقۂ صاحبِ لولاک ﷺ انہیں
جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو: خورشید الازہری

ہدیۂ تشکر

☆ پیر طریقت رہبر شریعت ترجمانِ فکر رضا علامہ مولانا پیر محمد حامد سرفراز رضوی صاحب
بانی و مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ رشد الایمان، ڈجکوٹ

☆ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر محمد ظفر عباس محمدی سیفی صاحب
(خلیفہ مجاز راوی ریان شریف) کوٹ کبیر جڑانوالہ

☆ استاذ العلماء نائب شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر مفتی محمد یونس رضوی صاحب
مہتمم جامعہ غوثیہ تعلیم القرآن (بلال مسجد) جڑانوالہ

☆ محترم جناب میاں محمد عبد الرزاق صاحب
بسم اللہ ہاؤسنگ سکیم جی ٹی روڈ، مناواں لاہور

☆ محترم جناب حافظ طارق محمود رندھاوا صاحب
مہربان سپننگ ملز فیصل آباد

☆ محترم جناب ڈاکٹر اسرار حسین عطاری صاحب
الحسنین ہسپتال، باغ مصطفےٰ جھنگ

☆ مجاہد اہلسنت حضرت علامہ عقیل احمد ظہیر صاحب
مہتمم جامعہ نعیمیہ، پسرور

☆ محترم جناب حاجی سرفراز احمد صاحب
صدر انتظامیہ مرکز اہلسنت ڈوگا باغ سیالکوٹ

☆ محترم جناب شیخ عبد الغفور صاحب
نائب صدر انتظامیہ مرکز اہلسنت ڈوگا باغ سیالکوٹ

☆ محترم جناب محمد سلیم بٹ صاحب
سیکرٹری جنرل انتظامیہ مرکز اہلسنت، ڈوگا باغ سیالکوٹ

☆ محترم جناب حاجی رشید احمد صاحب (جدہ)
سحر میڈیکل سٹور، ایبٹ روڈ سیالکوٹ

☆ محترم جناب مدثر احمد مشتاق صاحب
(جبل المشتاق، شارجہ)

☆ محترم جناب چوہدری راشد محمود باجوہ صاحب
صدر تحریک منہاج القران سیالکوٹ

☆ محترم جناب چوہدری محمد اللہ دتہ صاحب
چیئرمین سیکور سٹڈی سکول سسٹم، کیپٹل روڈ سیالکوٹ

☆ محترم جناب شاہد عظیم بھٹی صاحب
صدر ادارہ وحدت اسلامیہ پاکستان سیالکوٹ

☆ محترم جناب ڈاکٹر اظہر پرویز بھٹی صاحب
سیکرٹری جنرل ادارہ وحدت اسلامیہ پاکستان سیالکوٹ

☆ محترم جناب رائے صلاح الدین ایوبی کھرل صاحب
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (دانا آباد، جڑانوالہ)

☆ محترم جناب چوہدری عمر امجد چیمہ صاحب
(پاکستان سرجیکل، سیالکوٹ)

☆ محترم جناب چوہدری غلام اصغر جماعتی صاحب
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف

☆ محترم جناب ملک ذاکر حسین صاحب اعوان ایڈووکیٹ
صدر جمعیت علمائے پاکستان سیالکوٹ

☆ محترم جناب احفاظ الکریم برکی صاحب
مرکزی راہنما جمعیت علمائے پاکستان

☆ محترم جناب پروفیسر محبوب عارف صاحب
شعبہ انگریزی۔ مرے کالج سیالکوٹ

کلماتِ اعزاز:

فقیہ العصر، فرید الدہر، فاتح عیسائیت، مفسر قرآن، محدث زماں، جامی دوراں

آبروئے اہلسنت، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت قبلہ

ابوالنصر پیر منظور احمد شاہ صاحب مدظلہ العالی

بانی و شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ، ساہیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز بیٹے، فخر جامعہ فریدیہ، خطیب اسلام، خورشید ملت، ترجمان علمائے اہلسنت، حضرت علامہ حافظ قاری پروفیسر ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری صاحب کی کتاب "عید میلاد النبی عالم عرب میں" دیکھنے کا اور عزیز بیٹے سے بعض جگہوں سے سننے کا موقع ملا۔ یقیناً ڈاکٹر صاحب نے اپنی پہلی معرکۃ الآراء کتب کی طرح اس پر بھی بہت محنت کی ہے۔

ایک خوشگوار حیرت ہوئی ہے کہ ایسا خطیب جو شب و روز تبلیغ دین میں معروف ہے، وہ وقت نکال کر اس میدان میں صرف پورا ہی نہیں اتر رہا بلکہ سب سے آگے ہے۔

زمانہ طالب علمی سے لے کر اب تک عزیز بیٹے کو ہمیشہ ماں باپ، اساتذہ، جامعہ فریدیہ اور ملک و ملت کا نام روشن کرتے ہوئے پایا۔ بہت ہی تھوڑی عمر اور مختصر عرصہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ تجوید و قرأت کے میدان میں ملکی اور

عالمی مقابلوں میں حصہ لے کر ہمیشہ نمایاں پوزیشنز حاصل کیں، تقریر و تحریر اور فن مناظرہ میں بہت ہی قلیل عرصہ میں ملک کے بڑے محققین، مناظرین اور خطباءِ اہلسنت کی پہلی صف میں نہ صرف جگہ بنانے میں کامیاب ہوئے بلکہ صفِ اوّل کی زینت بن گئے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے عزیز بیٹے کی یہ کاوشِ محنت و خلوص قبول فرمائے اور پہلی کتب کی طرح اس کتاب کو بھی عامۃ الناس کے لیے عقائد حقہ میں پختگی کا باعث اور دین مصطفٰے ﷺ کی ترویج و اشاعت کا سبب بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم۔

دعا گو

ابوالنصر منظور احمد

جامعہ فریدیہ ساہیوال

22/01/2014

تقریظ

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مفتی

صاحبزادہ سید کرامت علی حسین شاہ صاحب مدظلہ

سجادہ نشین دربار عالیہ علی پور سیداں شریف

سربراہ شاہِ لاثانی اسلامک یونیورسٹی، نارووال

حامدًا وّ مُصَلّیًا!

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے حوالہ سے لکھی گئی یہ کتاب الحمد للہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ معروفیات کی وجہ سے اس کتاب کو بالاستیعاب تو نہ پڑھ سکا مگر چند ایک مقامات کو دیکھنے کا موقع ملا۔ بڑے اچھے انداز میں میلاد النبی ﷺ کے جواز و استحباب پر دلائل جمع کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ بھی خوب نبھایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس کتاب کو قبولیت خاصہ و عامہ سے نوازے اور فاضل مصنف کی تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کے علم، عمل اور اخلاص میں مزید ترقی و برکات نازل فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین

دعا گو

سید کرامت علی حسین

سجادہ نشین دربار عالیہ علی پور سیداں شریف

مقدمہ

اللہ رب العزت کا بے پناہ کرم جس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب، رحمتِ دو جہاں، شہسوارِ لامکاں، حادیٔ انس وجاں، سلطانِ زماں قائدِ لشکرِ اسلامیاں، سرورِ سروراں، شفیعِ مجرماں، حامیٔ بے کساں، دستگیرِ عاصیاں، مالکِ کونین، سیدُ الثقلین، نبی الحرمین، امامُ القبلتین، وسیلتنا فی الدارین، صاحب کعبہ قوسین، محبوبِ ربِ المشرقین ورب المغربین، جد الحسن والحسین، سیدنا ومولانا ملجانا وماوانا ابی القاسم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ والہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم) کی ذاتِ گرامی کی صورت میں اپنی نعمتِ عظمیٰ سے مالا مال فرمایا۔ وہ ذاتِ اقدس جس کے لیے بارگاہِ ایزدی میں جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام نے دستِ طلب دراز کیا، اس نعمتِ کبریٰ سے رب تعالیٰ نے ہمیں بغیر مانگے سرفراز کیا۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

"رات "لیلۃ القدر بنی ہوئی نکلی اور خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ کی بانسری بجاتی ہوئی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ موکلانِ شب قدر نے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ کی سیجیں بچھادیں۔ ملائکانِ ملاء الاعلیٰ نے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا کی شہنائیاں شام سے بجانا شروع کردیں۔ حوریں بِاِذْنِ رَبِّهِمْ کے پروانے ہاتھوں میں لے کر فردوس سے چل کھڑی ہوئیں اور هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ کی میعادی اجازت نے فرشتگانِ مغرب کو دنیا میں آنے کی رخصت دے دی۔ تارے نکلے

اور طلوعِ ماہتاب سے پہلے عروسِ کائنات کی مانگ کا موتی بھر کر غائب ہو گئے، چاند نکلا اور اس نے فضائے عالم کو اپنی نورانی چادر سیمیں سے ڈھک دیا۔ آسمان کی گھومنے والی نگاہ خود اپنے مرکز پر ٹھہر گئی۔ بروج نے سیاروں کے پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیں۔ ہوا جنبش سے، افلاک گردش سے، زمین چکر سے اور دریا بہنے سے رک گئے اور کارخانہ قدرت کسی مقدس مہمان کا خیر مقدم کرنے کے لیے رات کے بعد اور صبح سے پہلے بالکل خاموش ہو گیا۔ انتظام و اہتمام کی تکان نے چاند کی آنکھوں کو جھپکایا۔ نسیمِ سحر کی آنکھیں جوشِ خواب سے بند ہونے لگیں۔ پھولوں میں نکہت، کلیوں میں خوشبو، درختوں کے مشامِ خوشبوئے قدس سے ایسے مہکے کہ پتہ پتہ مخمور ہو کر سربسجود ہو گیا۔ ناقوس نے مندروں میں بتوں کے سامنے سر جھکانے کے بہانے آنکھ جھپکائی۔ برہمن سجدے کے حیلے سر بہ زمین ہو گیا۔ غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ ایک لمحہ کے لیے غیر متحرک ہو گیا۔ اس کے بعد وہ لمحہ آ گیا۔ جس کے لیے سب انتظامات تھے۔ فرشتوں کے پر خوشبوؤں سے بھرے آسمانوں سے زمین پر اترنے لگے اور دنیا کے جمود میں ایک بیدار انقلاب پوشیدہ طور پر کام کرتا ہوا نظر آنے لگا۔ ملہم غیب نے منادی کی کہ افضل البشر، خاتم الانبیاء، پردۂ لاہوت سے عالم ناسوت میں تشریف لانے والے ہیں۔ رات نے کہا: میں نے شام سے اس کا انتظار کیا ہے۔ اس گوہرِ رسالت کو میرے دامن میں ڈال دیا جائے۔ دن نے کہا: میرا رتبہ رات سے بلند ہے مجھے کیوں محروم رکھا جائے۔ دونوں کی مسرتیں قابلِ نوازش نظر آئیں کچھ حصہ دن کا لیا کچھ رات کا۔ نور کے تڑکے نُوْرٌ عَلٰی نُوْر کی نورانی آوازوں کے ساتھ دستِ قدرت نے دامنِ کائنات پر وہ لعلِ بہا رکھ دیا۔ جس کے ایک سرسری جلوے سے دنیا بھر کے ظلمت

کدے منور اور روشن ہو گئے۔

سرزمینِ حجاز جلوۂ حقیقت سے لبریز ہو گئی۔ دنیا جو سرود و جمود کی کیفیت میں تھی۔ اس دم متحرک نظر آنے لگی۔ پھولوں نے پہلو کھول دیئے، کلیوں نے آنکھیں وا کیں، دریا بہنے لگے، ہوائیں چلنے لگیں، آتش کدوں کی آگ سرد ہو گئی۔ صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی۔ لات و منات، ہبل و عزیٰ کی توقیر پامال ہو گئی۔ قیصر و کسریٰ کے فلک پوش برج گر کر پاش پاش ہو گئے۔ درختوں نے سجدۂ شکر سے سر اٹھایا۔ رات کچھ روٹھی روٹھی سی، چاند کچھ شرمایا شرمایا سا، تارے نادم و محجوب رخصت ہوئے اور آفتاب شانِ فخر کے ساتھ، مسرت و مباہات کے اجالے لیے ہوئے کرنوں کے ہار ہاتھ میں، قرص نور تھال میں لیے، ہزاروں ناز و ادا کے ساتھ افق مشرق سے نمایاں ہوا۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ کے گھر میں، مخدومہ کائنات سیدہ آمنہ کی گود میں، حضرت عبد المطلب کے گھرانے، جناب ہاشم کے خاندان اور مکہ کے ایک مقدس مکان میں خلاصۂ کائنات، فخر موجودات، خاتم النبیین رحمۃ للعالمین تشریف فرما ہوئے۔ سبحان اللہ! ربیع الاوّل شریف کی بارہویں تاریخ کتنی مقدس تھی جس نے ایسی سعادت پائی اور پیر کا روز کتنا مبارک تھا جس میں حضور ﷺ نے نزولِ اجلال فرمایا۔

اس کرم بالائے کرم پر خلاقِ عالم کی طرف سے آواز آئی :

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ.

(آل عمران 164)

"یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اس نے بھیجا
ان میں ایک رسول انہیں میں سے پڑھتا ہے ان پر اللہ کی آیتیں
اور پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں قرآن اور سنت اگرچہ وہ
اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔"

وہ انسان جو درندہ صفت تھے اس کریم نبی ﷺ کی صحبت نے فرشتہ سیرت بنادیا۔ وہ انسان جو غلامی کی چکی میں پس رہا تھا، اس سراپا کرم ﷺ کی نظرِ عنایت نے اس کو کمال کی اوجِ ثریا پر پہنچادیا۔ وہ انسان جو پتھروں کو خدا سمجھ بیٹھا تھا اس عظیم معلمِ انسانیت رسولِ مختار ﷺ کی سنگت نے دنیا بھر کے لوگوں کے لیے استاذ بنادیا۔ وہ لوگ شراب جن کی گھٹی میں تھی، ظلم وستم جن کا شعار تھا، کفر و شرک اور فسق و فجور کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹکتے جنہیں صدیاں گزر چکی تھیں، ان کو ایک انسان کامل کی صحبت نے یکسر تبدیل کردیا۔ ان کی زندگیوں میں مکمل انقلاب آگیا۔ کیسے؟ تلاوتِ آیات، تعلیمِ کتاب وحکمت، تزکیۂ نفس اور تربیتِ محمدی ﷺ صحبتِ مصطفوی ﷺ نے انسان کے ظاہر و باطن کو پاک کردیا۔

وہ عظیم المرتبت ہستی جس کی آمد نے وحشیوں کو متمدن، جاہلوں کو معلم، گمراہوں کو راہبر، راہزنوں کو راہنما، چرواہوں کو حکمران، عیاشوں کو پاکباز، لذت پرستوں کو عفت شعار، خدا بیزاروں کو باخدا اور غلاموں کو آقائی کے آداب سکھادیے۔

وہ ھادیٔ عالم جن کی پاکیزہ تعلیمات نے رنگوں، نسلوں، خطوں، قوموں، پہاڑوں، صحراؤں، دریاؤں اور میدانوں کے ہزاروں میل کے فاصلے سمیٹ کر لاکھوں کروڑوں انسانوں کو "وحدتِ اسلامیہ" ہونے کا شرف بخشا۔

مکہ کے قریش، مدینہ کے انصار، حبش کے بلال، بازنطین کے زید

بن حارثہ، روم کے صہیب، فارس کے سلمان، جن میں ایک بھی مادی قدر مشترک نہیں نسبی، نسلی، علاقائی، وطنی، جلدی، جغرافیائی، صوبائی، ملکی، تہذیبی، ثقافتی تاریخی کسی بھی اعتبار سے کوئی بھی قدر مشترک نہیں، مگر سرور کائنات ﷺ کی محبت پاک اور نگاہِ ناز نے اُن سب کو ایک بنا ڈالا۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ھادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

وہ ذات گرامی جس کی آمد نے ماؤں کے قدموں تلے جنت، بہن بیٹی کی تربیت میں جنت، والد کی زیارت کو حج وعمرہ اور ان کی خدمت میں جنتی ہونے کا مژدۂ جاں فزا سنایا۔

اس محسن اعظم ﷺ کی آمد پر انسان کو کیا کرنا چاہیے خوشی؟ یا غمی؟
فیصلہ آپ کریں کہ ولادت مصطفیٰ ﷺ پر کون خوش ہوا اور کون غمگین؟

میلاد النبی ﷺ پر کون رویا؟

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اِنَّ اِبْلِیْسَ لَعَنَهُ اللّٰهُ رَنَّ اَرْبَعَ رَنَّاتٍ اِنَّهُ حِیْنَ لُعِنَ رَنَّةً حِیْنَ اُهْبِطَ وَ رَنَّةً حِیْنَ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ رَنَّةً حِیْنَ اُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْکِتَابِ.

(البدایہ والنہایہ، ابن کثیر، ص ۳۲، ج ۳..... حلیۃ الاولیاء از ابونعیم، ج ۳، ص ۳۳۱)
(الروض الانف، علامہ سہیلی، ۱/۲۷۸..... مولد العروس، علامہ ابن جوزی، ص ۳)
(تفسیر در منثور از علامہ سیوطی، ۱/۱۷..... غنیۃ الطالبین از الشیخ عبدالقادر جیلانی، ۲۰۱)

(عیون الاثر از ابن سید الناس، ۳۴/۱......السیرۃ الحلبیہ از علامہ حلبی، ۹۹/۱)
(تفسیر قرطبی زیر تحت سورۃ فاتحہ، تفسیر ابن مخلد زیر تحت سورۃ فاتحہ، سبل الہدی والرشاد: ۳۵/۱)

"بے شک ابلیس چار بار رویا۔ ایک مرتبہ جب اس پر
لعنت کی گئی، دوسری بار جب اسے جنت سے نکالا گیا،
تیسری بار میلاد النبی ﷺ کے دن اور چوتھی بار جب
سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔"

کچھ ہمارے ضدی بھائی یہ کہتے ہیں کہ خوشی کی کیا ضرورت ہے؟ ہم عرض کرتے ہیں وہ ذات جس نے اس دنیا کے اندھیروں کو اپنے نور کے جلوؤں سے منور کیا ہے، اس کی آمد پر کیا ہونا چاہیے؟ یہی سوال ہم کتاب اللہ کے سامنے رکھتے ہیں۔ اللہ کریم اپنی لاریب کتاب میں خود ارشاد فرماتا ہے:

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ
مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ. (یونس 58)

"فرمادیجیے (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے
باعث ہے (جو بعثت محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس
مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں۔ یہ (خوشی منانا) اس
سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔"

اس خوشی کے دن سے پتہ چل جاتا ہے کہ مال پیارا ہے یا سیدہ آمنہ پاک رضی اللہ عنہا کا لال ﷺ۔

اللہ کا فضل اور رحمت:

فضل اور رحمت کے درمیان واؤ عاطفہ ہے عام اصول کے مطابق چاہیے

تو یہ تھا کہ جس طرح فضل اور رحمت کا ذکر جدا جدا ہوا، ان دونوں کے لیے بیان کردہ صرف اشارہ ذالک (وہ) بھی اسی طرح تثنیہ کا ہوتا۔ لیکن یہاں یہ قاعدہ ملحوظ نہیں رکھا گیا یعنی یوں نہیں کیا گیا کہ "ان کی خاطر خوشیاں مناؤ" بلکہ اس کی خاطر عربی زبان میں ذالک اشارہ واحد کے لیے استعمال ہوتا ہے تو اس اصول کے مطابق غور فرمائیں تو معلوم ہوگا فضل اور رحمت کے ذکر کے بعد واحد اشارہ ذالک لایا گیا، اس میں حکمت یہی ہے کہ اس مقام پر فضل اور رحمت سے مراد بھی کوئی ایک ہی وجود ہے۔ اس اسلوب بیان سے اس بات کی وضاحت مقصود تھی کہ لوگ کہیں اللہ کا فضل اور رحمت کو کسی اور سمت تلاش کرنے نہ لگ جائیں بلکہ اچھی طرح یہ جان لیں کہ اللہ نے اپنا فضل اور رحمت درحقیقت ایک ہی ذات میں جمع کر دیا ہیں۔ لہٰذا اس ایک ہی مبارک ہستی کے سبب سے شکریہ ادا کیا جائے اور خوشیاں منائی جائیں۔

اللہ کا فضل بھی حضور ہیں:

قرآن مجید فرقان حمید نے خود حضور ﷺ کو اللہ کا فضل اور رحمت قرار دیا ہے۔

"فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ." (البقرۃ 64)

"پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم یقیناً تباہ ہو جاتے۔"

اللہ کی رحمت بھی حضور ہیں:

قرآن مجید فرقان حمید نے واضح الفاظ میں حضور ﷺ کو رحمتِ عالم بنا دیا ہے

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. (الانبیاء: 107)

"اور (اے رسول مجسم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

مفسرین فرماتے ہیں حضور سرور کائنات ﷺ کا دنیائے انسانیت کی طرف بھیجا جانا اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فضل اور احسان ہے۔

چنانچہ علامہ ابن جوزی المتوفی 579ھ فرماتے ہیں:

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ بِاِرْسَالِ مُحَمَّدٍ.

(زاد المسیر فی علم التفسیر 260/8)

"اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے اور (اس کا یہ فضل) بعثتِ محمدی کے ذریعے ہوا۔"

اسی طرح علامہ طبرسی المتوفی 548 اپنی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں:

"وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ذُو الْمَنِّ الْعَظِيْمِ عَلٰى خَلْقِهٖ بِبَعْثِ مُحَمَّدٍ ﷺ".

(مجمع البیان فی تفسیر القرآن 429.10)

"اور اللہ بڑے فضل والا ہے، وہ اس احسان عظیم والا ہے جو اس نے اپنی مخلوق پر بعثتِ محمدی ﷺ کے ذریعے کیا۔"

فضل اور رحمت سے حضور کا وجود باجود مراد ہے۔

(اشرف علی تھانوی)

"فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ." (البقرۃ 64)

"پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم یقیناً تباہ ہو جاتے۔"

یہاں اکثر مفسرین کے نزدیک فضل اور رحمت سے مراد حضور کا وجود باسعود ہے۔

"زیادہ بہتر یہ ہے کہ فضل اور رحمت سے مراد حضور ﷺ کے قدوم مبارک لیے جائیں۔ اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی اور ان میں قرآن بھی ہے سب اس میں داخل ہیں۔ اس لیے حضور کا وجود باجود تمام نعمتوں کی اصل ہے اور تمام رحمتوں اور فضل کا مادہ ہے۔ پس یہ تفسیر اجمل التفاسیر ہو جائے گی۔ اس تفسیر کی بنا پر اس آیت کا حاصل یہ ہوگا کہ ہم کو حق تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضور کے وجود باجود پر خواہ وجود نوری ہو یا ولادتِ ظاہری، اس پر خوش ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ حضور ﷺ ہمارے لیے تمام نعمتوں کے لیے واسطہ ہیں۔ (دوسری عام نعمتوں کے علاوہ) افضل نعمت اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے جس کا حضور ﷺ سے ہم کو پہنچنا بالکل ظاہر ہے۔ غرض اصل الاصول تمام مواد فضل و رحمت حضور کی ذات بابرکات ہوئی۔ پس ایسی ذاتِ بابرکات کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور خرم ہو کم ہے۔

(اشرف علی تھانوی خطبات میلاد النبی 63-65)

میلاد النبی کیا ہے؟

بعض یتیم العلم لوگ اس بات پر ضد کرتے ہیں کہ کسی کتاب میں یہ لفظ بھی موجود نہیں۔ یہ الفاظ عرب میں کبھی استعمال نہیں ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ان ضدی دوستوں کی نادانی اور جہالت پر دال ہے۔ کتاب احادیث و سیر میں متعدد مقامات پر ائمہ و محدثین نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔

چنانچہ احادیث و آثار کے متن میں بھی لفظ "میلاد" استعمال ہوا ہے۔

امام ترمذی (المتوفّٰی: 279ھ) نے الجامع الصحیح میں کتاب المناقب کا دوسرا باب ہی "ما جاء فی میلاد النبی ﷺ" قائم کیا ہے۔

اور روایت بیان کرتے ہیں:

سَأَلَ عُثْمَانُ بنُ عفان قباث بن أشيم اخا بنی یعمر بن لیث: أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكْبَرُ مِنِّيْ. وَأَنَا أَقْدَمُهُ فِي الْمِيْلَادِ.

(الجامع الصحیح ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی میلاد النبی ﷺ)

"حضرت عثمان بن عفان نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا۔ آپ بڑے ہیں یا حضور ﷺ؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میں میلاد (پیدائش) میں ان سے پہلے ہوں۔"

میلاد النبی ﷺ کا مقصد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا جس نے اتنی بڑی نعمت سے سرفراز فرمایا اور سرور کائنات ﷺ کا ذکر کرنا آپ کے فضائل و کمالات جن کا بیان جو کہ یقیناً ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت میں اضافہ کا محرک بنتا ہے۔ چنانچہ میلاد النبی کی محافل میں بھی یہی کچھ ہوتا ہے، حضور رحمت کائنات ﷺ کی آمد کا ذکر اور عظمتِ مصطفوی کا تذکرہ قرآن مجید کی تلاوت کی صورت میں نعتِ رسول مقبول ﷺ کی صورت میں اور یہ سلسلہ قرونِ اولیٰ سے جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بقول اعلیٰحضرت مجدد ملت سیدی الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

امام المحدثین امام جلال الدین سیوطی المتوفی 911ھ رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب الحاوی للفتاویٰ میں فرماتے ہیں میلاد کیا ہے؟ (اگرچہ آپ آگے تفصیل سے پڑھیں گے، یہاں تکمیلِ مضمون کے لیے مختصراً ملاحظہ فرمائیں)

عِنْدِیْ اَنَّ اَصْلَ عَمَلِ الْمَوْلِدِ الَّذِیْ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَایَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِیْ مَبْدَاِ اَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَمَا وَقَعَ فِیْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰیَاتِ... اِلخ

(الحاوی للفتاویٰ، ص189)

"میرے نزدیک میلاد شریف دراصل ایک ایسی تقریب (مسرت) ہے جس میں لوگ جمع ہو کر بقدرِ سہولت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ (کی ولادتِ مقدسہ) کے ابتدائی امور کے متعلق جو احادیث و آثار وارد ہیں اور جو عظیم نشانیاں ظاہر ہوئیں انہیں بیان کرتے ہیں۔

رئیس المحدثین حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1014ھ) میلاد النبی ﷺ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"قُلْتُ وَفِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ هَفَازٌ بِذٰلِكَ وَاِیْمَاءٌ وَّلِلتَّعْظِیْمِ وَقْتِ مَجِیْئِهٖ كَمَا هُنَالِكَ. فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّقَالَ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مُبَاحًا یَبْعَثُ لِمِثْلِ السُّرُوْرِ بِذٰلِكَ الْیَوْمِ فَلَا بَاْسَ بِالْحَالِهٖ بَلْ یُحْمَلُ فِیْ اَیَّامِ مُتَّصِلَةٍ مُّطْلَقًا وَلَیَالِیْهِ. بَلْ یَكْتَفِیْ بِالتِّلَاوَةِ وَالْاِطْعَامِ وَالصَّدَقَةِ وَاِنْشَادِ شَیْءٍ مِّنَ الْمَدَائِحِ النَّبَوِیَّةِ.

(المورد الروی فی مولد النبی ص 33-34)

"میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان لقد جاء کم رسول (الآیہ) میں آپ کے نعمت عظمیٰ ہونے کی طرف راہنمائی ہے اور آپ کی تشریف آوری کے مخصوص وقت کی تعظیم کی طرف اشارہ ہے۔

اگر یہ امور مباح ہوں (اشعار وغیرہ) کہ اس دن کی مناسبت کی وجہ سے ان سے خوشی و مسرت حاصل ہوتی ہو تو محفل میلاد النبی میں اسے حاصل کرتے ہیں۔ کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ربیع الاول شریف کے تمام دنوں اور راتوں میں محفل میلاد النبی ﷺ مستحسن و پسندیدہ ہے۔ میلاد النبی کی (محافل) میں تلاوت قرآن مجید کرنا، کھانا کھلانا صدقہ کرنا اور ایسے اشعار پڑھنا جن میں آپ کے محاسن ہوں جو زہد و تقویٰ کی نشاندہی کریں جن سے اعمال صالحہ کی رغبت ملے اور آخرت کا جذبہ پیدا ہو اور صاحب میلاد ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پر اکتفا کرنا چاہیے۔

محفل میلاد کی حقیقت:

امام المتکلمین حضرت علامہ الشاہ نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ والد گرامی اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1297ھ) وضاحت فرماتے ہیں کہ میلاد النبی کی حقیقت کیا ہے؟

"میلاد النبی ﷺ کی محافل کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص یا چند آدمی شریک ہو کر خلوص عقیدت و محبت حضرت رسالت مآب ﷺ کی ولادت اقدس کی خوشی اور اس نعمت عظمیٰ کا علم نعم اللہ

کے شکر میں ذکر شریف کے لیے مجلس منعقد کریں اور حالات ولادت باسعادت و رضاعت و کیفیتِ نزولِ وحی و احوالِ معراج و ہجرت و ریاضات و معجزات و اخلاق و عاداتِ آنحضرت ﷺ اور حضور کی بڑائی اور عظمت جو خدا تعالیٰ نے عنایت فرمائی اور حضور کی تعظیم و توقیر کی تاکید اور وہ خاص معاملات و فضائل و کمالات جن سے حضرت احدیّت جلالہ نے اپنے حبیب ﷺ کو مخصوص اور تمام مخلوق سے ممتاز فرمایا اور اسی قسم کے حالات و واقعات آحادیث و آثار صحابہ و کتب معتبرہ سے جمع میں کیے جائیں۔" الخ

(اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام، ص39)

میلاد کا لغوی معنیٰ:

اَلْمِيْلَادُ : وَقْتُ الْوِلَادَةِ .

(المعجم الوسیط، ج2، ص1056)

"میلاد سے مراد وقتِ ولادت ہے۔"

علامہ زبیدی حنفی المتوفّٰی 1205ھ فرماتے ہیں:

وَ مِيْلَادُ الرَّجُلِ اِسْمُ الْوَقْتِ الَّذِىْ وُلِدَ فِيْهِ .

(تاج العروس من جواہر القاموس، ج5، ص327)

"اور انسان کا میلاد اُس وقت کا نام ہے جس میں اس کی پیدائش ہوئی ہے۔"

جناب ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ بن مانع الحمیری آف متحدہ عرب امارات لکھتے ہیں، میلاد النبی کیا ہے؟

اَلْمَوْلِدُ مَعْنَاهُ اللُّغَوِيُّ: وَقْتُ الْوِلَادَةِ اَوْ مَكَانِهَا وَ فِيْ اِصْطِلَاحِ الْاَئِمَّةِ فَهُوَ اِجْتِمَاعُ النَّاسِ وَ قِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَ رِوَايَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ وِلَادَةِ النَّبِيِّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَوْ وَلِيٌّ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ وَ مَدْحُهُمْ بِاَفْعَالِهِمْ وَاَقْوَالِهِمْ. (اعانة الطالبين3-361)

اِنَّ الْاِحْتِفَالَ بِهٖ يَشْتَمِلُ عَلٰى ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَ مُعْجِزَاتِهٖ وَ سِيْرَتِهٖ وَالتَّعْرِيْفِ بِهٖ ﷺ.

(بلوغ المامول فی الاحتفاء والاحتفال بمولد الرسول، ص16)

''یعنی مولد کا لغوی معنی وقتِ ولادت یا مکان پیدائش ہے اور آئمہ اسلام کے نزدیک اس کا مطلب لوگوں کا جمع ہوکر بقدرِ سہولت قرآن کی تلاوت اور انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی یا ولی کی ولادت کے متعلق وارد ہونے والی روایات کو پڑھنا اور ان کے افعال واقوال کو بیان کرتے ہوئے ان کی تعریف کرنا ہے۔

ان اکابرینِ اُمت کے اقوال اور ان کی تحقیق سے یہ پتہ چل گیا کہ میلاد النبی ﷺ کیا ہے اور ہم اس میں کیا کرتے ہیں۔

اور اگر آپ احادیثِ رسول کے مقدس ذخیرہ کو ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو اسی طرح سرکارِ دوعالم ﷺ کے مقدس صحابہ اجتماع کی صورت میں ذکر مصطفوی سے اپنی بزم کو منور کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ کیونکہ میلاد النبی ﷺ۔ ٹینٹوں قناتوں، لائیٹنگ، بلب، مرچیں، قمقمے، سجاوٹ لاؤڈ اسپیکرز، اشتہارات، بینرز فلیکس اور اسٹیکرز کا نام نہیں بلکہ میلاد النبی ﷺ ان تمام چیزوں کے وجود سے بھی

پہلے تھا۔ یہ ساری چیزیں بعد میں وجود میں آئیں۔

ان اشیاء کا نام میلاد نہیں، یہ ہماری خوشی ہے کیونکہ کوئی اپنے بچے اور بھائی کی خوشی کے لیے ان کا اہتمام کرتا ہے، ہم حضور ﷺ کے لیے سب خوشیوں سے بڑھ کر اہتمام کرتے ہیں تاکہ ہر خوشی پر سیدہ آمنہ کے لال، محبوبِ بے مثال، رحمت دو جہاں کی خوشی غالب آئے۔ ہم میلاد النبی ﷺ کی محفل میں حضور ﷺ کی آمد کا ذکر کر کے اور عظمت مصطفوی کا حسین تذکرہ کرتے ہیں۔ اور ان محافل کو ذکر خدا سے شروع کر کے یعنی تلاوت کلام مجید سے، حضور ﷺ پر درود و سلام سے اپنی محافل میلاد النبی کا اختتام کرتے ہیں، اس پر سرکار دو عالم کی ان دو احادیث کو ملاحظہ فرمائیں، آپ کو اس مسئلہ کا جواب مل جائے گا کہ صحابہ کیسے اہتمام فرماتے حضور کے ذکر کی محافل کا۔

منبر پر حضور ﷺ کا خود اپنا میلاد بیان کرنا:

فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا؟ فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا وَّخَیْرِھِمْ نَفْسًا

(ترمذی، جلد:۲، ص:۲۰۱ ☆ مسند امام احمد، رقم:۱۶۹۲)

"ایک دن رسول ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

عرض کیا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق بنائی تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، پھر اس کے دو گروہ بنائے تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا، پھر قبیلے بنائے تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا، پھر ان قبائل کو گھروں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گھرانے اور خاندان میں رکھا۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا میلاد منانا:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ یَعْنِیْ مِنْ اَصْحَابِہٖ. فَقَالَ "مَااَجْلَسَکُمْ" قَالُوْا: جَلَسْنَا نَدْعُوا اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِدِیْنِہٖ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِکَ. قَالَ "آللّٰہِ مَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَکُمْ وَ اِنَّمَا اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَۃَ"

نسائی، کتاب آداب القضاۃ، رقم: ۵۴۳۶، ☆ مسند امام احمد، رقم: ۱۶۴۳۲
☆ طبرانی کبیر، ج: ۱۹، ص: ۳۱۱

"ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر آپ ﷺ کی وجہ سے احسان فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بخدا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی لیکن ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔"

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا لاکھوں صحابہ کے اجتماع میں حضور ﷺ کی صدارت میں میلاد بیان کرنا

غزوۂ تبوک سے واپسی پر نبی کریم ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کی مدح کروں۔ اس موقع پر بعض روایات کے مطابق ایک لاکھ صحابہ کرام موجود تھے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اے چچا جان! فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو ملمع کاری سے محفوظ رکھے۔ لہٰذا اس بابرکت وفقید المثال محفلِ میلاد میں جس کی صدارت و سرپرستی خود رسول اللہ ﷺ نے فرمائی، حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے میلاد کا چرچا کچھ اس طرح فرمایا:

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي
مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ
أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِيْنَ وَقَدْ
أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ

تُنْقَلُ مِنْ صَالَبٍ اِلٰى رَحِمٍ
اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ

وَرَدتَّ نَارَ الْخَلِيْلِ مُسْتَتَرًا
فِىْ صُلْبِهٖ اَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ

حَتّٰى احتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ
خَنْدَفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطَقُ

وَ اَنْتَ لَمَّا وَلِدْتَّ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ
وَ ضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

فَنَحْنُ فِىْ ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَ فِىْ
النُّوْرِ وَ سُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے میلاد شریف کے اس بیان کا ترجمہ، ترجمانِ دیوبندیت اشرفعلی تھانوی صاحب کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:

''زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے اور نیز ودیعت میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اوپر تلے جوڑے جاتے تھے (یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے سو قبل نزول الی الارض کے جب وہ جنت کے سایوں میں تھے آپ بھی تھے اور ودیعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے جیسا اس آیت میں مفسرین نے کہا ہے فمستقر و مستودع اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے اس قصہ کی طرف آدم علیہ السلام نے اس منع کیے ہوئے

درخت سے کھالیا اور جنت کا لباس اُتر گیا تو درختوں کے پتے ملا ملا کر بدن ڈھانکتے تھے یعنی اس وقت بھی آپ مستودع میں تھے) اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا اور آپ اس وقت نہ بشر تھے اور نہ مضغہ اور نہ علق (کیونکہ یہ حالتیں جنین ہونے کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور ہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتفاء ظاہر ہے اور یہ نزول الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ علقہ نہ مضغہ) بلکہ (صلب آباء میں) محض ایک مادہ مائیہ تھے کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا اور حالت یہ تھی کہ نوح اور اس کے ماننے والوں کے لبوں تک طوفان غرق پہنچ رہا تھا (مطلب یہ کہ بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب کشتی تھا۔)

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ز جودش گر نگشتی راہ مفتوح
بجودی کے رسیدے کشتیٔ نوح

(اور) وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتا رہا جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تھا دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا (یعنی وہ مادہ سلسلہ آباء کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نار خلیل میں بھی ورود فرمایا۔ چونکہ آپ ان کے صلب میں مختفی تھے تو وہ کیسے جلتے؟

(پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ (آپ کی فضیلت پر) شاہد ظاہر ہے اولاد خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ پر جاگزیں ہوا جس کے تحت میں حلقے (یعنی دوسرے خاندانی یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی جیسے پہاڑ میں اوپر کی چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے اور تطبیق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولاد خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجات جبل کے ساتھ ہے) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور نور میں ہدایت کے راستوں کو طے کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، ص 10)

اس سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ حضور رحمت کائنات ﷺ کے سامنے لاکھوں صحابۂ کرام کے اجتماع میں جو کچھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، حضور ﷺ اور صحابہ کرام نے سنا۔ جس میں آپ ﷺ کی آمد کا ذکر، میلاد النبی کا حسین تذکرہ اور آپ کی عظمت کا بیان ہے۔ پس یہی کچھ ہے جو آج اہلسنّت کرتے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔ بقول امام اہلسنّت

دم میں جب تک دم ہے
ذکر ان کا سناتے جائیں گے

ذکر مصطفےٰ ﷺ منافقوں کو سنا کے کرنا سنت ملائکہ ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَ مَضَا نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ هُمْ اَهْلُ

النِّفَاقِ فَاِذَا سَحَابَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلَّمَ عَلَیَّ مَلَکٌ ثُمَّ قَالَ لِیْ لَمْ اَزَلْ اَسْتَاْذِنُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ لِقَائِکَ حَتّٰی کَانَ ھٰذَا اَوَانٌ اُذِنَ لِیْ وَ اِنِّیْ اُبَشِّرُکَ اَنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنْکَ .

ابن عساکر، ج ۳۵، ص ۲۱۲...... معرفۃ الصحابہ از ابونعیم، ص ۲۴۶...... الاصابہ، ج ۴، ص ۲۹۴

الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۹۷۱...... کنزالعمال، ج ۱۱ ص ۳۹۰...... جمع الجوامع، حدیث ۱۳۸۴۱

فیض القدیر، ج ۴، ص ۱۰۷...... جامع الاحادیث، ج ۱۳، ص ۲۸۴

الخصائص الکبریٰ، ج ۲، ص ۳۴۰...... سبل الہدیٰ، ج ۱۰، ص ۳۲۲

’’عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے پاس کچھ منافقین بھی بیٹھے ہوئے تھے، پس بادل کا ایک ٹکڑا آیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فرشتے نے مجھے سلام کیا، پھر عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی زیارت کی اجازت مانگتا رہا، یہاں تک کہ مجھے اجازت مل گئی۔ پس میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ کے ہاں آپ سے بڑھ کر کوئی عزت والا نہیں ہے۔‘‘

ضدی دوستوں کی ہٹ دھرمی:

ہمارے ضدی دوست یہ کہتے ہیں کہ میلاد پہلے نہ تھا اس کا آغاز 604ھ میں ہوا اور آغاز کرنے والا ایک بے دین حکمران تھا جس کا نام مظفرالدین ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے جو ہم پہلے عرض کر چکے حضور ﷺ نے خود میلاد بیان کیا اور اصحابِ رسول ؓ نے بیان کیا اور اہلِ اسلام ہمیشہ سے کرتے چلے آرہے ہیں۔

جس کی وضاحت آپ آگے چل کر بھی ملاحظہ فرمائیں گے یہاں تکمیل مضمون کے لیے صرف محدث ابن جوزی کی رائے پیش کرتے ہیں۔ علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی (المتوفّٰی: ۵۹۶ھ) فرماتے ہیں:

اہلِ مکہ ومدینہ، اہلِ مصر، یمن، شام اور شرق تا غرب عالمِ اسلام ہمیشہ سے حضور ﷺ کی ولادت کے موقع پر محافل میلاد کا انعقاد کرتے اور ماہِ ربیع الاوّل کے ظہور کے ساتھ ہی خوشیاں مناتے چلے آرہے ہیں۔

(بیان المیلاد النبوی، ص: ۵۸)

ضدی دوستوں کا جھوٹ

علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۵۹۶ھ میں ہوئی اور آپ اپنے اس رسالہ میں لکھتے ہیں کہ اہلِ اسلام ہمیشہ سے محافل میلاد منعقد کرتے رہے ہیں جو کہ اس موقف کی بھرپور توثیق وحمایت ہے کہ محفلِ میلاد ۶۰۴ھ کی پیداوار نہیں بلکہ ایسی محافل کا انعقاد کرنا اہلِ اسلام کا زمانہ قدیم سے ہی وطیرہ رہا ہے۔ ضدی کمپنی کا جھوٹ پکڑا گیا جو یہ رٹ لگاتی ہے کہ میلاد 604ھ سے شروع ہوا۔ (لعنت اللہ علی الکاذبین)

علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی: ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا زَالَ اَھْلُ الْاِسْلَامِ یَحْتَفِلُوْنَ بِشَھْرِ مَوْلِدِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ یَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَ یَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْہِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَیُظْھِرُوْنَ السُّرُوْرَ

"نبی ﷺ کی ولادت کے مہینہ میں اہلِ اسلام ہمیشہ محفلِ میلاد

منعقد کرتے، دعوت کا اہتمام کرتے ہیں، میلاد کی راتوں میں صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں۔"

(المواہب اللدنیہ: ۱، ص: ۱۴۸)

ان بزرگوں کے علاوہ بھی بہت سے علمائے کرام محدثین عظام نے نقل فرمایا ہے: چند اکابر کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ مزید آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے:

☆ امام محمد بن یوسف الصالحی (التوفّٰی: ۹۴۲ھ)

(سبل الھدیٰ، ج: ۱، ص: ۳۶۲)

☆ علامہ ملا علی قاری (التوفّٰی: ۱۰۱۴ھ)

(المورد الروی فی المولد النبوی، ص: ۲۶)

☆ علامہ علی بن برہان الدین حلبی (التوفّٰی: ۱۰۴۴)

(انسان العیون، ج: ۱، ص: ۸۴)

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (التوفّٰی: ۱۰۵۲ھ)

(ماثبت بالسنۃ، ص: ۱۵۵)

اور جہاں تک معاملہ ہے حاکم اربل ابوسعید مظفر الدین کے فسق اور بے دین حکمران ہونے کا یہ جھوٹ بھی ہم بتاتے چلیں، ضدی دوستوں کو تاکہ بات واضح ہو جائے کہ تعصب اور ہٹ دھرمی کس بلا کا نام ہے۔ چنانچہ شیخ الشیوخ امام جلال الدین سیوطی (التوفّٰی 911ھ) ارشاد فرماتے ہیں:

"صَاحِبُ اربل الْمَلِکُ الْمُظَفَّرُ اَبُوْسَعِیْدٍ کُوْکُبْرِیْ اِبْنُ زَیْنِ الدِّیْنِ عَلِیِّ ابْنِ بکْتِکِیْنَ اَحَدُ الْمُلُوْکِ الْاَمْجَادِ وَالْکُبَرَاءِ الْاَجْوَادِ وَکَانَ لَهُ آثَارٌ حَسَنَةٌ"

(حسن المقصد ص: ۱، الحاوی للفتاوی ج: ۱، ص: ۱۸۹)

"حاکم اربل ابوسعید کوکبوری مظفر الدین بن زین الدین علی بن بکتکین عظیم المرتبت وفیاض حکمرانوں میں سے ایک ہیں اور انہوں نے بہت سے نیکی کے کام کیے۔"

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۷۷۴ھ) بیان فرماتے ہیں:

"کَانَ مَعَ ذٰلِکَ شَهْمًا شُجَاعًا فَاتِكًا بَطَلًا عَاقِلًا عَالِمًا عَادِلًا رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ اَكْرَمَ مَثْوَاهُ"

(البدایہ والنہایہ، ج:۹، ص:۱۸، سبل الہدیٰ، ج:۱، ص:۳۶۲)

"آپ ایک ذکی القلب، دلیر، بہادر، جرأت مند، زیرک، عالم اور عادل تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل کرے اور معزز مقام و مرتبہ سے نوازے۔"

معترض، حاکم اربل پر جرح کرتے ہوئے تاریخ ابنِ خلکان سے چند الفاظ تو نقل کر دیتے ہیں لیکن باقی تعریفوں کے عظیم دفاتر چپکے سے ہضم کر جاتے ہیں۔ ان کی ثقاہت کے متعلق ذرا یہ کلمات ملاحظہ فرمائیں:

"وَ كَانَ كَرِيْمَ الْاَخْلَاقِ كَثِيْرَا التَّوَاضُعِ حُسْنَ الْعَقِيْدَةِ"

(وفیات الاعیان، ج:۴، ص:۱۱۹)

"آپ بڑے اعلیٰ اخلاق والے، کثیر تواضع والے اور اچھے عقیدے والے شخص تھے۔"

اسی میں ہے:

"اِنَّهٗ كَانَ لَا يَتَعَاطَى الْمُنْكَرَ وَ لَا يُمَكِّنُ مِنْ اِدْخَالِهٖ اِلَى الْبَلَدِ"

(وفیات الاعیان، ج:۴، ص:۱۱۷)

"آپ برائی کو پنپنے کا موقع نہیں دیتے تھے اور نہ ہی برائی کو شہر

میں داخل ہونے دیتے۔"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"لَوِ اسْتَقْصَيْتُ فِيْ تَعْدَادِ مَحَاسِنِهٖ لَطَالَ الْكِتَابُ فِيْ شُهْرَةٍ مَعْرُوْفَةٍ غُنْيَةٌ عَنِ الْإِطَالَةِ"

(وفیات الاعیان، ج:۳ ص:۱۲۰)

"اگر میں ان کے تمام محاسن نقل کردوں تو کتاب طوالت اختیار کر جائے گی اور ان کی نیکیوں کی شہرت بھی طوالت سے مانع ہے۔"

پھر ان کے لیے اس طرح دعا گو ہیں:

"رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَوَّضَهٗ خَيْرًا وَ تَقَبَّلَ مُبَارَهٗ وَ اَحْسَنَ مُنْقَلَبَهٗ"

(وفیات الاعیان، ج:۳، ص:۱۲۰)

"اللہ تعالیٰ ان پر رحمتوں کا نزول فرمائے اور انہیں بہتر جزا دے، ان کی خدمات و نیکیوں کو قبول فرمائے اور ان کا ٹھکانا خوبصورت ہو۔"

علامہ حافظ شمس الدین ذہبی (المتوفّٰی: ۷۴۸ھ) ارشاد فرماتے ہیں:

"وَ كَانَ مُتَوَاضِعًا خَيْرًا سُنِّيًّا يُحِبُّ الْفُقَهَآءَ وَ الْمُحَدِّثِيْنَ"

(سیر اعلام النبلاء، ج:۱۳، ص:۵۰)

"آپ بہت متواضع اور اہلِ سنت و جماعت کے فرد تھے اور فقہاء و محدثین سے انہیں محبت تھی۔"

ہمارے ضدی دوستوں کو حاکم اربل سے صرف یہی تکلیف ہے کہ وہ دین دار صالح عادل سنی کیوں تھا اور میلاد شریف کا اہتمام بڑی محبت سے کیوں کرتا تھا۔ صرف ان کا میلاد منانا ہمارے دوستوں کو برداشت نہیں ہو رہا ورنہ تو دوستوں کے ہاں لکڑ ہضم، پتھر ہضم ہے انگریز سے اگر 600 صد روپے ماہانہ خرچہ ملے یا پھر مدرسہ کے سالانہ جلسہ پر اندرا گاندھی کی صدارت ہو پھر اس کی آمد پر قصیدے پڑھے جائیں یہ سب کچھ بالکل جائز ہے اور ہندو دوستوں کے لیے گائے کی قربانی کا ترک کرنا بالکل عینِ اسلام ہے۔

اور دوسرے دوست جو شدید اور جدید ضدی ہیں ان کے بزرگ اگر انگریز سے اپنے لیے اپنے مسلک کا ٹائٹل حاصل کرنے کے لیے (یعنی لفظ اہلحدیث) بھیک مانگتے پھریں یہ بالکل جائز ہے۔

اگر ان ضدی دوستوں کی یہ بات مان بھی لی جائے اور خدانخواستہ فاسق بھی ہو تو بھی فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کے مطابق اللہ تعالیٰ دین کو فاسقوں کے ذریعے بھی تقویت دیتا ہے۔

چنانچہ ارشادِ نبوی ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ."

(بخاری شریف: حدیث نمبر 3882 مسند احمد حدیث نمبر 8804، دارمی حدیث نمبر 2405)

"بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کو فاسقوں کے ذریعے بھی تقویت دیتا رہتا ہے۔"

لیکن شاہ اربل جیسا کہ ہم نے بزرگوں کے اقوال و آراء سے ثابت کیا ہے کہ نیک صالح حکمران تھا اور حضور رحمت کائنات ﷺ کی محبت سے سرشار تھا۔ اللہ کریم اسے اس عمل پر جزا عطا فرمائے۔

ضدی کمپنی کی ہٹ دھرمی کہ حضور ﷺ 12 ربیع الاوّل شریف کو پیدا نہیں ہوئے۔

ضدی کمپنی کی ایک اور ہٹ دھرمی یہ ہے کہ حضور 12 ربیع الاوّل شریف کو پیدا نہیں ہوئے حالانکہ تمام معتبر محققین، مؤرخین اور محدثین کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ سرکارِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ اس کائنات عالم میں 12 ربیع الاوّل ہی کو جلوہ گر ہوئے۔ آپ خود ملاحظہ فرمالیں کہ ایک طرف کتنے عظیم محدثین، مفسرین، ائمہ اور علماء ہیں اور دوسری طرف صرف کوتاہ عقل، ضدی اور مستقل ہٹ دھرم لوگ۔

ولادتِ مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے (ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ)

امام بخاری و امام مسلم کے استاذ حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۲۳۵ھ) سندِ صحیح کے ساتھ روایت فرماتے ہیں:

"عَنْ عَفَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَا عَنْ جَابِرٍ وَّ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا قَالَ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفِيْلِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الثَّانِيْ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ"

(السیرۃ النبویہ، لابن کثیر، ج:۱، ص:۱۹۹، البدایہ والنھایہ، لابن کثیر، ج:۲، ص:۲۶۰)

"عفان سے روایت ہے وہ سعید بن میناء سے روایت فرماتے ہیں اور آپ جابر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں پیر کے روز ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔"

ولادتِ مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہی ہے۔ (امام ذہبی)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سے تاریخ ولادت کے بارے میں ایک اور روایت کچھ اس طرح آئی ہے:

"عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفِيْلِ لِاِثْنَتَىْ عَشَرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَّبِيْعِ الْاَوَّلِ"

(تلخیص المستدرک، ج:۲، ص:۶۰۳)

"حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ کی ولادت عام الفیل میں پیر کے روز ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔"

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد (م) لکھ کر یہ بات واضح کردی کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

ولادتِ مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (امام محمد بن اسحاق)

امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی: ۱۵۰ھ) صاحب کتاب المغازی، تاریخ اسلام میں پہلے سیرت نگار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِاِثْنَتَىْ عَشَرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِيْلِ"

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، ج:۱، ص:۱۹۲، سبل الہدیٰ، للامام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، ج:۱، ص:۳۳۴، المستدرک، للامام حاکم، ج:۲، ص:۶۰۳، شعب الایمان، للامام بیہقی، ج:۲، ص:۴۵۸)

"رسول اللہ ﷺ پیر کے روز عام الفیل میں ربیع الاول کے مہینے کی بارہ تاریخ کو پیدا ہوئے۔"

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (امام طبری رحمۃ اللہ علیہ)

علامہ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی: ۳۱۰ھ) محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں:

"وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ عَامَ الْفِیْلِ لِاثْنَتَیْ عَشْرَۃَ مَضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ"

(تاریخ الامم والملوک، جزء الثانی، ج:۱، ص:۱۲۵)

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (امام ابن حبان)

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی: ۳۵۴ھ) لکھتے ہیں:

"قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وُلِدَ النَّبِیُّ ﷺ عَامَ عَامَ الْفِیْلِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِاثْنَتَیْ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً مَضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ الخ"

(السیرۃ النبویہ واخبار الخلفاء، ص:۳۳،۳۴)

"ابو حاتم نے کہا کہ نبی ﷺ کی ولادت عام الفیل کے سال، بہ روز پیر ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔"

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی: ۴۵۸ھ) رقم طراز ہیں:

"وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ عَامَ الْفِیْلِ لِاثْنَتَیْ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً مَضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ"

(دلائل النبوۃ، ج:۱، ص:۷۴)

"رسول اللہ ﷺ پیر کے روز، عام الفیل میں ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو پیدا ہوئے۔"

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (علامہ ابن جوزی)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی ۵۹۶ھ) لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کے یوم ولادت کے بارے میں تین مختلف اقوال ہیں: ایک یہ کہ آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کی بارہ راتیں گزر کر ہوئی۔ یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔ دوسرا یہ کہ اسی ماہ کی آٹھ راتیں گزر کر ہوئی یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے یہ کہ ربیع الاول کی دو راتیں گزری تھیں۔ یہ عطاء کا قول ہے اور پہلا قول سب سے زیادہ صحیح ہے۔"

(بیان المیلاد النبوی، ص:۳۱)

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے (امام محمد بن عبداللہ)

محمد بن عبداللہ بن یحییٰ بن سید الناس رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی: ۷۳۴ھ) تحریر فرماتے ہیں:

" وُلِدَ سَیِّدُنَا وَ نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِاثْنَتَیْ عَشَرَةَ لَیْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِیْلِ"

(عیون الاثر، ج:۱،ص:۳۹)

"ہمارے آقا و ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت بروز پیر، عام الفیل میں، ماہ ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔"

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (علامہ ابن کثیر)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی: ۷۷۴ھ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی ،

نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

"وَھٰذَا ھُوَ الْمَشْھُوْرُ عِنْدَ الْجَمْھُوْرِ"

(السیرۃ النبویہ، ج:۱، ص:۱۹۹)

"جمہور علما کے نزدیک یہی مشہور ہے۔"

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (امام ابن خلدون)

علامہ عبدالرحمٰن ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی: ۸۰۸ھ) لکھتے ہیں:

"وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَامَ الْفِیْلِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً مَضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ"

(تاریخ ابنِ خلدون 2-3)

"رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔

حضور ﷺ کی ولادت 12 ربیع الاوّل ہے۔ (اشرفعلی تھانوی)

پیشوائے دیوبندیت مولوی اشرفعلی تھانوی اپنے ایک وعظ میں بیان کرتے ہیں:

"جمہور کے قول کے موافق ۱۲ ربیع الاوّل تاریخ ولادت شریف ہے۔"

(وعظ ملقب بہ ارشاد العباد فی عید المیلاد، ص:۵)

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (ابوالحسن ندوی)

مولوی ابوالحسن علی الحسینی ندوی لکھتے ہیں:

"وَوُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ اَلْیَوْمَ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِیْلِ" (السیرۃ النبویہ، ص:۹۹)

مولوی سید محمد الحسنی نے مذکورہ بالا کتاب کا ترجمہ "نبی رحمت" کے نام سے لکھا ہے۔ لہٰذا اس عبارت کا ترجمہ انہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

"آپ کی ولادت شریفہ ۱۲ ربیع الاول عام الفیل (مطابق ۵۷۰ عیسوی) دوشنبہ کے دن ہوئی۔" (ص:۱۰۲)

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (مفتی محمد شفیع)

دیوبند کے مفتی اعظم، مفتی محمد شفیع بانی دارالعلوم کراچی لکھتے ہیں:

"الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا۔ اس کے ماہ ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ روز دوشنبہ دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد، لیل و نہار کے انقلاب کی اصلی غرض، آدم اور اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا اور موسیٰ و عیسیٰ کی پیشین گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز عالم ہوتے ہیں۔"

(سیرت خاتم الانبیاء، ص:۱۰)

مفتی اعظم دیوبند مزید اسی صفحہ پر حاشیے میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس پر اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاوّل میں دوشنبہ کے دن ہوئی لیکن تاریخ کی تعیین میں چار اقوال مشہور ہیں۔ دوسری، آٹھویں، دسویں، بارہویں۔ حافظ مغلطائی نے دوسری تاریخ کو اختیار فرما کر دوسرے اقوال کو مرجوح قرار دیا ہے مگر مشہور قول بارہویں تاریخ کا ہے یہاں تک کہ ابن الجزار نے اس پر اجماع نقل کر دیا اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے اور

محمود پاشا فلکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے۔ یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہوسکتا کہ جمہور کی مخالفت اس کی بنا پر کی جائے۔"

(سیرت خاتم الانبیاء، ص:۱۰، حاشیہ)

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے (سید سلیمان ندوی)

سید سلیمان ندوی بیان کرتے ہیں:

"پیدائش 12 ربیع الاوّل کے مہینے میں پیر کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو اکہتر (۵۷۱) برس بعد ہوئی۔

(رحمت عالم، ص:۸)

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (محمد اسلم قاسمی)

قاری طیب صاحب کے فرزند محمد اسلم قاسمی (فاضل دیوبند) لکھتے ہیں:

"بارہ ربیع الاوّل پیر کے روز بیس اپریل ۵۷۱ء کو صبح کے وقت جناب آمنہ کے یہاں ولادت ہوئی۔"

(سیرت پاک، ص:۲۲)

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (محمد ولی رازی)

محمد ولی رازی رقم طراز ہیں:

"سال مولود کے ماہ سوم کی دس اور دو ہے۔"

(ہادی عالم، ص:۴۳)

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے (مولوی سید محمد میاں)

مولوی سید محمد میاں بیان کرتے ہیں:

"ربیع الاوّل کی بارہ تھی۔"

(سیرت مبارکہ، ج:۱، ص:۶)

ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے (ابوالقاسم رفیق دلاوری)

مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری لکھتے ہیں:

"لیکن انجام کار عام الفیل میں ۱۲ ربیع الاوّل کی رات کو مکہ کے افق مبین سے دنیا کا آخری ابر رحمت نمودار ہوا۔"

(سیرت کبریٰ، ص:۱۹۸، ۱۹۹)

ولادت مصطفیٰ ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (سید مودودی)

جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی تحریر کرتے ہیں:

"ربیع الاوّل کی کون سی تاریخ تھی اس میں اختلاف ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے تھے۔ اس کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔"

(سیرت سرور عالم، ص:۹۰۳)

ولادت مصطفیٰ ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (نواب صدیق حسن بھوپالی)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں:

"ولادت شریفہ مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاوّل عام الفیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا قول یہی ہے۔

ابن الجوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔"

(الشمامۃ العنبریہ، ص:۸)

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (مولوی عبدالستار)

ترجمانِ وہابیہ مولوی عبدالستار بھی معترف ہیں کہ

بارہویں ماہِ ربیع الاوّل رات سوم وار نورانی
فضل کنوں تشریف لیا یا پاک حبیب حقانی

(اکرام محمدی، ص:۲۷۰)

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے (مولوی صادق سیالکوٹی)

مولوی صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں:

"بہار کے موسم ۱۲ ربیع الاوّل (۲۳ اپریل ۵۷۱ء) پیر کے روز نور کے تڑکے...... اُمتِ محمدیہ کے زہے نصیب کہ یہ آیہ رحمت اسے عطا ہوئی۔"

(سید الکونین، ص:۶۰،۵۹)

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔

(علمائے شیعہ)

شیعہ مکتبۂ فکر کی سب سے معتبر و بنیادی کتاب "اصول کافی" میں لکھا ہے کہ:

"وُلِدَ النَّبِیُّ ﷺ لِاثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ فِیْ عَامِ الْفِیْلِ"

(اُصول کافی، ج:۱، ص:۴۳۹)

"نبی ﷺ عام الفیل میں ۱۲ ربیع الاوّل کے دن پیدا ہوئے۔"

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ 12 ربیع الاوّل ہے۔ (سرسید احمد خان)

منکرین حدیث کے سرخیل سرسید احمد خان تحریر کرتے ہیں:

"جمہور مؤرخین کی رائے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بارھویں ربیع الاوّل کو عام الفیل کے پہلے برس یعنی ابرہہ کی چڑھائی سے پچپن روز بعد پیدا ہوئے۔" (سیرت محمدی، ص: ۲۱۷)

اس کے علاوہ بہت سوں نے لکھا ہے کہ بارہ کو ولادت ہوئی۔

عید میلاد النبی ﷺ عید مسرت

ہمارے ضدی دوست کہتے ہیں کہ کیسی عید ہے؟ عیدیں تو صرف دو ہیں۔ یعنی وہ عید جس پر ان دوستوں کو فطرانہ جمع کرنے کا موقع ملتا ہے اور دوسری وہ جس میں کھالیں جمع کرتے ہیں یعنی عید الفطر، عید الاضحیٰ۔

ہم یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ عید میلاد النبی عید شرعی نہیں بلکہ یہ عید مسرت ہے لیکن یہ عید شرعی سے بھی زیادہ عظمت والی اور کئی گنا زیادہ قدر و منزلت ولی ہے۔ اس دن کے صدقے تو ساری عیدیں ملیں عید الفطر عید الاضحیٰ اور حتیٰ کہ ہر جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے عید کا دن بھی بنا تو اسی دن کے طفیل تو اس دن خوشی منانا ایک فطری عمل ہے۔

جبکہ عید میلاد النبی تو سال میں صرف ایک دفعہ آتی ہے لیکن محافلِ میلاد اور آپ کا ذکر فضائل وکمالات کا بیان سال بھر جاری رہتا ہے۔ اس میں زمان و مکان کی کوئی قید نہیں۔ مگر تاجدار کائنات کی ولادت با سعادت کے دن کو عید کا نام اس لیے دیا جاتا ہے کہ لوگ اپنی ہر بڑی خوشی اور فرحت کے اظہار کے لیے لفظِ عید استعمال کرتے ہیں۔

چنانچہ امام اللغۃ امام راغب اصفہانی (المتوفّٰی 502ھ) فرماتے ہیں:

"وَالْعِیْدُ مَا یُعَادُ مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی وَخُصَّ فِی الشَّرِیْعَۃِ بِیَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ النَّحْرِ وَلَمَّا کَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ مَجْعُوْلًا لِلسُّرُوْرِ فِی الشَّرِیْعَۃِ کَمَا نَبَّہَ النَّبِیُّ ﷺ بِقَوْلِہٖ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ صَارَ یُسْتَعْمَلُ الْعِیْدُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ فِیْہِ مَسَرَّۃٌ"

(المفردات، ص:۳۵۸)

"عید اس دن کو کہتے ہیں جو بار بار لوٹ کر آئے اور شریعت میں عید کا دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے ساتھ خاص ہے اور جب کہ یہ دن شریعت میں اظہارِ خوشی کے لیے مقرر کیا گیا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں اس پر متنبہ کیا کہ (ایامِ تشریق) کھانے پینے اور عمل ازدواج کے ایام ہیں تو عید کا لفظ ہر خوشی کے دن کے لیے استعمال ہونے لگا۔"

علامہ جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور افریقی، متوفی: ۷۱۱ھ، لکھتے ہیں:

"قَالَ الْاَزْھَرِیُّ: وَالْعِیْدُ عِنْدَ الْعَرَبِ الْوَقْتُ الَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْہِ الْفَرَحُ وَ الْحُزْنُ."

(لسان العرب، ج:۳، ص:۳۱۹)

"الازہری کہتے ہیں کہ اہلِ عرب کے نزدیک عید اس وقت کو کہتے ہیں جس میں خوشی یا غم لوٹ کے آئے۔"

لوئیس معلوف رقم طراز ہیں:

"کُلُّ یَوْمٍ جَمْعٍ اَوْ تَذْکَارٍ لِذِیْ فَضْلٍ اَوْ حَادِثَۃٍ مُّھِمَّۃٍ"

(المنجد فی اللغۃ، ص:۵۳۶)

"ہر وہ دن جس میں اجتماع منعقد ہو یا کسی صاحب فضل ہستی کا تذکرہ کیا جائے یا کوئی اہم واقعہ رونما ہوا ہو عید کہلاتا ہے۔"

صاحب "معجم الوسیط" نے تو اس ضمن میں کمال ہی کر دیا، لکھتے ہیں:

" وَالْعِيدُ كُلُّ يَوْمٍ يُحْتَفَلُ فِيهِ بِذِكْرٰى كَرِيْمَةٍ اَوْ حَبِيْبَةٍ"

(معجم الوسیط، ج:۲، ص:۶۳۵)

"اور عید ہر وہ دن ہے جس دن کسی کریم یا محبوب ہستی کی یاد میں محفل منعقد کی جائے۔"

" وَفِي الْاَزْهَارِ: كُلُّ اِجْتِمَاعٍ لِلسُّرُوْرِ ، فَهُوَ عِنْدَ الْعَرَبِ عِيْدٌ "

"الازھار میں ہے: خوشی وانبساط کی خاطر منعقد کیا جانے والا ہر اجتماع اہلِ عرب کے نزدیک عید ہے۔"

محاورہ عرب کے ماہر، عظیم فقیہ، امام طحطاوی فرماتے ہیں:

" وَيُطْلَقُ عَلٰى كُلِّ يَوْمِ مَسَرَّةٍ وَلِهٰذَا قِيْلَ ":

عِيْدٌ وَّ عِيْدٌ وَّ عِيْدٌ صِرْنَ مُجْتَمِعَةً
وَجْهُ الْحَبِيْبِ وَ يَوْمُ الْعِيْدِ وَالْجُمُعَةِ

(حاشیہ طحطاوی، ص:۲۸۸)

ہر خوشی والے دن پر لفظ عید کا اطلاق ہوتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے
تین عیدیں جمع ہو گئیں۔

۱: دیدارِ حبیب ۲: یومِ عید ۳: یومِ جمعہ

[illegible] عید کے تحت لکھتے ہیں:

[illegible] کے آنے۔ برس کا برس دن،
[illegible] کے عہد کرنے کا دن۔

(۲) نہایت خوشی (فرہنگ آصفیہ، ج:۲، ص:۱۳۸۴)

مولوی فیروز دین رقم طراز ہیں:

لغوی معنی جو بار بار آئے، مسلمانوں کے جشن کا روز خوشی کا تہوار، نہایت خوشی۔

(فیروز اللغات، ص:۹۰۸)

ہر وہ دن جس میں مسرت و شادمانی میسر ہو، حبیب کا دیدار ہو، کسی عظیم و محبوب ہستی کی یاد میں محفل منعقد کی جائے یا اسے یاد ہی کیا جائے، عید کا دن کہلائے گا۔

اسلام میں کتنی عیدیں ہیں؟

آیئے اب احادیث کی روشنی میں دیکھیں کہ کیا اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں یا دو سے زیادہ۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"یَوْمُ عَرَفَةَ، وَیَوْمُ النَّحْرِ وَاَیَّامُ التَّشْرِیْقِ عِیْدُ نَا اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَھِیَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ"

(لفظ للجامع الترمذی، رقم:۷۰۳) (سنن نسائی، رقم:۲۹۰۴) (ابوداؤد رقم:۲۰۶۶)
(مستدرک، ج:۱، ص:۴۳۴) (مسند امام احمد، رقم:۱۶۷۳۹) (داری، رقم:۱۶۹۹)

"یومِ عرفہ، یومِ نحر اور ایامِ تشریق ہم مسلمانوں کے عید کے ایام ہیں اور وہ کھانے پینے کے دن ہیں۔"

نبی پاک ﷺ نے یوم الجمعہ کے بارے میں فرمایا:

"اِنَّ ھٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِیْنَ"

(لفظ لابن ماجہ، رقم:۱۰۸۸) (مسند امام احمد، رقم:۷۶۸۴) (موطا امام مالک، رقم حدیث:۱۳۱)

بیشک یہ عید کا دن ہے اسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بنایا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآنِ مجید کی آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ کے یومِ نزول کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ یَوْمِ الْعَرَفَةِ"
(ترمذی، ج:۲، ص:۱۳۰)

"پس بیشک یہ آیت دو عیدوں کے دن نازل ہوئی، جمعہ مبارک کے دن اور عرفہ کے دن۔

عرفہ کا دن عید ہے تو مسلمانوں کے لیے کتنی عیدیں ہوئیں؟؟؟؟

میلاد النبی ﷺ پر خوشی کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

ہمارے ضدی دوستوں کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ میلاد پر خوشی منانے کا کیا فائدہ ہے دنیوی یا دینی؟

اس پر بہت سے دلائل موجود ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے سے کیا ملتا ہے۔ (اگرچہ تفصیل آپ کو آگے بھی ملے گی، تاہم یہاں تکمیل مضمون کے لیے مختصرا ملاحظہ فرمائیں) بخاری شریف میں ہے کہ کافر بھی میلاد النبی ﷺ خوشی کرے تو وہ بھی اس کے صدقے راحت پاتا ہے۔

جب کافر کو اتنا مل سکتا ہے تو مومن کا کیا عالم ہوگا؟

چنانچہ بخاری شریف میں ہے :

قَالَ عُرْوَةُ وَ ثُوَیْبَةُ مَوْلَاةٌ لِاَبِیْ لَهَبٍ کَانَ اَبُوْ لَهَبٍ [illegible] فَاَرْضَعَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ اُرِیَهُ [illegible] قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَکُمْ غَیْرَ

اَنِّیْ سُقِیْتُ فِیْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِیْ ثُوَیْبَةَ"

(بخاری، ج:۲، کتاب النکاح)

"عروہ فرماتے ہیں کہ ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی۔ ابولہب نے اسے آزاد کردیا تھا۔ پھر اس نے نبی کریم ﷺ کو (زمانہ شیر خوارگی میں) دودھ پلایا تھا۔ پھر جب ابولہب مرگیا تو اس کے اہلِ خانہ میں سے کسی نے اسے بہت برے حال میں دیکھا تو پوچھا کیسے ہو۔ ابولہب نے جواب دیا تم سے جدا ہونے کے بعد سخت عذاب میں ہوں ماسوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کے باعث اس میں سے مجھے پانی پلایا جاتا ہے۔"

یومِ میلاد ﷺ کو ابولہب کے عذاب میں کمی:

اسی واقعہ کو عظیم محدث امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:۸۵۲ھ) نے امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:۵۸۱ھ) کے حوالے سے کچھ اس طرح بیان کیا ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابولہب مرگیا تو میں نے اسے ایک سال بعد خواب میں نہایت ہی برے حال میں دیکھا اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ تمہاری جدائی کے بعد آرام نصیب نہیں ہوا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں۔ لیکن ہر پیر کو میرے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔

(فتح الباری، ج:۱۱، ص:۴۷)

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:۸۵۵ھ) (عمدۃ القاری، ج:۲۰، ص:۹۵) پر بھی اسی طرح درج فرمایا ہے۔

اس حدیث سے تخفیفِ عذاب ابی لہب پر جن عظیم الشان محدثین و محققین نے استدلال کیا ہے ان کی تفصیل پیش کی جاتی ہے کہ جب ابولہب جیسا کافر جس کے بارے میں قرآنِ مقدس میں مذمت آئی ہے، کا یہ حال ہے کہ اسے حضور ﷺ کے میلاد کی رات خوشی کرنے پر یہ جزا (تخفیفِ عذاب) دی جاتی ہے تو اس موحد مسلمان اُمتی کی جزا کا کیا حال ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے۔ محدثینِ کرام کا اس روایت سے استدلال فرمانا اس کی حجت اور صحت کی بین دلیل ہے۔

علامہ احمد بن محمد قسطلانی (التوفی: ۹۱۱ھ) المواھب اللدنیہ، ج:۱، ص: ۱۴۷
علامہ جلال الدین سیوطی (التوفی: ۹۱۱ھ) الحاوی للفتاوی، ج:۱، ص: ۱۹۶
علامہ محمد یوسف شامی (التوفی: ۹۴۲ھ) سبل الھدی، ج:۱، ص: ۱۹
شیخ عبدالحق محدث دھلوی (التوفی: ۱۰۵۲ھ) مدارج النبوۃ، ج:۱، ص ۱۹
شیخ عبدالحق محدث دھلوی (التوفی: ۱۰۵۲ھ) ماثبت بالسنہ، ص: ۱۵۵
علامہ حسین بن محمد دیار بکری تاریخ الخمیس، ج:۱، ص: ۲۲۲
علامہ زرقانی (التوفی: ۱۱۲۲ھ) شرح المواھب، ج:۱، ص: ۲۶۰

ان کے علاوہ امام سہیلی (التوفی: ۵۸۱ھ)، علامہ ابن کثیر (التوفی: ۷۷۴ھ) اور علامہ حلبی (التوفی: ۱۰۴۴ھ) نے اس روایت کو نقل کیا، اس پر اعتماد کیا اور اس سے تخفیفِ عذاب ابی لہب پر استدلال فرمایا اور اسے محض خواب کا ایک واقعہ قرار دے کر نقل فرمایا۔

([illegible]: الروض الانف، ج: ۵، ص: ۱۲۲، ۱۲۳ ...... البدایہ [illegible] ابن الاثیر [illegible] ص: ۸۵)

[illegible] اس روایت پر مفصل گفتگو فرمائی جس کا

خلاصہ درجِ ذیل ہے:

☆ کفار کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوتی لیکن یہ رعایت ہر اس کافر کے ساتھ مخصوص ہے جس کے بارے میں نص وارد ہے۔

☆ یہ نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ اگر کوئی کافر بھی آپ ﷺ کے ساتھ اظہارِ محبت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے عذاب میں تخفیف فرما دیتا ہے۔

☆ کفار کے کفر کے علاوہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہو سکتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے اکرام کی خاطر ابولہب کی اس نیکی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف فرمائی۔

زبان میری ہے بات ان کی:

جب کافر کو میلاد کی خوشی ملتی ہے تو مومن کا کیا عالم ہوگا۔؟؟ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بیٹے عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتے ہیں:

"ابن جوزی نے کہا ہے کہ ابولہب ایسا کافر جس کی مذمت میں قرآنِ مجید نازل ہوا، جب اس کو بھی نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے پر جزا دی گئی تو آپ کی اُمت کے اس موحد مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے؟"۔

(مختصر سیرت الرسول، ص:۱۳)

دیوبندیوں کے فقیہ العصر رشید احمد لدھیانوی لکھتے ہیں:

"جب ابولہب جیسے بدبخت کافر کے لیے میلاد النبی کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی اُمتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسبِ وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیوں کر

اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔"

(احسن الفتاوی، ج:۱، ص:۳۴۷)

علمائے دیوبند کے ممدوح اور نامور عالم دین مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

"پس جب کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت کی خوشی سے ابولہب جیسے بدبخت کے عذاب میں تخفیف ہوسکتی ہے تو اگر آپ کا ایک اُمتی جو ولادت سے خوش ہو کر اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے تو کیوں اعلیٰ مرتبہ پر نہ پہنچے گا۔"

(فتاویٰ عبدالحی، کامل مبوب، ص:۱۰۴)

غیر مقلدین کے امام ابن قیم رقم طراز ہیں:

"جب نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی تو ثویبہ نے ابولہب، جو کہ اس کا مالک تھا، کو خوش خبری دی اور کہا کہ رات کو عبداللہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ ابولہب نے اس بات پر خوش ہوتے ہوئے اسے آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو ضائع نہیں فرمایا اور اس کی موت کے بعد اسے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان کے گڑھے سے پانی پلایا۔

(تحفۃ الودود باحکام المولود، ص۱۹)

[illegible] اپنوں اور بیگانوں کی کتب کے حوالہ جات سے ملاحظہ فرمایا کہ [illegible] ﷺ کی [illegible] پر [illegible] کافر کو بھی اللہ تعالیٰ محروم نہیں رکھتا تو پھر جو مسلمان ہو [illegible] اور [illegible] رکھتا ہو اس پر انعامات خداوندی کا کیا عالم

ہم نے اس ابتدائیہ خلاصہ میں چند ایک باتوں کی وضاحت کی کہ میلاد النبی ﷺ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت کیا ہے۔ حضور ﷺ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو ہی پیدا ہوئے۔ اس دن خوشی کیوں کرتے ہیں۔ عید میلاد النبی کا کیا مطلب ہے اور اسلام میں کتنی عیدیں ہیں۔

اور آخر میں یہ کہ خوشی منانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔

اس میں ہم نے اُمت کے اکابر صالحین محدثین اور مفسرین کے اقوال ان کی تحقیق اور ان کی آراء کی روشنی میں اپنا مؤقف بیان کیا ہے کیونکہ ہماری فکر لنگڑی نہیں بلکہ الحمدللہ چودہ سو سال سے جو ہمارے اسلاف پیش کرتے آئے ہیں ہم اسی روایت کے امین ہیں۔

لنگڑی فکر، اپاہج نظریہ:

اب ذرا لنگڑی فکر اور اپاہج نظریہ ملاحظہ فرمائیں جس میں سوائے ضد اور ہٹ دھرمی کے آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا۔

(۱) دیو بند مکتب کے سرخیل ''رشید احمد گنگوہی'' فرماتے ہیں:

انعقادِ مجلسِ مولود بہر حال ناجائز ہے''

(فتاویٰ رشیدیہ 130)

حالانکہ اس قبیلہ کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول ہے، مجالس میلاد میں شرکت کرنا اور اس کی برکات حاصل کرنا، لیکن نصیب اپنا اپنا۔

(۲) نجدی فکر کے مفتی ''اسماعیل سلفی'' نے جشنِ میلاد کو لعنت قرار دیا ہے (معاذ اللہ)۔

(فتاویٰ سلفیہ، ص 19)

(۳) غیر مقلدین کی جماعت لشکر طیبہ اور اب جس کا نام "جماعت الدعوہ" رکھا گیا ہے، کے راہنماء امیر حمزہ نے "میلاد النبی کو بڑی خطرناک اور ایمان شکن حرکت لکھا ہے۔"

(شاہراہ بہشت، ص131)

اسی قبیلہ کے نام نہاد محقق نے رسالہ لکھا ہے جس میں کہا گیا کہ "عید میلاد النبی" پاک وہند کی ایجاد ہے، عرب میں اس کا کوئی وجود نہ تھا نہ ہے یہ صرف بریلوی مکتب فکر نے شروع کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ مختصر رسالہ میلاد النبی ﷺ کے ایک جلسہ میں دوستوں نے دیا کہ کچھ غیر مقلد دوستوں نے دیا ہے کہ اپنے عالم سے جواب لے کر دو۔ تو الحمدللہ اس وقت کی تقریر اور اب کی اس تحریر سے کافی نوجوان بدعقیدگی سے محفوظ ہو گئے۔ اللہ کریم بدعقیدگی سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔

ہم نے اس میں یہ عرض کیا ہے کہ میلاد النبی ﷺ کے اہتمام کا سلسلہ شروع دن سے جاری ہے البتہ اس کا اہتمام کا طریقہ مختلف ہو سکتا ہے۔

جیسے جیسے زمانہ میں جدت آرہی ہے ہر اہتمام کا طریقہ کار بھی بدلتا چلا جا رہا ہے۔ جیسے کبھی سفر اونٹوں پر یا پیدل ہوتا تھا پھر بحری جہاز پر اور اب ہوائی جہاز پر ہوتا ہے۔ کبھی عبادت گاہیں کچی تھیں اب الحمدللہ دیدہ زیب عمارتیں ہیں۔ کبھی اذان اونچی جگہ پر بغیر سپیکر کے تھی اب الحمدللہ حرم مکہ میں اور حرم نبوی ﷺ میں دنیا کا سب سے بڑا جدید لاؤڈ اسپیکر لگا ہوا ہے۔ کبھی مساجد میں چٹائیاں تھیں لیکن [illegible] بہترین قالین حرم مکہ اور حرم نبوی ﷺ میں موجود [illegible] اب ماشاء اللہ بہت سے چینلز موجود [illegible] تبلیغ میں مصروف ہیں۔

ٹیپ ریکارڈ سے معاملہ آگے نکل کر انٹرنیٹ تک پہنچ چکا ہے۔ لیکن ہمارے ضدی دوستوں کی ضد اب تک قائم ہے کوئی کام ایسا نہیں جو انہوں نے نہ کیا ہو حالانکہ جو اعتراضات کی لسٹ ان کے ہاتھ میں ہے یہ ہمارے ہاتھ میں ہونی چاہیے تھی۔ کیونکہ جلوس ہم نے بھی نکالا جلوس انہوں نے بھی نکالا جھنڈے ہم نے بھی لگائے، جھنڈے انہوں نے بھی لگائے، نعرے ہم نے بھی لگائے نعرے انہوں نے بھی لگائے، بینرز و اشتہارات ہم نے بھی لگوائے اور انہوں نے بھی لائٹنگ کا اہتمام ہم نے بھی کیا اور انہوں نے بھی۔

فرق اتنا ہے کہ

ہم نے جلوس نکالا عظمت رسول اللہ ﷺ کے لیے

انہوں نے نکالا اپنے ملاں کے لیے

ہم نے جھنڈے لگائے سرکار ﷺ کے لیے

انہوں نے جھنڈے لگائے اپنے ملاں کے لیے

ہم نے نعرے لگائے اپنے آقا ﷺ کے

انہوں نے اپنے ملاں کے

ہم نے بینرز راشتہارات لگائے اپنے کریم نبی ﷺ کے

انہوں نے بینرز، اشتہارات لگائے اپنے لیڈرز کے

ہم نے بھی لائٹنگ کی رسول اللہ ﷺ کے میلاد کے لیے

انہوں نے بھی لائٹنگ کی اپنے ملاں کی واد کے لیے

ہم نے اپنی حلال کی کمائی سے کچھ مال آقا ﷺ کے میلاد کی خوشی میں لگایا۔ انہوں نے فطرانہ، صدقہ اور کھالیں جمع کر کے اسلحہ خریدا۔۔ فرق صرف یہ

ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ پیارے ہیں اور انہیں اپنے ملاں پیارے ہیں۔

حیران کن بات یہ ہے کہ دفاعِ اسلام ریلی جائز، حمایتِ کشمیر ریلی جائز، امن ریلی جائز، احتجاج ریلیاں جائز، سیاسی ریلیاں اور جلوس جائز، لیکن اگر اپنی نئی نسل کو عشقِ مصطفوی ﷺ سے سرشار کرنے کے لیے اور نوجوانوں کو مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے آشنا کرنے کے لیے ان میں اسلامی شعور بیدار کرنے کے لیے اگر کوئی اس طرح کا اہتمام ہو تو وہ یقیناً ہمارے ضدی دوستوں کو قبول نہیں۔

؎ اگر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

یہی وجہ ہے کہ تیزی سے ہماری نسل ہمارے ہاتھوں سے نکلتی جا رہی ہے، بے راہ روی کی طرف مسلسل گامزن ہے بے حیائی اور فحاشی کی دلدادہ بن چکی ہے حتیٰ کہ ہماری اخلاقی سطح اس قدر پست ہو چکی ہے کہ اسلامی معاشرے میں فیڈر پیتی بچیاں درندگی کا شکار ہو رہی ہیں۔

ہمارے گھر سینما ہالز میں تبدیل ہو چکے ہیں، ہمارے نوجوان اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہو چکے ہیں اس سارے بگاڑ میں مسجد کے منبر کے نام نہاد وارث اور مصلیٰ رسول ﷺ کے نام نہاد نگہبان کا اہم کردار ہے۔ جنہوں نے عشقِ مصطفوی ﷺ کے فروغ کے ہر ایک پروگرام کو بدعت، شرک اور کفر کا نام دیا۔ اس سلسلے میں سب سے اہم کردار امریکہ میں سرمایہ کاری کرنے والے نام نہاد [illegible] عامل ہیں۔ بدقسمتی کا یہ عالم کہ امت کو جہاں سے وحدت کا درس ملنا [illegible] امت کو شرک اور کافر ہونے کے سرٹیفکیٹ موصول ہو رہے [illegible] پر امت میں فساد اور بگاڑ کے لیے [illegible] صرف سوادِ اعظم

اہلسنّت و جماعت ہیں۔ بقولِ اعلیٰ حضرت مجدد ہند امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اگر اب بھی ہم نے بیداری کا ثبوت نہ دیا تو پھر شاید کبھی نہ جاگیں گے۔

ہمارے قرب و جوار میں جو لٹریچر شائع ہو رہا ہے، اس میں فحاشی کا درس ہے یا ملاں کا بدمعاشی کا سبق، جسے وہ نام نہاد جہاد گردانتا ہے یعنی بم دھماکے، خودکش حملے وغیرہ

آج ہمارا نوجوان اداکاروں، گلوکاروں اور کھلاڑیوں کو آئیڈیل بنا رہا ہے کیونکہ اس نے ان کے بارے میں پڑھا، ان کے بارے میں سنا، انہی کو دیکھا، اگر ہماری مساجد، مدارس، تعلیمی مراکز، دانش گاہیں، مقام مصطفیٰ ﷺ، شانِ مصطفیٰ ﷺ، عظمتِ مصطفیٰ ﷺ، رفعتِ مصطفیٰ ﷺ، حسنِ مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ کرتے تو حضور ﷺ کی باتیں ہوتیں، حضور ﷺ ہی کا چرچا ہوتا، ہر طرف حضور ﷺ ہی کے نغمے ہوتے تو یقیناً ہماری نسل کا دھیان کسی اور جانب ہرگز نہ ہوتا، حضور ﷺ ہی کی سیرت و کردار اور حیات طیبہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہوتی پھر ماں کو بیٹے سے بے اعتنائی کا شکوہ نہ ہوتا۔ باپ کو اولاد سے گستاخی کا گلہ نہ ہوتا، پھر ماحول محمدی اور معاشرہ مصطفوی ہوتا۔ پھر ہمارا ان پڑھ نوجوان حضرت غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کا روپ دھارتا، ہمارا جدید تعلیم کا حامل نوجوان غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں مسلمانوں کی نمائندگی کرتا اور ہمارا ملازمت پیشہ نوجوان غازیٔ اسلام ملک ممتاز حسین قادری مدظلہ العالی کی صورت میں محمدی شیر کی طرح دشمنِ رسول پر جھپٹتا نظر آتا۔ یقیناً ایسا ہو سکتا ہے جب ہمارے گھر ذکرِ

محبوبِ خدا ﷺ سے آباد ہوں، ہماری گلیاں محلے درود و سلام سے گونجنے لگیں۔ ہماری خلوتیں اور جلوتیں ذکرِ سرکار سے آباد ہوں۔ ہمارے دل یادِ مصطفےٰ ﷺ سے منور ہوں۔ ہماری سوچ اور فکر عظمتِ مصطفوی کی تابع ہو۔ ہماری گردن غلامیِ رسول ﷺ کے پٹے سے سجی ہو۔ جب یہ نغمہ ہماری نئی نسل کی گھٹی میں ہوگا۔

ہم آئے یہاں تمہارے لیے، انھیں بھی وہاں تمہارے لیے

اگر ماں کی گود سے یہ درس لے کر آگے بڑھیں گے تو پھر ماحول بھی بدلے گا، گھر کا ماحول اچھا ہوگا، ادارے اچھے ہوں گے، قرب و جوار کا ماحول اچھا ہوگا، اساتذہ اچھے ہوں گے، تو پھر سبق علامہ اقبال کی زبان میں یوں ہوگا:

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں عشقِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

اللہ کریم اپنے پیارے محبوب ﷺ کی غلامی میں زندہ اور ناموسِ مصطفےٰ کریم ﷺ پر موت نصیب فرمائے۔ اور ہماری نسلوں کو اللہ تعالیٰ اسی عقیدۂ حق پر قائم رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بلادِ عرب کے مسلمانوں کا معمول

اہتمامِ میلاد النبی ﷺ

مشہور متشدد و نقاد اور معروف محدث علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی ۵۷۹ھ) سرزمینِ عرب پر میلاد النبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لَا زَالَ اَهۡلُ الۡحَرَمَيۡنِ الشَّرِيۡفَيۡنِ وَ الۡمِصۡرِ وَ الۡيَمَنِ وَ الشَّامِ وَ سَائِرِ بِلَادِ الۡعَرَبِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ يَحۡتَفِلُوۡنَ بِمَجۡلِسِ مَوۡلِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ يَفۡرَحُوۡنَ بِقُدُوۡمِ هِلَالِ شَهۡرِ رَبِيۡعِ الۡاَوَّلِ وَ يَهۡتَمُّوۡنَ اِهۡتِمَامًا بَلِيۡغًا عَلَى السَّمَاعِ وَ الۡقِرَاۃِ لِمَوۡلِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ يَنَالُوۡنَ بِذَالِكَ اَجۡرًا جَزِيۡلًا وَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا."

"ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، مصر، شام، یمن غرض شرق و غرب تک تمام بلادِ عرب کے باشندے میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرتے آئے ہیں۔ جب ربیع الاوّل شریف کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ چنانچہ ذکر میلاد پڑھنے اور سننے کا

خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے ہیں۔" (المولد النبوی۔ ص ۵۸)

یہی علامہ ابن جوزی مولد العروس میں مزید ارشاد فرماتے ہیں:

وَجَعَلَ لِمَنْ فَرِحَ بِمَوْلِدِهٖ حِجَاباً مِنَ النَّارِ وَسِتْرًا، وَمَنْ أَنْفَقَ فِيْ مَوْلِدِهٖ دِرْهَمًا كَانَ الْمُصْطَفٰى ﷺ لَهٗ شَافِعًا وَمُشَفَّعًا، وَأَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشْرًا.

فَيَا بُشْرٰى لَكُمْ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نِلْتُمْ خَيْرًا كَثِيْرًا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْأُخْرٰى. فَيَا سَعْدَ مَنْ يَعْمَلُ لِأَحْمَدَ مَوْلِدًا فَيَلْقَى الْهَنَاءَ وَالْعِزَّ وَالْخَيْرَ وَالْفَخْرَ، وَيَدْخُلُ جَنَّاتِ عَدْنٍ بِتِيْجَانٍ دُرٍّ تَحْتَهَا خِلَعٌ خُضْرًا.

(ابن جوزی، مولد العروس: ۱۱)

"اور ہر وہ شخص جو آپ ﷺ کے میلاد کے باعث خوش ہوا، اللہ تعالیٰ نے (یہ خوشی) اس کے لیے آگ سے محفوظ رہنے کے لیے حجاب اور ڈھال بنا دی۔ اور جس نے مولدِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے ایک درہم خرچ کیا تو آپ ﷺ اس کے لیے شافع و مشفع ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر درہم کے بدلہ میں اسے دس درہم عطا فرمائے گا۔"

"اے امتِ محمدیہ! تجھے بشارت کہ تو نے دنیا و آخرت میں خیر کثیر حاصل کی۔ پس [illegible] جو کوئی احمد مجتبیٰ ﷺ کے میلاد کے لیے کوئی عمل [illegible] ہے اور وہ خوشی، عزت، بھلائی اور فخر [illegible] ان میں موتیوں سے مرصع تاج

قاہرہ میں میلاد النبی ﷺ کا اہتمام

حجۃ الدین امام محمد بن ظفر المکی رحمۃ اللہ علیہ

فخر الکاملین حجۃ الدین اِمام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ظفر المکی رحمۃ اللہ علیہ (۴۹۷ھ-۵۶۵ھ) کہتے ہیں کہ الدر المنتظم میں ہے:

"وَقَدْ عَمَلَ الْمُحِبُّوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَرْحًا بِمَوْلِدِهِ الْوَلَائِمِ، فَمَنْ ذٰلِکَ مَا عَمِلَهُ بِالْقَاهِرَةِ الْمِعزِّيَةِ مِنَ الْوَلَائِمِ الْكِبَارِ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ قُفْلٍ قُدِّسَ اللّٰهُ تَعَالٰى سِرَّهُ، شَيْخُ شَيْخِنَا أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانَ، وَعَمَلَ ذٰلِکَ قَبْلَ جَمَالُ الدِّيْنِ الْعَجَمِي الْهَمَذَانِيّ. وَمِمَّنْ عَمَلَ ذٰلِکَ عَلٰى قَدْرِ وُسْعِهِ يُوْسُفُ الْحَجَّارُ بِمِصْرٍ، وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُحَرِّضُ يُوْسُفَ الْمَذْكُوْرَ عَلٰى عَمَلِ ذٰلِکَ."

(صالحی، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱: ۳۶۳)

"اہلِ محبت حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں دعوتِ طعام منعقد کرتے آئے ہیں۔ قاہرہ کے جن اَصحابِ محبت نے بڑی بڑی ضیافتوں کا انعقاد کیا ان میں شیخ ابوالحسن بھی ہیں جو کہ ابن قفل قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے نام سے مشہور ہیں اور ہمارے شیخ ابوعبداللہ بن محمد بن نعمان کے شیخ ہیں۔ یہ عمل مبارک جمال الدین عجمی ہمدانی نے بھی کیا اور مصر میں سے یوسف حجار نے اسے بہ قدرِ وسعت منعقد کیا اور پھر انھوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ ﷺ یوسف حجار کو عملِ مذکور کی ترغیب دے رہے تھے۔"

موصل میں میلاد النبی ﷺ کا اہتمام

شیخ معین الدین عمر بن محمد المَلّا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ المشائخ معین الدین ابو حفص عمر بن محمد بن خضر اِربلی موصلی المعروف محمد المَلّا رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۷۰ھ) موصل کی نہایت صالح، زاہد و عالم شخصیت تھے۔

"وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ بِالْمَوْصِلِ اَلشَّيْخُ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَلَّا أَحَدُ الصَّالِحِيْنَ الْمَشْهُوْرِيْنَ، وَ بِهِ اقْتَدٰى فِيْ ذٰلِكَ صَاحِبُ إِرْبَلَ وَغَيْرُهُ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى."

(أبو شامة، الباعث على إنكار البدع والحوادث: ۲۳۔ صالحی، سبل الهدى والرشاد فی سيرة خير العباد ﷺ، ۱: ۳۶۵)

"اور شہر موصل میں سب سے پہلے میلاد شریف کا اجتماع منعقد کرنے والے شیخ عمر بن محمد مُلّا تھے جن کا شمار صالحین میں ہوتا تھا۔ اور شاہِ اربل و دیگر لوگوں نے اُنہی کی اِقتداء کی ہے۔ اللہ اُن پر رحم فرمائے۔"

اربل میں میلاد النبی ﷺ کا اہتمام

حافظ ابو الخطاب بن دحیہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ

[illegible] ابو العباس شمس الدین احمد بن ابی بکر بن خلکان [illegible] "وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان" (۳: ۴۴۸۔ [illegible] (۵۴۴۔۶۳۳ھ) کی زندگی کے

الْـمَـغْـرِبِ، فَـدَخَـلَ الشَّامَ وَالْعِرَاقَ ، وَاجْتَازَ بِإِرْبَلَ سَنَةَ أَرْبَـعَ وَسِـتُّ مِـائَةٍ، فَوَجَدَ مَلَكَهَا الْمُعَظَّمُ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ بْنِ زَيْـنِ يَـعْـنِـيْ بِالْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ، فَعَمَلَ لَهُ كِتَابٌ "اَلتَّنْوِيْرُ فِيْ مَـوْلِـدِ الْبَشِيْـرِ النَّذِيْرِ" وَقَرَأَهُ عَلَيْهِ بِنَفْسِهِ ، فَأَجَازَهُ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ. قَالَ: وَقَدْ سَمِعْنَاهُ عَلَى السُّلْطَانِ فِيْ سِتَّةِ مَجَالِسَ، فِيْ سَنَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ وَسِتُّ مِائَةٍ."

۱۔ سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۴۴، ۴۵

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۰

۳۔ نبھانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۶، ۲۳۷

''ان کا شمار بلند پایہ علماء اور مشہور محققین میں ہوتا تھا۔ وہ مراکش سے شام اور عراق کی سیاحت کے لیے روانہ ہوئے۔ ۶۰۴ھ میں ان کا گزر اربل کے علاقے سے ہوا جہاں ان کی ملاقات عظیم المرتبت سلطان مظفر الدین بن زین الدین سے ہوئی جو یوم میلاد النبی ﷺ کے انتظامات میں مصروف تھا۔ اس موقع پر انھوں نے ''التنویر فی مولد البشیر النذیر'' کتاب لکھی۔ انھوں نے یہ کتاب خود سلطان کو پڑھ کر سنائی۔ پس بادشاہ نے ان کی خدمت میں ایک ہزار دینار بطور انعام پیش کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ۶۲۵ھ میں سلطان چھ نشستوں میں سنا تھا۔''

ہمیشہ سے اہلِ اسلام اہتمامِ میلاد کرتے آئے ہیں

رئیس المحدثین ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

رئیس المحدثین حضرت ملا علی بن سلطان احمد القاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی ۱۰۱۴ھ) ارشاد فرماتے ہیں:

"وَ اِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهَا بِالْمَقَاصِدِ الْحَسَنَةِ، وَالنِّيَّةُ الَّتِي لِلْإِخْلَاصِ شَامِلَةٌ، ثُمَّ لَا زَالَ اَهْلُ الْإِسْلَامِ فِي سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَ الْمُدُنِ الْعِظَامِ يَحْتَفِلُوْنَ فِيْ شَهْرِ مَوْلِدِهٖ ﷺ وَ شَرَّفَ وَ كَرَّمَ بِعَمَلِ الْوَلَائِمِ الْبَدِيْعَةِ وَ الْمَطَاعِمِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى الْاُمُوْرِ الْبَهِيَّةِ وَ الْبَدِيْعَةِ وَ يَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ، وَ يُظْهِرُوْنَ الْمَسَرَّاتِ وَ يَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ، بَلْ يَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ، وَ يَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ عَمِيْمٍ بِحَيْثُ كَانَ مِمَّا جُرِّبَ كَمَا قَالَ الْاِمَامُ شَمْسُ الدِّيْنِ بْنُ الْجَزَرِيِّ الْمُقْرِيِّ، اِنَّهٗ اَمَانٌ تَامٌّ فِيْ ذَالِكَ الْعَامِ وَ بُشْرٰى تُعَجَّلُ بِنَيْلِ مَا يَنْبَغِيْ وَ يُرَامُ."

محفلِ میلاد النبی ﷺ قرونِ ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لیے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق [illegible] پھر ہمیشہ سے جملہ اہلِ اسلام تمام [illegible] آپ ﷺ کی ولادت با [illegible] کرتے چلے آ رہے ہیں

اور اس کے معیار اور عزت و شرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت (دسترخوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا ہے اور اب بھی ماہِ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں بلکہ جونہی ماہِ میلاد النبی ﷺ قریب آتا ہے، خصوصی اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہِ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین بن محمد الجزری المقری (المتوفّٰی ۸۳۳ھ) نے بیان کیا ہے کہ ماہِ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ و امان اور سلامتی رہتی ہے اور تمنائیں پوری ہونے کی بشارت بہت جلد ملتی ہے۔"

مدینہ منورہ میں میلاد النبی ﷺ کا اہتمام

رئیس المحدثین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اہل مدینہ کے حوالے سے میلاد النبی ﷺ کی محافل کے انعقاد کے بارے میں مزید ارشاد فرماتے ہیں:

"وَلِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِهٖ اِحْتِفَالٌ وَ عَلٰى فِعْلِهٖ اِقْبَالٌ وَ كَانَ لِلْمَلِكِ الْمُظَفَّرِ "صَاحِبُ اِرْبَلَ" بِذَالِكَ فِيْهَا اَتَمُّ الْعِنَايَةِ وَ اِهْتِمَامًا بِشَانِهٖ جَاوَزَ الْغَايَةَ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِهِ الْعَلَّامَةُ اَبُوْ شَامَةَ اَحَدُ شُيُوْخِ النَّوَوِي السَّابِقِ فِى الْاِسْتِقَامَةِ فِىْ كِتَابِهِ الْبَاعِثِ عَلَى الْبِدَعِ وَ الْحَوَادِثِ وَ قَالَ مِثْلُ هٰذَا الْحَسَنِ: يُنْدَبُ اِلَيْهِ وَ يُشْكَرُ فَاعِلُهٗ وَ يُثْنٰى عَلَيْهِ. زَادَ اِبْنُ

الجزری : وَ لَوْ لَمْ یَکُنْ فِیْ ذَالِکَ اِلَّا اِرْغَامُ الشَّیْطَانِ وَ سُرُوْرُ اَھْلِ الْاِیْمَانِ قَالَ یَعْنِی الْجَزَرِیُّ : وَ اِذَا کَانَ اَھْلُ الصَّلِیْبِ اِتَّخَذُوْا لَیْلَۃَ مَوْلُوْدِ نَبِیِّھِمْ عِیْدًا اَکْبَرَ فَاَھْلُ الْاِسْلَامِ اَوْلٰی بِالتَّکْرِیْمِ وَ اَجْدَرُ."

"اہل مدینہ بھی اسی طرح کی محافل منعقد کرتے ہیں اور اسی طرح کے امور بجالاتے ہیں اور بادشاہ مظفر شاہ اربل اس معاملہ میں بہت زیادہ توجہ دینے والا اور حد سے زیادہ اہتمام کرنے والا تھا۔

"علامہ ابو شامہ (جو کہ امام المحدثین رئیس المحققین امام یحیٰی بن شرف النووی (المتوفی ۶۷۶ھ) کے شیوخ میں سے ہیں اور صاحب استطاعت بزرگ ہیں، اپنی کتاب "الباعث علی البدع و الحوادث" میں اس اہتمام پر اس بادشاہ کی تعریف کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ: "اس طرح کے اچھے امور اس بادشاہ کو بہت پسند تھے اور وہ ایسے افعال کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور تعریف کیا کرتا تھا" امام جزری اس پر مزید اضافہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر میلاد شریف کی بجا آوری سے صرف شیطان کی ذلت و رسوائی اور اہل ایمان کی فرحت و مسرت ہی مقصود ہو۔"

[illegible]

خوشی و مسرت کا اظہار کریں۔ "

(المورد الروی فی مولد النبی ﷺ ص ۱۵،۱۶)

مصر اور شام میں عید میلاد النبی ﷺ کا اہتمام

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ سلطانِ مصر اور شام کے عید میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"فَاَكْثَرُهُمْ بِذَالِكَ عَنَايَةً اَهْلِ مِصْرَ وَ الشَّامِ وَ لِسُلْطَانِ مِصْرَ فِىْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْعَامِ اَعْظَمُ مَقَامٍ، قَالَ: وَ لَقَدْ حَضَرْتُ فِىْ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ ثَمَانِيْنَ وَ سَبْعِ مِائَةٍ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ عِنْدَ الْمَلَكِ الظَّاهِرِ بَرْقُوْقَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِقَلْعَةِ الْجَبَلِ الْعُلْيَةِ، فَرَاَيْتُ مَا هَالَنِىْ وَ سَرَّنِىْ وَ مَا سَاءَ نِىْ ، وَ حَرَّرْتُ مَا اَنْفَقَ فِىْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ عَلَى الْقُرَّاءِ وَ الْحَاضِرِيْنَ مِنَ الْوُعَّاظِ وَ الْمُنْشِدِيْنَ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ الْاَتْبَاعِ وَ الْغِلْمَانِ وَالْخُدَّامِ الْمُتَرَدِّدِيْنَ بِنَحْوِ عَشْرَةِ آلَافِ مِثْقَالٍ مِّنَ الذَّهَبِ مَا بَيْنَ خَلْعٍ وَ مَطْعُوْمٍ وَ مَشْرُوْبٍ وَ مَشْمُوْمٍ وَ شُمُوْعٍ وَ غَيْرِهَا مَا يَسْتَقِيْمُ بِهِ الضُّلُوْعُ ، وَ عَدَدْتُ فِىْ ذَالِكَ خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ مِنَ الْقُرَّاءِ الصَّيِّتِيْنَ الْمَرْجُوْ كَوْنَهُمْ مُثِيْبِيْنَ ، وَ لَا نَزَلَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اِلَّا بِنَحْوِ عِشْرِيْنَ خِلْعَةً مِنَ السُّلْطَانِ وَ مِنَ الْاُمَرَاءِ الْاَعْيَانِ قَالَ السَّخَاوِىُّ قُلْتُ: وَ لَمْ يَزَلْ مُلُوْكُ مِصْرَ خُدَّامُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ مِمَّنْ وَفَّقَهُمُ اللّٰهُ لِهَدَمِ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمَنَاكِيْرِ وَ

الشَّيْنِ وَ نَظَرُوْا فِيْ اَمْرِ الرَّعِيَّةِ كَالْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ، وَ شَهَرُوْا اَنْفُسَهُمْ بِالْعَدْلِ ، فَاَسْعَفَهُمُ اللّٰهُ بِجُنْدِهٖ وَ مَدَدِهٖ."

"محافلِ میلاد کے اہتمام میں اہل مصر اور اہل شام سب سے آگے ہیں اور سلطانِ مصر ولادت با سعادت کی رات محفل میلاد منعقد کرتے ہیں۔ میں ۷۸۵ھ کو سلطانِ مصر ظاہر برقوق کے پاس میلاد کی رات جبل العلیہ کے قلعہ میں حاضر ہوا۔ وہاں وہ کچھ دیکھا جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا اور بہت زیادہ خوش کیا اور کوئی چیز مجھے بری نہ لگی۔ میں ساتھ ساتھ لکھتا گیا جو بادشاہ نے اس رات موجود واعظین ، نعت خواں (شعراء) اور ان کے علاوہ کئی اور لوگوں ، بچوں اور مصروف خدام پر تقریباً دس ہزار مثقال سونا ، خلعتیں ، انواع واقسام کے کھانے و مشروبات، خوشبوئیں، شمعیں اور دیگر چیزیں دیں جن کے باعث وہ اپنی معاشی حالت درست کر سکتے تھے۔ اس وقت میں نے ایسے پچیس خوش الحان قراء شمار کیے جو اپنی مسحور کن آواز سے سب پر فائق رہے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو سلطان اور اعیانِ سلطنت سے جس کے قریب خلعتیں لیے بغیر اسٹیج سے اترا ہو۔ امام سخاوی کہتے ہیں کہ [illegible] ہے کہ مصر کے سلاطین جو حرمین شریفین کے خدام [illegible] میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اکثر برائیاں [illegible] معاف کر رکھی تھی۔ اور انہوں نے رعیت [illegible] کیا جیسا والد اپنے بیٹے سے کرتا ہے [illegible] شہرت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ

اس معاملہ میں انہیں اپنی غیبی مدد سے نوازے۔"

(المورد الروی فی مولد النبی ص ۱۳)

اندلس میں میلاد النبی ﷺ کا اہتمام

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اندلس اور مغرب کے ممالک میں میلاد النبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"وَ اَمَّا مُلُوْکُ الْاَنْدُلُسِ وَ الْغَرْبِ فَلَهُمْ فِيْهِ لَيْلَةٌ تَسِيْرُ بِهَا الرُّكْبَانُ يَجْتَمِعُ فِيْهَا اَئِمَّةٌ وَ الْعُلَمَاءُ الْاَعْلَامُ. فَمَنْ يَلِيْهِمْ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَ عَلَوْا بَيْنَ اَهْلِ الْكُفْرِ كَلِمَةَ الْاِيْمَانِ، وَاَظُنُّ اَهْلَ الرُّوْمِ لَا يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ ذَالِكَ اِقْتِفَاءً بِغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُلُوْكِ فِيْمَا هُنَالِكَ.

"حتیٰ کہ اندلس اور شاہانِ مغرب بھی یومِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ پر رات کے وقت قافلے کی صورت میں نکلتے جن میں بڑے بڑے ائمہ و علماء شامل ہوتے۔ راستے میں جگہ جگہ سے لوگ ان کے ساتھ ملتے چلے جاتے اور یہ سب اہل کفر کے سامنے کلمۂ حق بلند کرتے۔ میرا گمانِ غالب ہے کہ اہل روم بھی ان سے کسی طرح پیچھے نہ تھے اور وہ بھی دوسرے بادشاہوں کی طرح محافلِ میلاد منعقد کرتے تھے۔"

(المورد الروی فی مولد النبی۔ص ۱۳)

مسئلہ میلاد النبی ﷺ کی وضاحت

رئیس المحدثین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

رئیس المحدثین امام المحققین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ میلاد النبی ﷺ کی بابت اپنی حتمی رائے دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"قُلْتُ: وَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی : لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ اِشْعَارٌ بِذٰلِکَ وَ اِیْمَاءٌ اِلٰی تَعْظِیْمِ وَقْتِ مَجِیْئِہٖ اِلٰی ھُنَالِکَ، قَالَ: وَ عَلٰی ھٰذَا فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَقْتَصِرَ فِیْہِ عَلٰی مَا یَفْھَمُ الشُّکْرُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ نَحْوِ مَا ذُکِرَ، وَ اَمَّا مَا یَتْبَعُہٗ مِنَ السَّمَاعِ وَ اللَّھْوِ وَ غَیْرِھِمَا فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُقَالَ مَا کَانَ مِنْ ذٰلِکَ مُبَاحًا بِحَیْثُ یُعَیِّنُ عَلَی السُّرُوْرِ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ فَلَا بَاْسَ بِالْحَاقِہٖ. وَ مَا کَانَ حَرَامًا اَوْ مَکْرُوْھًا فَیُمْنَعُ. وَ کَذَا مَا کَانَ فِیْہِ خِلَافٌ، بَلْ نَحْسِنُ فِیْ اَیَّامِ الشَّھْرِ کُلِّھَا وَ لَیَالِیْہِ یَعْنِیْ کَمَا جَآءَ عَنِ ابْنِ جَمَاعَۃٍ تَمَنِّیْہِ فَقَدْ اتَّصَلَ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاھِیْمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ [illegible] لَمَّا کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ النَّبَوِیَّۃِ عَلٰی سَاکِنِھَا اَفْضَلُ [illegible] کَانَ یَعْمَلُ طَعَامًا فِی الْمَوْلِدِ [illegible] لَوْ تَمَکَّنْتُ عَمِلْتُ بِطُوْلِ [illegible]

[illegible]

رَسُــوْلٌ" میں اس امر یعنی (میلادِ مصطفےٰ ﷺ) کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور حضور ﷺ کے وقتِ ولادت کی تعظیم وتکریم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ فرمایا بنا بریں اس روز وہی اعمال بجا لانے چاہئیں جن میں اللہ تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کا مفہوم پایا جائے۔ (جیسا کہ اوپر مذکور ہے) جہاں تک سماع اور لہو وغیرہ کا تعلق ہے تو یہ کہنا مناسب ہے کہ جو قوالی (سماع) اصل میں جائز ہے اور اس دن کی خوشی کے اظہار میں مددگار ہے تو اس کو اس سے ملانے میں حرج نہیں اور جو مکروہ وحرام ہے وہ منع ہے۔ یونہی جس کے جائز و ناجائز ہونے میں اختلاف ہو بلکہ ہم تو اس مہینے کی تمام راتوں اور دنوں میں محفلِ میلاد کے انعقاد کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس بارے میں مصر وشام کے بہت بڑے قاضی "ابن جماعہ" کی تائید اس عمل کے بارے میں یوں ملتی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ میں تھے تو حضور ﷺ کے میلاد کا کھانا تیار کراتے، لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے اگر مجھے اس سے زیادہ استطاعت ہو تو میں پورا مہینہ ہر روز یونہی مولود شریف کی محفل منعقد کرتا رہوں۔

(المورد الروی فی مولد النبی۔ ص ۱۷)

محفل میلاد النبی ﷺ کے جواز پر بیس دلائل

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے محفل میلاد کے جواز پر بیس (۲۰) دلائل ذکر کیے ہیں۔ جو کہ قارئین کی سہولت کے لیے درج ذیل ہیں:

پہلی دلیل:

یہ ہے کہ ابولہب نے نبی کریم ﷺ کی ولادت پر خوشی کی اور ثویبہ کو

آزاد کر دیا تو اس نیکی کی جزا میں ہر پیر کے دن اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

دوسری دلیل:

یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے یومِ ولادت کی خود تعظیم فرماتے تھے اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ اور اس دن کی تعظیم کے لیے ہر پیر کا روزہ رکھتے تھے جیسا کہ مسلم نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

تیسری دلیل:

یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت پر خوشی منانا قرآن مجید کا مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۔

آپ فرما دیجیے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی مناؤ۔

اللہ تعالیٰ نے رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم ﷺ سب سے بڑی رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.

چوتھی دلیل:

[illegible] زمانہ میں کوئی عظیم دینی کام ہوا ہو جب وہ زمانہ لوٹ کر [illegible] کریم ﷺ نے خود اس وقت کو یاد فرمایا۔ [illegible]

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن ان کو قوم فرعون سے نجات دی تھی تو آپ نے فرمایا تمہاری بہ نسبت موسیٰ علیہ السلام پر نعمت کا شکر ادا کرنے کے ہم زیادہ حق دار ہیں۔ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

پانچویں دلیل:

یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خود اپنی ولادت کا بیان فرمایا:

اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَشَارَةُ عِیْسٰی اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ.

(میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ میں ذو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور آپ کے والد حضرت عبداللہ)

چھٹی دلیل:

یہ ہے کہ محفل میلاد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا محرک، باعث اور سبب ہے اور جو چیز مطلوب شرعی کا سبب ہو وہ بھی شرعاً مطلوب ہوتی ہے۔

ساتویں دلیل:

یہ ہے کہ محفل میلاد میں آپ کے معجزات اور کمالات اور آپ کی سیرت کا بیان ہوتا ہے اور ہمیں آپ کی سیرت پر عمل کرنے کا حکم ہے۔

آٹھویں دلیل:

یہ ہے کہ جو شعراء صحابہ آپ کی مدح کرتے تھے اور نعتیہ اشعار پڑھتے تھے۔ آپ ان سے خوش ہوتے اور ان کو انعامات سے نوازتے تو جب محفل میلاد میں آپ کے شمائل اور خصائل کا بیان ہوگا اور نعت خوانی ہوگی تو آپ اس سے خوش

ہوں گے اور آپ کی خوشی شرعاً مطلوب ہے۔

نویں دلیل:

یہ ہے کہ آپ کے معجزات اور سیرت کا بیان آپ کے ساتھ ایمان کے کمال اور آپ کی محبت میں زیادتی کا موجب ہے وہ شرعاً مطلوب ہے۔

دسویں دلیل:

یہ ہے کہ محفل میلاد میں اظہار سرور، مسلمانوں کو کھانا کھلانا اور آپ کی تعریف کرنا ہے۔ یہ سب چیزیں آپ کی تعظیم کو ظاہر کرتی ہیں اور آپ کی تعظیم شرعاً مطلوب ہے۔

گیارھویں دلیل:

یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن کی فضیلت یہ بیان کی ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو جس دن آپ پیدا ہوئے اس کی فضیلت کا عالم کیا ہوگا؟ جس جگہ کوئی نبی پیدا ہوا اس جگہ کی بھی شرعاً تعظیم ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بتایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

بارھویں دلیل:

یہ ہے کہ تمام علماء اور تمام شہروں کے مسلمانوں نے محفل میلاد کو مستحسن قرار دیا ہے اور حضرت ابن مسعود کی حدیث ہے کہ جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے اور جس کام کو مسلمان برا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

تیرھویں دلیل:

یہ ہے کہ محفل میلاد میں ذکر کے لیے جمع ہونا، نعت خوانی، صدقہ وخیرات نبی کریم ﷺ کی تعظیم ہے اور یہ تمام چیزیں سنت اور شرعاً مطلوب اور محمود ہیں۔

چودھویں دلیل:

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ.

(ہم تمام انبیاء کے واقعات آپ کو بیان کرتے ہیں جس سے آپ کے دل میں استقامت پرکھتے ہیں۔)

اور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے واقعات سے ہم اپنے دل کی تسکین کے محتاج ہیں اور محفلِ میلاد میں آپ ﷺ کا ذکر ہی ہوتا ہے۔

پندرھویں دلیل:

یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو عہدِ رسالت میں نہ ہو مطلقاً مذموم اور حرام نہیں ہے بلکہ اس کو دلائلِ شرعیہ سے دیکھا جائے گا اگر اس میں مصلحت واجبہ ہوگی تو وہ واجب ہوگی۔ اس طرح مستحب، مکروہ اور حرام یہ سب بدعت کی اقسام ہیں۔

سولہویں دلیل:

یہ ہے کہ جو چیز صدرِ اوّل میں ہیئت اجتماعیہ کے ساتھ نہ ہو لیکن افراد کے ساتھ ہو تو وہ بھی مطلوب شرعی ہے کیونکہ جس کے افراد شرعاً مطلوب ہوں اس کی ہیئت اجتماعیہ مطلوب ہوگی۔

سترھویں دلیل:

یہ ہے کہ اگر ہر بدعت حرام ہو تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا قرآن جمع

کرنا، حضرت عمر کا تراویح کی جماعت کا اہتمام کرنا اور تمام علوم نافعہ کی تصنیف حرام ہو جائے گی اور ہم تیر کمان کے ساتھ جنگ کریں اور بندوقوں اور توپوں سے جنگ حرام ہو اور میناروں پر اذان دینا، سرائے اور مدارس بنانا، ہسپتال اور یتیم خانے بنانا سب حرام ہو جائیں۔ اس وجہ سے وہ نیا کام حرام ہوگا جس میں برائی ہو یا نہ ہو کیونکہ ایسے بہت سے کام ہیں جن کو نبی کریم ﷺ اور سلف میں سے کسی نے نہیں کیا مثلاً تراویح میں ختم قرآن، ختم قرآن کی دعا، ستائیسویں شب کو امام الحرمین کا خطبہ دینا وغیرہ۔ لہٰذا یہ دعویٰ باطل ہے اور ہر بدعت حرام نہیں ہے۔ اس لیے میلاد شریف کی محافل منانا بدعت محرمہ نہیں بلکہ بدعت حسنہ ہے اور جائز ہے بلکہ کار ثواب ہے۔

اٹھارہویں دلیل:

یہ ہے کہ امام شافعی نے فرمایا کہ جو چیز کتاب یا سنت یا اجماع یا اقوالِ صحابہ کے خلاف ہو وہ بدعت ہے اور جو نیک کام ان کے مخالف نہ ہو وہ محمود ہے۔

انیسویں دلیل:

یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں اچھا کام ایجاد کیا اور بعد والوں نے اس پر عمل کیا تو اس کو ان کا اجر ملے گا اور ان کے اجور میں کمی نہیں ہوگی۔

بیسویں دلیل:

یہ ہے کہ جس طرح حج کے افعال، صفا و مروہ کی دوڑ صالحین کی یاد تازہ کرنے کے لیے مشروع ہے اسی طرح محفل میلاد نبی کریم ﷺ کی یاد تازہ کرنے کے لیے مشروع ہے۔ (المولد الروی مطبوعہ مدینہ منورہ ۱۴۰۰ھ)

اہل حرمین شریفین کے ہاں اہتمام میلاد النبی ﷺ

مفتی عنایت اللہ کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی عنایت اللہ کاکوری رحمۃ اللہ علیہ اہل حرمین شریفین کے معمولِ میلاد کے بارے میں اپنی تصنیف "تاریخ الٰہ آباد" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

" حرمین شریفین اور اکثر بلادِ اسلامیہ میں عادت ہے کہ ماہِ ربیع الاوّل شریف میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے مولود شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطورِ دعوت کے ،کھانا یا شیرینی کھاتے ہیں ۔ سو یہ امر موجب برکاتِ عظیم ہے اور سبب ہے ازدیادِ محبتِ جناب رسول اللہ ﷺ کا۔ بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد نبوی شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں بر مکانِ ولادت آنحضرت ﷺ ۔"

(تاریخ الٰہ آباد، ص15)

مکۃ المکرمۃ میں میلاد النبی ﷺ کا اہتمام

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مزید امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اہل مکہ کے میلاد شریف منانے کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قَالَ السَّخَاوِیُّ: وَ اَمَّا اَھْلُ مَکَّۃَ مَعْدَنِ الْخَیْرِ وَ الْبَرَکَۃِ فَیَتَوَجَّھُوْنَ اِلَی الْمَکَانِ الْمُتَوَاتِرِ بَیْنَ النَّاسِ اِنَّہٗ مَحَلُّ مَوْلِدِہٖ

وَهُوَ فِیْ "سُوْقِ اللَّیْلِ" وَجَاءَ بُلُوْغُ کُلِّ مِنْهُمْ بِذَالِکَ الْمَقْصَدِ وَیَزِیْدُ اِهْتِمَامِهِمْ بِهٖ عَلٰی یَوْمِ الْعِیْدِ حَتّٰی قَلَّ اِنْ یَتَخَلَّفَ عَنْهُ اَحَدٌ مِنْ صَالِحٍ وَطَالِحٍ، وَمَقْلٍ وَسَعِیْدٍ سِیَّمَا "الشَّرِیْفُ صَاحِبُ الْحِجَازِ" بِدُوْنِ تَوَارٍ وَحِجَازٍ. "

"امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اہل مکہ خیر و برکت کی کان ہیں، وہ اس مشہور مقام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ یہ سوق اللیل میں واقع ہے۔ (متوجہ اس لیے ہوتے ہیں کہ) ان میں سے ہر کوئی اپنے مقصد کو پالے۔ یہ لوگ عید میلاد النبی ﷺ کے دن اس اہتمام میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نیک یا بد، سعید یا شقی اس اہتمام سے پیچھے رہ جائے خصوصاً امیر حجاز (شریف مکہ) بلا تردد (بخوشی) شرکت کرتے ہیں۔

(المورد الروی فی مولد النبی، ص ۱۷)

اہل عرب کے ہاں میلاد النبی ﷺ کے اہتمام کا معمول

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۹۷۳ھ) جو کہ عالمِ عرب کے عظیم محدث اور فقیہ ہیں۔ آپ اپنی تصنیف لطیف "فتاویٰ حدیثیہ" کے صفحہ نمبر ۱۲۹ پر رقم طراز ہیں کہ:

" اَلْمَوَالِدُ وَالْاَذْکَارُ الَّتِیْ تَفْعَلُ عِنْدَنَا اَکْثَرُهَا مُشْتَمِلٌ عَلٰی خَیْرٍ کَصَدَقَةٍ وَ ذِکْرٍ وَصَلَاةٍ وَسَلَامٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ "

"ہمارے ہاں میلاد و اذکار کی جو محفلیں منعقد ہوتی ہیں وہ زیادہ تر اچھے کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مثلاً ان میں ذکر کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور صدقات دیئے جاتے ہیں۔"

اہل مکہ صدیوں سے جشن میلاد النبی ﷺ مناتے آئے ہیں

امام قطب الدین الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام قطب الدین الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۹۸۸ھ) جو کہ عرب کے مشہور محدث ہیں۔ اہل مکہ کے جشن میلاد النبی ﷺ کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ اہلِ مکہ صدیوں سے جشنِ میلاد النبی ﷺ مناتے آ رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"يُزَارُ مَوْلِدُ النَّبِيِّ ﷺ اَلْمَكَانِيُّ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةَ عَشَرَ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَيَجْتَمِعُ الْفُقَهَاءُ وَ الْاَعْيَانُ عَلٰى نِظَامِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْقُضَاةُ الْاَرْبَعَةُ بِمَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِالشُّمُوْعِ الْكَثِيْرَةِ وَ الْمَفْرُوْعَاتِ وَ الْفَوَانِيْسِ وَالْمَشَاعِلِ وَ جَمِيْعِ الْمَشَائِخِ مَعَ طَوَائِفِهِمْ بِالْاَعْلَامِ الْكَثِيْرَةِ وَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَى السُّوْقِ اللَّيْلِ وَ يَمْشُوْنَ فِيْهِ اِلٰى مَحَلِّ مَوْلِدِ الشَّرِيْفِ بِاِزْدِحَامٍ وَّ يَخْطُبُ فِيْهِ شَخْصٌ وَ يَدْعُوْا لِلسَّلْطَنَةِ الشَّرِيْفَةِ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ يَجْلِسُوْنَ صُفُوْفًا فِيْ

وَسْطِ الْمَسْجِدِ مِنْ جِهَةِ الْبَابِ الشَّرِيْفِ وَ الْقُضَاةُ وَ يَدْعُوْ لِلسُّلْطَانِ وَ يَلْبَسُهُ النَّاظِرُ خِلْعَةً وَ يَلْبَسُ شَيْخُ الْفَرَّاشِيْنَ خِلْعَةً ثُمَّ يُؤَذِّنُ لِلْعِشَاءِ وَ يُصَلِّ النَّاسُ عَلٰى عَادَتِهِمْ ثُمَّ يَمْشِي الْفُقَهَاءُ مَعَ نَاظِرِ الْحَرَمِ اِلَى الْبَابِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْهُ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَتَفَرَّقُوْنَ وَ هٰذَا مِنْ اَعْظَمِ مَرَاكِبِ نَاظِرِ الْحَرَمِ الشَّرِيْفِ بِمَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ وَ يَاْتِي النَّاسُ مِنَ الْبَدْوِ وَ الْحَضْرِ وَ اَهْلِ جَدَّةَ وَمَكَّانِ الْاَوْدِيَةِ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَ يَفْرَحُوْنَ بِهَا. "

"۱۲ ربیع الاوّل کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تمام علاقوں کے علماء، فقہاء اور گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہو جاتے ہیں، اوائیگی نماز کے بعد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے مولد النبی ﷺ (وہ مکان جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی) کی زیارت کے لیے جاتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتی ہیں (یہ مشعل بردار جلوس ہوتا ہے) وہاں لوگوں کا کثیر اجتماع ہوتا ہے کہ جگہ نہیں ملتی۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتے ہیں تمام مسلمانوں کے لیے دعا ہوتی ہے اور پھر تمام لوگ واپس دوبارہ مسجد حرام میں آ جاتے ہیں۔ واپسی پر مسجد میں بادشاہ وقت مسجد حرام اور ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا ہے۔ پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی اور اس کے بعد لوگ اپنے اپنے

گھروں کو چلے جاتے۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔"

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام، ص۱۹۶)

مکہ مکرمہ میں محفل میلاد کے پرنور لمحات

شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی: ۱۱۷۴ھ) اپنی تصنیف لطیف "فیوض الحرمین" میں مکہ مکرمہ میں منعقدہ محفل میلاد میں شرکت کے بعد ان پرنور لمحات کو یوں بیان فرماتے ہیں:

" وَ كُنْتُ قَبْلَ ذَالِكَ بِمَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ يَوْمِ وِلَادَتِهٖ وَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ يَذْكُرُوْنَ اِرْهَاصَاتِهِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهٖ وَ مُشَاهِدَتِهٖ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ فَرَاَيْتُ اَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّيْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُوْلُ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ الْاَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَ ذَالِكَ فَتَاَمَّلْتُ تِلْكَ الْاَنْوَارِ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمُشَاهِدِ وَ بِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَ رَاَيْتُ يُخَالِطُهٗ اَنْوَارُ الْمَلَائِكَةِ اَنْوَارَ الرَّحْمَةِ. "

" اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا۔ جس میں لوگ

آپ کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ درود وسلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا۔ بہرحال جو بھی ہو میں نے غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی محافل ومجالس میں شرکت پر معمور کیے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمتِ باری تعالیٰ کا نزول بھی ہو رہا تھا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔"

(فیوض الحرمین۔ ص ۸۰)

12 ربیع الاوّل کو اہل مکہ کے ہاں جشن عید میلاد النبی ﷺ

امام محمد بن جار اللہ ابن ظہیرہ رحمۃ اللہ علیہ

عالم عرب کے مشہور محدث و عالم امام محمد بن جار اللہ حنفی ابن ظہیرہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۹۸۶ھ) اہل مکہ کے جشنِ میلاد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"جَرَتِ الْعَادَةُ بِمَكَّةَ لَيْلَةَ الثَّانِيَ عَشَرَ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ كُلَّ عَامٍ أَنَّ قَاضِيَ مَكَّةَ الشَّافِعِيَّ يَتَهَيَّأُ لِزِيَارَةِ هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيْفِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فِي جَمْعٍ عَظِيْمٍ مِنْهُمُ الثَّلَاثَةُ الْقُضَاةُ وَأَكْثَرُ الْأَعْيَانِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَ

الْفُضَلاءِ وَ ذَوِی الْبُیُوْتِ بِفَوَانِیْسَ کَثِیْرَۃٍ وَ شُمُوْعٍ عَظِیْمَۃٍ وَ اِزْدِھَامٍ عَظِیْمٍ وَ یُدْعٰی فِیْہِ لِلسُّلْطَانِ وَلِاَمِیْرِ مَکَّۃَ وَ لِلْقَاضِی الشَّافِعِیْ بَعْدَ تَقَدُّمِ خُطْبَۃٍ مُنَاسِبَۃٍ لِلْمَقَامِ ثُمَّ یَعُوْدُ مِنْہُ اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قُبَیْلَ الْعِشَاءِ وَ یَجْلِسُ خَلْفَ مَقَامِ الْخَلِیْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِاِزَاءِ قُبَّۃِ الْفَرَّاشِیْنَ وَ یَدْعُو الدَّاعِیْ لِمَنْ ذَکَرَ اٰنِفًا بِحُضُوْرِ الْقُضَاۃِ وَ اَکْثَرِ الْفُقَھَاءِ ثُمَّ یُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ وَ یَنْصَرِفُوْنَ وَ لَمْ اَقِفْ عَلٰی اَوَّلِ مَنْ سَنَّ ذَالِکَ سَاَلْتُ مُؤَرِّخِی الْعَصْرَ فَلَمْ اَجِدْ عِنْدَھُمْ عِلْمًا بِذَالِکَ."

"ہر سال مکہ شریف میں ۱۲ ربیع الاوّل کی رات کو اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے ائمہ، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہل شہر ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے اور پھر بادشاہِ وقت، امیر مکہ اور قاضی شافعی (منتظم ہونے کی وجہ سے) کے لیے دعا کی جاتی ہے اور یہ اجتماع عشاء تک جاری رہتا ہے اور عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد حرام میں آ جاتے ہیں مقام ابراہیم پر اکٹھے ہو کر دوبارہ دعا کرتے ہیں۔ اس میں بھی تمام قاضی اور فقہاء شریک ہوتے ہیں۔ پھر عشاء کی نماز ادا کی جاتی

ہے اور پھر الوداع ہو جاتے ہیں۔ (مصنف فرماتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مورخین سے پوچھنے کے باوجود اس کا علم نہیں ہو سکا۔

یوم میلاد النبی ﷺ مصر میں سرکاری طور پر منایا جاتا ہے

الشیخ محمد رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ

تیرہویں صدی ہجری کے بزرگ سیرت نگار اور مورخ مکتبہ "جامعہ فواد قاہرہ" کے مدیر الشیخ محمد رضا مصری اپنی مقبول عرب وعجم کتاب "محمد رسول اللہ" میں رقم طراز ہیں:

"خاص قاہرہ شہر میں ۱۲ ربیع الاوّل کے دن ظہر کی نماز کے بعد عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس غوریہ، اشرافیہ، کوئلہ بازار اور حسینیہ سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان پر ختم ہوتا ہے۔ ان راستوں پر عاشقان رسول کا ہجوم بڑھتا رہتا ہے۔ جلوس کے آگے آگے پولیس کے گھڑ سوار دستے ہوتے ہیں۔ دائیں بائیں فوج کے اعلیٰ عہدیدار ہوتے ہیں۔ بادشاہ مصر جلسہ گاہ میں حاضر ہوتا ہے۔ فوج سلامی دیتی ہے پھر بادشاہ شامیانے میں داخل ہوتا ہے۔ مختلف سلاسل کے صوفیا اور مشائخ طریقت اپنے اپنے جھنڈے لیے تشریف لاتے ہیں اور بادشاہ ان کا استقبال کرتا ہے پھر خود بادشاہ شیخ المشائخ کے شامیانے میں حاضر ہو کر میلاد مصطفیٰ ﷺ کا بیان سنتا ہے اور محفل کے اختتام پر میلاد کا بیان کرنے والے عالم دین کو شاہی خلعت عطا کرتا ہے۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔

شربت پلایا جاتا ہے۔ شام کے سائے بڑھتے ہی خیموں پر نصب شدہ تمام قمقموں کو روشن کیا جاتا ہے۔ یہ مبارک دن مصر میں سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے اور اس دن ملک بھر میں عام تعطیل ہوتی ہے۔"

اربل میں عید میلاد النبی ﷺ

مشہور مؤرخ ابن خلکان شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ساتویں صدی ہجری کے مشہور مورخ ابن خلکان شافعی اربلی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۸۱ھ) اپنی تصنیف کردہ "تاریخ مرآۃ الزمان" میں فرماتے ہیں کہ ساتویں صدی ہجری میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی اور "اربل" کے سلطان ملک معظم ابو سعید مظفر الدین نے سرکاری سطح پر جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کی بنیاد ڈالی۔ ابن خلکان کی تحقیق کے مطابق اس جشن پر سالانہ تقریباً تین لاکھ دینار خرچ کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"اس جشن میں دور و نزدیک کے علماء، صلحاء، واعظین اور شعراء بڑے اہتمام سے شریک ہوا کرتے تھے۔ ان تقریبات میں شرکت کے لیے مختلف علاقوں سے ماہِ محرم کے آغاز ہی میں قافلے چل پڑتے تھے اور ربیع الاوّل تک آمد جاری رہتی تھی۔ ایک کھلے میدان میں بہت وسیع پیمانے پر لکڑی کے خوبصورت و دیدہ زیب خیمے بنوائے جاتے۔ شب میلاد میں بڑی تعداد میں جانور ذبح کیے جاتے اور مہمانوں کے لیے لنگر کا انتظام کیا جاتا۔ مغرب کے بعد شاہی قلعہ میں محفل میلاد منعقد ہوتی۔ بادشاہ خود "مشعل بردار جلوس" کی قیادت کرتا ہوا محفل میں شریک ہوتا۔ یہ محفل صبح تک

جاری رہتی اور نمازِ فجر کے بعد خواص و عوام سب کو کھانا کھلایا جاتا۔لوگ دور دراز سے آتے اور بادشاہ کو دعائیں دیتے۔"

قوص میں عید میلاد النبی ﷺ

امام کمال الدین الادفوی رحمۃ اللہ علیہ

محدث کبیر امام کمال الدین الادفوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الطالع السعید" میں "قوص" میں محفل میلاد النبی منعقد کیے جانے کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"حَکٰی لَنَا صَاحِبُنَا الْعَدَلُ نَاصِرُ الدِّیْنِ مَحْمُوْدُ بْنُ الْعَمَّادِ اَنَّ اَبَا الطَّیِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ السَّبْتِیُّ الْمَالِکِیَّ نَزِیْلُ قُوْصَ، اَحَدُ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ، کَانَ یَجُوْزُ بِالْمَکْتَبِ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ وُلِدَ فِیْهِ النَّبِیُّ ﷺ فَیَقُوْلُ: یَا فَقِیْهُ، هٰذَا یَوْمُ السُّرُوْرِ، اِصْرِفِ الصِّبْیَانَ، فَیَصْرِفُنَا وَ هٰذَا مِنْهُ دَلِیْلٌ عَلٰی تَقْرِیْرِهٖ وَ عَدَمِ اِنْکَارِهٖ، وَ هٰذَا الرَّجُلُ کَانَ فَقِیْهًا مَالِکِیًّا مُتَفَنِّنًا فِیْ عُلُوْمٍ، مُتَوَرِّعًا، اَخَذَ عَنْهُ اَبُوْ حِیَانَ وَغَیْرُهٗ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ تِسْعِیْنَ وَ سِتُّ مِائَةٍ."

" ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن العماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابوطیب محمد بن ابراہیم السبتی المالکی قوص کے رہنے والے تھے۔ صاحب عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دارالعلوم میں حضور ﷺ کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور

مدرسے میں چھٹی کرتے۔ استاذ سے کہتے: اے فقیہ! آج خوشی و مسرت کا دن ہے۔ بچوں کو چھٹی دے دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔ ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اثبات اور اس کے جائز ہونے پر دلیل و تائید ہے۔ یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہر فن ہو گزرے ہیں۔ بڑے زہد و ورع کے مالک تھے۔ علامہ ابوحیان اور دیگر علماء نے آپ سے ہی اکتسابِ فیض کیا۔ آپ نے ۶۹۵ھ میں وفات پائی۔

تلمسان میں دعوتِ میلاد کا اہتمام

مشہور محدث حافظ سید ابوعبداللہ تلمسانی نے لکھا ہے کہ تلمسان کا بادشاہ سلطان ابوحمو موسیٰ تلمسانی معززین اور صاحب رائے لوگوں کے مشورے سے شب ولادت میں ایک دعوت عام کا اہتمام کرتا تھا۔ اس میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش چادریں بچھائی جاتیں۔ سنہرے کار چوبی غلافوں والے گاؤ تکیے لگائے جاتے۔ ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمعدان روشن کیے جاتے۔ نصب شدہ بڑے بڑے گول خوش نما بخور دانوں میں بخور سلگایا جاتا جو دیکھنے میں پگھلا ہوا سونا معلوم ہوتا۔ طرح طرح کے کھانے اس انداز سے چنے جاتے جیسے موسمِ بہار میں رنگا رنگ پھول کھلے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتیں جن کی مہک سے فضا معطر ہو جاتی اور حاضرینِ محفل پر عظمت مصطفیٰ ﷺ کا جلال و وقار چھایا جاتا۔ اذانِ فجر تک یہ پرنور محفل جاری رہتی۔

اہل اسلام کا ہمیشہ سے معمول، اہتمام میلاد الرسول ﷺ

الشیخ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ

9ویں صدی ہجری کے عظیم بزرگ محدث بلند پایہ محقق صاحب ارشاد الساری شرح صحیح البخاری الشیخ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) بزبانِ امام جزری روایت فرماتے ہیں۔

"لَا زَالَ اَھْلُ الْاِسْلَامِ یَحْتَفِلُوْنَ بِشَھْرِ مَوْلِدِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ یَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَ یَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْہِ اَنْوَاعَ الصَّدَقَاتِ وَ یَظْھَرُوْنَ السُّرُوْرَ وَ یَزِیْدُوْنَ فِی الْمِیْرَاثِ وَ یَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَ ۃِ مَوْلِدِہِ الْکَرِیْمِ وَ یَظْھَرُ عَلَیْھِمْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ کُلُّ فَضْلٍ عَظِیْمٍ وَ مِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِہٖ اَنَّہٗ اَمَانٌ فِیْ ذَالِکَ الْعَامِ وَ بُشْرٰی عَاجِلَۃٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَۃِ وَ الْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰہُ اِمْرءً اِتَّخَذَ لَیَالِیْ شَھْرِ مَوَالِدِہِ الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا لِیَکُوْنَ اَشَدُّ عِلَّۃٍ عَلٰی مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ."

"اہل اسلام حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت کے مہینے میں ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں۔ خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے اور دعوتیں کرتے ہیں۔ ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے دیتے اور خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور آپ ﷺ کا میلاد پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے

خواص میں آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے حفظ وامان کا سال ہوتا ہے اور میلاد شریف منانے سے ان کی دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنا کر اس کی شدتِ مرض میں اضافہ کیا جس کے دل میں (بغضِ رسالت مآب ﷺ کے سبب پہلے ہی خطرناک) بیماری موجود ہے۔"

(مواہب اللدنیہ زرقانی، ج ۱، ص ۱۶۴)

جمع ہو کر میلاد منانا بدعت حسنہ ہے

امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ

عرب کی دنیا کے ایک عظیم مفسر و محدث، گیارہویں صدی ہجری کے ترجمان القرآن الشیخ علامہ امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفسیر روح البیان (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اپنی مایہ ناز تفسیر روح البیان میں آیت کریمہ " محمد رسول اللہ " کے تحت رقم طراز ہیں:

" آٹھویں صدی ہجری کے امام احمد علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور میلاد شریف منانا اور اس میں لوگوں کا جمع ہونا بھی اسی طرح بدعت حسنہ ہے۔"

ہر طرف، ہر شہر کے مسلمان ربیع الاوّل میں میلاد مناتے ہیں

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

امام شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی ۹۰۲ھ) عرب میں میلاد النبی ﷺ کی تاریخی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"لَازَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ فِیْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَ الْمُدُنِ الْكِبَارِ يَحْتَفِلُوْنَ فِیْ شَهْرِ مَوْلِدِهٖ ﷺ بِعَمَلِ الْوَلَائِمِ الْبَدِيْعَةِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى الْاُمُوْرِ الْبَهْجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَ يَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَ يُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَ يَزِيْدُوْنَ فِی الْمَبَرَّاتِ وَ يَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَ يَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ."

"ہر طرف اور ہر شہر کے مسلمان ربیع الاوّل شریف کے مہینے میں میلاد کی یاد مناتے ہیں۔ اس موقع پر وہ تمام نیک کام کرتے ہیں جو خوشی، نیکی اور محبت کا مظہر ہوتے ہیں چنانچہ طرح طرح کے صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کا میلاد پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس محفل مقدس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔"

(سبل الہدیٰ والرشاد ج ۱ ص ۴۳۹ ...... روح البیان۔ ج ۹ ص ۵۶)

اہتمام میلاد النبی ﷺ کی برکات

امام جزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المجودین شیخ الاسلام امام ابن جزری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۶۰ھ/م۱۲۶۲ء) جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے سلسلۂ اساتذہ میں بھی ہیں اور سلسلۂ مشائخ میں ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں، اپنی معروف تصنیف "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں میلاد شریف کی برکات کے بارے لکھتے ہیں:

"وَقَدْ رُوِیَ اَبُوْلَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ فِی النَّوْمِ، فَقِيْلَ لَهٗ: مَا حَالُکَ؟ فَقَالَ: فِی النَّارِ، اِلَّا اَنَّهٗ يُخَفَّفُ عَنِّیْ کُلَّ لَيْلَةَ اِثْنَيْنِ، وَاَمُصُّ مِنْ بَيْنِ اِصْبَعِیْ هَاتَيْنِ مَاءً بِقَدْرِ هٰذَا. وَاَشَارَ بِرَاْسِ اِصْبَعِهٖ. وَاِنَّ ذٰلِکَ بِاِعْتَاقِیْ لِثُوَيْبَةَ عِنْدَ مَا بَشَّرَتْنِیْ بِوِلَادَةِ النَّبِیِّ ﷺ وَ بِاِرْضَاعِهَا لَهٗ.

فَاِذَا کَانَ اَبُوْلَهَبٍ نِ الْکَافِرُ الَّذِیْ نَزَلَ الْقُرْآنَ بِذَمِّهٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ بِفَرْحِهٖ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٖ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّةِ النَّبِیِّ ﷺ يُسَرُّ بِمَوْلِدِهٖ، وَيَبْذُلُ مَا تَصِلُ اِلَيْهِ قُدْرَتُهٗ فِیْ مَحَبَّتِهٖ ﷺ؟ لَعَمْرِیْ! اِنَّمَا يَکُوْنُ جَزَاؤُهٗ مِنَ اللّٰهِ الْکَرِيْمِ اَنْ يُدْخِلَهٗ بِفَضْلِهٖ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ."

سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۶ ...... سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۶۵، ۶۶

قسطلانی، المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، ۱: ۱۴۷ ...... زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، ۱: ۲۶۰، ۲۶۱

صالحی، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱: ۳۶۶، ۳۶۷

نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۷، ۲۳۸

''ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن میرے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ (ہر پیر کو) میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے جسے میں پی لیتا ہوں اور یہ تخفیفِ عذاب میرے لیے اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوشخبری دی اور اس نے آپ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

(غور فرمایئے کہ)

اگر حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں اُس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کردی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمتِ محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اَجر وثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت وعشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے محبوب ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔''

آپ مزید لکھتے ہیں:

''مِنْ خَوَاصِهِ اَنَّهُ اَمَانٌ فِیْ ذٰلِکَ الْعَامِ، وَبُشْرٰی عَاجِلَةٌ

بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ۔ "

(صالحی، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱: ۳۶۵، ۳۶۶)

''(محافلِ میلاد شریف کے) خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اُس سال امن قائم رہتا ہے، نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔''

میلاد النبی ﷺ کی فضیلت

اِمام ابوعبداللہ بن الحاج المالکی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوعبداللہ ابن الحاج محمد بن محمد بن المالکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۳۷ھ/ ۱۳۳۶ء) اپنی کتاب ''اَلْمَدْخَلُ إِلٰى تَنْمِيَةِ الْأَعْمَالِ النِّيَّاتِ وَالتَّنْبِيْهُ عَلٰى كَثِيْرٍ مِنَ الْبِدَعِ الْمُحْدَثَةِ وَالْعَوَائِدِ الْمُنْتَحِلَةِ'' میں میلاد النبی ﷺ کی فضیلت کے ذیل میں تحریر کرتے ہیں:

" أَشَارَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلٰى فَضِيْلَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْعَظِيْمِ بِقَوْلِهٖ لِلسَّائِلِ الَّذِیْ سَأَلَهٗ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ لَهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ. فَتَشْرِيْفُ هٰذَا الْيَوْمِ مُتَضَمِّنٌ لِتَشْرِيْفِ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِیْ وُلِدَ فِيْهِ، فَيَنْبَغِیْ أَنْ نَحْتَرِمَهٗ حَقَّ الْاِحْتِرَامِ وَنُفَضِّلَهٗ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ الْأَشْهُرَ الْفَاضِلَةَ، وَهٰذَا مِنْهَا لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ. وَلِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: آدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِیْ.

وَفَضِيلَةُ الْأَزْمِنَةِ وَالْأَمْكِنَةِ بِمَا خَصَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْعِبَادَاتِ الَّتِيْ تَفْعَلُ فِيْهَا، لِمَا قَدْ عُلِمَ أَنَّ الْأَمْكِنَةَ وَالْأَزْمِنَةَ لَا تَتَشَرَّفُ لِذَاتِهَا، وَإِنَّمَا يَحْصُلُ لَهَا التَّشْرِيْفُ بِمَا خُصَّتْ بِهٖ مِنَ الْمَعَانِيْ. فَانْظُرْ رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكَ إِلٰى مَاخَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ هٰذَا الشَّهْرَ الشَّرِيْفَ وَيَوْمَ الْإِثْنَيْنِ أَلَا تَرٰى أَنَّ صَوْمَ هٰذَا الْيَوْمَ فِيْهِ فَضْلٌ عَظِيْمٌ لِأَنَّهُ ﷺ وُلِدَ فِيْهِ؟

فَعَلٰى هٰذَا فَيَنْبَغِيْ إِذَا دَخَلَ هٰذَا الشَّهْرُ الْكَرِيْمُ أَنْ يُكَرَّمَ وَيُعَظَّمَ وَ يُحْتَرَمَ الْإِحْتِرَامَ اللَّائِقَ بِهٖ وَذٰلِكَ بِالْإِتِّبَاعِ لَهُ ﷺ فِيْ كَوْنِهٖ كَانَ يَخُصُّ الْأَوْقَاتَ الْفَاضِلَةَ بِزِيَادَةِ فِعْلِ الْبِرِّ فِيْهَا وَكَثْرَةِ الْخَيْرَاتِ. أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ الْبُخَارِيِّ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدُ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَايَكُوْنَ فِيْ رَمَضَانَ. فَنَمْتَثِلُ الْأَوْقَاتَ الْفَاضِلَةَ بِمَا امْتَثَلَهُ عَلٰى قَدْرِ إِسْتِطَاعَتِنَا.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: قَدِ الْتَزَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الْأَوْقَاتِ الْفَاضِلَةِ مَاالْتَزَمَهُ مِمَّا قَدْ عُلِمَ، وَلَمْ يَلْتَزِمْ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ مَا الْتَزَمَهُ فِيْ غَيْرِهٖ. فَالْجَوَابُ: أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ لِأَجْلِهٖ لَمْ يَلْتَزِمْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّمَا هُوَمَا قَدْ عُلِمَ مِنْ عَادَتِهِ الْكَرِيْمَةِ فِيْ كَوْنِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُرِيْدُ التَّخْفِيْفَ عَنْ أُمَّتِهٖ، وَالرَّحْمَةَ لَهُمْ سِيَّمَا فِيْمَا كَانَ

يَخُصُّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِيْ حَقِّ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ الْمَدِيْنَةَ بِمَا حَرَّمَ بِهٖ إِبْرَاهِيْمَ مَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ؟ ثُمَّ إِنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَمْ يَشْرَعْ فِيْ قَتْلِ صَيْدِهٖ وَلَا فِيْ قَطْعِ شَجَرِهٖ، اَلْجَزَاءُ تَخْفِيْفًا عَلٰى أُمَّتِهٖ وَ رَحْمَةً لَهُمْ، فَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَنْظُرُ إِلٰى مَاهُوَ مِنْ جِهَتِهٖ...... وَإِنْ كَانَ فَاضِلاً فِيْ نَفْسِهٖ يَتْرُكُهٗ لِلتَّخْفِيْفِ عَنْهُنْ."

ابن الحاج، المدخل الى تنمية الأعمال بتحسين النيات والتنبيه على كثير من البدع المحدثة والعوائد المنتحلة، ۲:۲-۳

سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۵۷-۵۹ ۔۔۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۳، ۲۰۴

صالحی، سبل الهدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱:۳۶۷، ۳۶۷

"ایک سائل کے جواب میں فرمایا جس نے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: "یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔"

"پس اس دن کی عظمت سے اُس ماہِ (ربیع الاول) کی عظمت معلوم ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس مہینے کا کما حقہ، احترام کریں اور اس ماہِ مقدس کو اس چیز کے ساتھ فضیلت دیں جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فضیلت والے مہینوں کو فضیلت بخشی ہے۔ اسی حوالے سے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اس میں

کوئی فخر نہیں۔" اور آپ ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: "روزِ محشر آدم علیہ السلام سمیت سب میرے پرچم تلے ہوں گے۔"

"زمانوں اور مکانوں کی عظمتیں اور فضیلتیں ان عبادتوں کی وجہ سے ہیں جو ان (مہینوں) میں سرانجام دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ زمان و مکاں کی خود اپنی کوئی عظمت و رفعت نہیں بلکہ ان کی عظمت کا سبب وہ خصوصیات و امتیازات ہیں جن سے انہیں سرفراز فرمایا گیا۔ پس اس پر غور کریں' اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنی رحمت سے سرفراز فرمائے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس مہینے اور پیر کے دن کو فضیلت عطا کی۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اس دن روزہ رکھنا فضلِ عظیم ہے کیوں کہ رسول معظم ﷺ کی ولادت اس روز ہوئی۔"

"لہٰذا لازم ہے کہ جب یہ مبارک مہینہ تشریف لائے تو اس کی بڑھ چڑھ کر تکریم و تعظیم اور ایسی توقیر و احترام کیا جائے جس کا یہ حق دار ہے۔ اور یہ آپ ﷺ کے اُس اُسوۂ مبارکہ کی تقلید ہوگی کہ آپ ﷺ خصوصی (عظمت کے حامل) دنوں میں کثرت سے نیکی اور خیرات کے کام کرتے تھے۔ کیا تو (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے) امام بخاری (۱۹۴۔۲۵۶ھ) کا روایت کردہ یہ قول نہیں دیکھتا: حضور نبی اکرم ﷺ بھلائی میں سب لوگوں سے زیادہ فیاض تھے اور ماہِ رمضان میں آپ ﷺ بہت فیاضی اور دریا دلی کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ اس بناء پر کہ آپ ﷺ فضیلت

والے اوقات کی عزت افزائی فرماتے تھے ہمیں بھی فضیلت کے حامل اوقات (جیسے ماہِ ربیع الاول) کی بقدرِ استطاعت تعظیم کرنی چاہیے۔

"اگر کوئی کہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فضیلت والے اوقات کی عزت افزائی فرمائی جو آپ ﷺ نے فرمائی جیسا کہ اوپر جانا جا چکا ہے لیکن آپ ﷺ نے خود اس ماہ کی جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اس طرح عزت افزائی نہیں کی جس طرح آپ ﷺ دوسرے مہینوں کی کرتے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو اُمت کے لیے تخفیف اور آسانی و راحت کا بہت خیال رہتا تھا بالخصوص ان چیزوں کے بارے میں جو آپ ﷺ کی اپنی ذات مقدسہ سے متعلق تھیں۔

"کیا تو نے حرمتِ مدینہ کی بابت آپ ﷺ کا قول نہیں دیکھا: "اے اللہ! بیشک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو اُنہی چیزوں کی مثل حرم قرار دیتا ہوں جن سے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔" لیکن آپ ﷺ نے اپنی اُمت کے لیے تخفیف اور رحمت کے سبب مدینہ منورہ کی حدود میں شکار کرنے اور درخت کاٹنے کی کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی ذاتِ مقدسہ سے متعلقہ کسی امر کو اس کی ذاتی فضیلت کے باوجود اُمت کی آسانی کے لیے ترک فرما دیتے۔"

ابن الحاج مالکی ایک جگہ لکھتے ہیں:

"فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَا الْحِكْمَةُ فِي كَوْنِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَصَّ مَوْلِدَهُ الْكَرِيمُ بِشَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ وَبِيَوْمِ الْإِثْنَيْنِ مِنْهُ عَلَى الصَّحِيحِ وَالْمَشْهُورِ عِنْدَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ، اِعْلَمْ يَكُنْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ، وَفِيهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَاخْتُصَّ بِفَضَائِلَ عَدِيدَةٍ، وَلَا فِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا الْحُرْمَةَ يَوْمَ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَا فِي لَيْلَتِهَا؟

فَالْجَوَابُ مِنْ أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ:

اَلْوَجْهُ الْأَوَّلُ: مَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ. فِي ذٰلِكَ تَنْبِيهٌ عَظِيمٌ وَهُوَ أَنَّ خَلْقَ الْأَقْوَاتِ وَالْأَرْزَاقِ وَالْفَوَاكِهِ وَالْخَيْرَاتِ الَّتِي يَتَغَذّٰى بِهَا بَنُو آدَمَ وَيَحْيَوْنَ، وَيَتَدَاوَوْنَ وَتَنْشَرِحُ صُدُورُهُمْ لِرُؤْيَتِهَا وَتَطِيبُ بِهَا نُفُوسُهُمْ وَتَسْكُنُ بِهَا خَوَاطِرُهُمْ عِنْدَ رُؤْيَتِهَا لِاطْمِئْنَانِ نُفُوسِهِمْ بِتَحْصِيلِ مَا يُبْقِي حَيَاتَهُمْ عَلَى مَا جَرَتْ بِهِ الْعَادَةُ مِنْ حِكْمَةِ الْحَكِيمِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى فَوُجُودُهُ ﷺ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ قُرَّةُ عَيْنٍ بِسَبَبِ مَا وُجِدَ مِنَ الْخَيْرِ الْعَظِيمِ وَالْبَرَكَةِ الشَّامِلَةِ لِأُمَّتِهِ

[illegible]

اَلْوَجْهُ الثَّانِیْ: اَنَّ ظُهُوْرَهٗ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِیْ شَهْرِ رَبِیْعٍ فِیْهِ اِشَارَةٌ ظَاهِرَةٌ لِمَنْ تَفَطَّنَ اِلَیْهَا بِالنِّسْبَةِ اِلٰی اِشْتِقَاقِ لَفْظَةِ رَبِیْعٍ اِذْ اَنَّ فِیْهِ تَفَاؤُلًا حَسَنًا بِبَشَارَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّفَاؤُلُ لَهٗ اَصْلٌ اَشَارَ اِلَیْهِ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. وَقَدْ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّقَلِیُّ: لِکُلِّ اِنْسَانٍ مِنْ اِسْمِهٖ نَصِیْبٌ.

اَلْوَجْهُ الثَّالِثُ: اَنَّ فَصْلَ الرَّبِیْعِ اَعْدَلُ الْفُصُوْلِ وَاَحْسَنُهَا.

اَلْوَجْهُ الرَّابِعُ: اَنَّهٗ قَدْ شَاءَ الْحَکِیْمُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَنَّهٗ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تَتَشَرَّفُ بِهِ الْاَزْمِنَةُ وَالْاَمَاکِنُ لَا هُوَ یَتَشَرَّفُ بِهَا بَلْ یَحْصُلُ لِلزَّمَانِ وَالْمَکَانِ الَّذِیْ یُبَاشِرُهٗ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَلْفَضِیْلَةُ الْعُظْمٰی وَالْمَزِیَّةُ عَلٰی مَاسِوَاهُ مِنْ جِنْسِهٖ اِلَّا مَا اسْتُثْنِیَ مِنْ ذٰلِکَ لِاَجْلِ زِیَادَةِ الْاَعْمَالِ فِیْهَا وَغَیْرِ ذٰلِکَ. فَلَوْ وُلِدَ ﷺ فِی الْاَوْقَاتِ الْمُتَقَدِّمِ ذِکْرُهَا لَکَانَ ظَاهِرُهٗ یُوْهِمُ اَنَّهٗ یَتَشَرَّفُ بِهَا."

ابن الحاج، المدخل الی تنمیۃ الاعمال بتحسین النیات والتنبیہ علی کثیر من البدع المحدثۃ والعوائد المنتحلۃ، ۲: ۲۶-۲۹
(سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۶۷، ۶۸ ...... سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۷)
(نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۸)

"اگر کوئی کہنے والا کہے: حضور نبی اکرم ﷺ کی ربیع الاول میں اور پیر کے دن ولادتِ مبارکہ کی حکمت کے بارے میں سوال کیا جائے کہ ان کی ولادت رمضان المبارک جو نزولِ قرآن کا مہینہ ہے اور جس میں لیلۃ القدر رکھی گئی ہے یا دوسرے مقدس

مہینوں یا ۱۵ شعبان المعظم اور جمعہ کے دن میں کیوں نہ ہوئی؟

"اس سوال کا جواب چار زاویہ ہائے نظر سے دیا جا سکتا ہے:

ا۔ ذخیرۂ احادیث میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا۔ اس میں ایک لطیف نکتہ مضمر ہے۔ وہ یہ کہ پیر کے دن اللہ تعالیٰ نے غذا، رزق، روزی اور پھلوں اور دیگر خیرات کی چیزوں کو پیدا فرمایا جن سے بنی نوع انسان غذا حاصل کرتا ہے اور زندہ رہتا ہے۔ اور ان کو بہ طور علاج بھی استعمال کرتا ہے اور انہیں دیکھ کر انھیں شرحِ صدر نصیب ہوتا ہے (دلی خوشی ہوتی ہے)۔ اور ان کے ذریعے ان کے نفوس کو خوشی و فرحت نصیب ہوتی ہے اور ان کے دلوں کو سکون میسر آتا ہے کیوں کہ (ان کے ذریعے) نفوس۔ اس چیز کو حاصل کر کے جس پر ان کی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔ مطمئن ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رب تعالیٰ کی سنت اور طریقہ ہے (کہ اس نے جانوں کو انہی چیزوں کے ساتھ زندہ رکھا ہوا ہے)۔ پس آپ ﷺ کا وجودِ اطہر اس مبارک مہینہ میں اس مبارک دن میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہے بسبب اس کے کہ (آپ ﷺ کی ولادت کے سبب) آپ ﷺ کی امت کو خیر کثیر اور عظیم برکتوں سے نوازا گیا۔

۲۔ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ کا ربیع کے مہینہ میں ظہور اس میں واضح اشارہ ہے ہر اس کے لیے جو لفظ ربیع کے اشتقاق، معنی و مفہوم پر غور کرے کیوں کہ لفظ ربیع (موسم بہار) میں اشتقاق کے

طور پر ایک اچھا اور نیک شگون پایا جاتا ہے۔اس میں نیک شگون یہ ہے کہ آپ ﷺ کی امت کو آپ ﷺ کی بشارت دی گئی۔ اور نیک شگونی کی کوئی نہ کوئی اصل ہوتی جس کی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا۔ ابوعبدالرحمان صقلی بیان کرتے ہیں کہ ہر شخص کے لیے اس کے نام میں اس کا ایک حصہ رکھ دیا گیا ہے یعنی اس کے نام کے اثرات اس کی شخصیت پر مرتسم ہوتے ہیں۔

۳۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ربیع (بہار) تمام موسموں میں انتہائی معتدل اور حسین ہوتا ہے۔ اور اسی طرح رسولِ معظم ﷺ کی شریعت تمام شرائع میں انتہائی پر اعتدال اور آسان ترین ہے۔

۴۔ بیشک اللہ نے چاہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وجودِ مسعود سے زمان و مکان شرف حاصل کریں نہ کہ آپ ﷺ اُن سے شرف پائیں۔ بلکہ وہ زمان و مکان جس میں براہِ راست آپ ﷺ کی آمد ہو اس کو فضیلت عظمیٰ اور دیگر زمان و مکان پر نمایاں ترین مقام و مرتبہ حاصل ہو جائے۔ سوائے اس زمان و مکان کے جن کا اس لیے استثناء کیا گیا کہ ان میں اعمال کی کثرت کی جائے اور اس کے علاوہ باقی اسباب کی وجہ سے۔ پس اگر آپ ﷺ ان اوقات میں تشریف لاتے جن کا ذکر (اوپر اعتراض میں) گزر چکا ہے تو وہ بہ ظاہر اس وہم میں ڈال دیتے کہ آپ ﷺ ان سے متشرف ہوئے ہیں۔"

شاہِ اربل، سنی العقیدہ، نیک دل اور متقی انسان تھے۔

امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ

امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (۶۷۳۔۷۴۸ھ/۱۲۷۴۔۱۳۴۸ء) کا شمار عالمِ اسلام کے عظیم محدثین و مؤرخین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اُصولِ حدیث اور اَسماء الرجال کے فن میں بھرپور خدمات سرانجام دیں اور کئی کتب تالیف کی ہیں، مثلاً تَجْرِيْدُ الْأُصُوْلِ فِيْ أَحَادِيْثِ الرَّسُوْلِ، مِيْزَانُ الْاِعْتِدَالِ فِيْ نَقْدِ الرِّجَالِ، اَلْمُشْتَبِهُ فِيْ أَسْمَاءِ الرِّجَالِ، طَبَقَاتُ الْحُفَّاظِ وغیرہ۔ فنِ تاریخ میں اُن کی ایک ضخیم کتاب تَارِيْخُ الْإِسْلَامِ وَوَفِيَاتُ الْمَشَاهِيْرِ وَالْأَعْلَامِ موجود ہے۔ اَسماء الرجال کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ میں رُواۃ کے حالاتِ زندگی پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے، یہ کتاب علمی حلقوں میں بلند پایہ مقام رکھتی ہے۔ امام ذہبی نے اس کتاب میں سلطان صلاح الدین ایوبی (۵۳۲۔۵۸۹ھ/۱۱۳۸۔۱۱۹۳ء) کے بہنوئی اور اِربل کے بادشاہ سلطان مظفر الدین ابوسعید کوکبری (م ۶۳۰ھ) کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے اور ان کی بہت تعریف و تحسین کی ہے۔ بادشاہ ابوسعید کوکبری بہت زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والے اور مہمان نواز تھے۔ انھوں نے دائمی بیماروں اور اندھوں کے لیے چار مسکن تعمیر کروائے اور ہر پیر و جمعرات کو ان سے ملاقات و دریافتِ اَحوال کے لیے جاتے۔ اسی طرح خواتین، یتیموں اور لاوارث بچوں کے لیے الگ الگ گھر تعمیر کروائے تھے۔ وہ بیماروں کی عیادت کے لیے باقاعدگی سے ہسپتال جاتے تھے۔ اَحناف اور شوافع کے لیے الگ الگ مدارس

بنوائے اور صوفیاء کے لیے خانقاہیں تعمیر کروائی تھیں۔ اِمام ذہبی لکھتے ہیں کہ وہ بادشاہ سنی العقیدہ، نیک دل اور متقی تھا۔

انہوں نے یہ واقعہ اپنی دو کتب "سِیَرُ أَعْلَامُ النُّبَلَاءِ" اور "تَارِیْخُ الْإِسْلَامِ وَوَفِیَاتُ الْمَشَاهِیْرِ وَالْأَعْلَامِ" میں بالتفصیل درج کیا ہے۔

اِمام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ملک المظفر کے جشنِ میلاد منانے کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وَأَمَّا اِحْتِفَالُهُ بِالْمَوْلِدِ فَيَقْصُرُ التَّعْبِيْرُ عَنْهُ، كَانَ الْخَلْقُ يَقْصِدُوْنَهُ مِنَ الْعِرَاقِ وَالْجَزِيْرَةِ...... وَيُخْرِجُ مِنَ الْبَقَرِ وَالْإِبِلِ وَالْغَنَمِ شَيْئًا كَثِيْرًا فَتُنْحَرُ وَتُطْبَخُ الْأَلْوَانُ، وَيَعْمَلُ عِدَّةَ خِلَعٍ لِلصُّوْفِيَّةِ، وَيَتَكَلَّمُ الْوُعَّاظُ فِي الْمِيْدَانِ، فَيُنْفِقُ أَمْوَالاً جَزِيْلَةً. وَقَدْ جَمَعَ لَهُ ابْنُ دَحْيَةَ "كِتَابَ الْمَوْلِدِ" فَأَعْطَاهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ. وَكَانَ مُتَوَاضِعًا، خَيِّرًا، سُنِّيًّا، يُحِبُّ الْفُقَهَاءَ وَالْمُحَدِّثِيْنَ. وَقَالَ سِبْطُ الْجَوْزِيِّ: كَانَ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ يُنْفِقُ فِي السَّنَةِ عَلَى الْمَوْلِدِ ثَلَاثَ مِائَةِ أَلْفِ دِيْنَارٍ، وَعَلَى الْخَانِقَاهُ مِائَتَيْ أَلْفِ دِيْنَارٍ. وَقَالَ: قَالَ مَنْ حَضَرَ الْمَوْلِدَ مَرَّةً عَدَدْتُ عَلَى سِمَاطِهِ مِائَةَ فَرَسٍ قَشْلَمِيْشٍ، وَخَمْسَةَ آلَافِ رَأْسٍ شَوِيٍّ، وَعَشَرَةَ آلَافِ دَجَاجَةٍ، مِائَةَ أَلْفِ زُبْدِيَّةٍ، وَثَلَاثِيْنَ أَلْفِ صَحْنِ حَلْوَاءَ."

۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲۲: ۲۷۴، ۲۷۵

۲۔ ذہبی، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام (۶۲۱-۶۳۰ھ)، ۴۵: ۴۰۲-۴۰۵

"اَلفاظ ملک المظفر کے محفلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے کا انداز بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ جزیرۂ عرب اور عراق سے لوگ

کشاں کشاں اس محفل میں شریک ہونے کے لیے آتے۔ اور کثیر تعداد میں گائیں، اونٹ اور بکریاں ذبح کی جاتیں اور انواع واقسام کے کھانے پکائے جاتے۔ وہ صوفیاء کے لیے کثیر تعداد میں خلعتیں تیار کرواتا اور واعظین وسیع وعریض میدان میں خطابات کرتے اور وہ بہت زیادہ مال خیرات کرتا۔ ابن دحیہ نے اس کے لیے "میلاد النبی ﷺ" کے موضوع پر کتاب تالیف کی تو اس نے اسے ایک ہزار دینار دیے۔ وہ منکسر المزاج اور راسخ العقیدہ سنی تھا، فقہاء اور محدثین سے محبت کرتا تھا۔ سبط الجوزی کہتے ہیں: شاہ مظفر الدین ہر سال محفلِ میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا جب کہ خانقاہِ صوفیاء پر دو لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ اس محفل میں شریک ہونے والے ایک شخص کا کہنا ہے کہ اُس کی دعوتِ میلاد میں ایک سو (۱۰۰) قشلمیش گھوڑوں پر سوار سلامی واِستقبال کے لیے موجود تھے۔ میں نے اُس کے دستر خوان پر پانچ ہزار بھنی ہوئی سریاں، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ دودھ سے بھرے مٹی کے پیالے اور تیس ہزار مٹھائی کے تھال پائے۔"

علماءِ قوص اپنے مدارس میں 12 ربیع الاوّل کو چھٹی کرکے میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کرتے

امام کمال الدین الادفوی رحمۃ اللہ علیہ

امام کمال الدین ابو الفضل جعفر بن ثعلب بن جعفر الادفوی رحمۃ اللہ علیہ

(۶۸۵ـ ۷۴۸ھ/۱۲۸۶ـ ۱۳۴۷ء)"اَلطَّالِعُ السَّعِيْدُ الْجَامِعُ لِأَسْمَاءِ نُجَبَاءِ الصَّعِيْد" میں فرماتے ہیں:

"حَكٰى لَنَا صَاحِبُنَا الْعَدْلُ نَاصِرُ الدِّيْنِ مَحْمُوْدُ بْنُ الْعَمَّادِ أَنَّ أَبَا الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ السَّبْتِيُّ الْمَالِكِيُّ نَزِيْلَ قُوْصَ، أَحَدُ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ، كَانَ يَجُوْزُ بِالْمَكْتَبِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ وُلِدَ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَيَقُوْلُ: يَا فَقِيْهُ! هٰذَا يَوْمُ سُرُوْرٍ، اِصْرِفِ الصِّبْيَانَ فَيَصْرِفُنَا.

وَهٰذَا مِنْهُ دَلِيْلٌ عَلٰى تَقْرِيْرِهٖ وَعَدَمِ إِنْكَارِهٖ، وَهٰذَا الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا مَالِكِيًّا مُتَفَنِّنًا فِيْ عُلُوْمٍ، مُتَوَرِّعًا، أَخَذَ عَنْهُ أَبُوْحَيَّانَ وَغَيْرُهٗ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ."

سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۶۶، ۶۷...... سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۶

نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۸

"ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن عماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابوطیب محمد بن ابراہیم سبتی مالکی۔ جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحب عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دار العلوم میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ وہ (اساتذہ سے) کہتے: اے فقیہ! آج خوشی و مسرت کا دن ہے، بچوں کو چھٹی دے دو۔ پس ہمیں چھٹی دے دی جاتی۔

"ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اِثبات و جواز اور اس کے

عدم کے اِنکار پر دلیل وتائید ہے۔یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہرِ فن ہوگزرے ہیں جو بڑے زُہدوورع کے مالک تھے۔علامہ ابوحیان اور دیگر علماء نے ان سے اِکتسابِ فیض کیا ہے اور انھوں نے ۶۹۵ھ میں وفات پائی۔"

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں محفل میلاد النبی ﷺ

اِمام تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی السبکی رحمۃ اللہ علیہ (۶۸۳۔۷۵۶ھ / ۱۲۸۴۔۱۳۵۵ء) کے بارے میں شیخ اِسماعیل حقی (۱۰۶۳۔۱۱۳۷ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْإِمَامِ تَقِيِّ الدِّيْنِ السُّبْكِيِّ جَمْعٌ كَثِيْرٌ مِّنْ عُلَمَاءِ عَصْرِهٖ فَأَنْشَدَ مُنْشِدٌ قَوْلَ الصَّرْصَرِيِّ فِي مَدْحِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

قَلِيْلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰى الْخَطُّ بِالذَّهَبِ
عَلٰى وَرَقٍ مِنْ خَطِّ أَحْسَنِ مِنْ كَتَبْ
وَأَنْ تَنْهَضَ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ
قِيَامًا صُفُوْفًا أَوْ جِثِيًّا عَلَى الرُّكَبِ

اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، ۹:۵۶...... حلبی، انسان العیون فی سیرۃ الأمین المأمون، ۱:۸۴

"امام تقی الدین سبکی کے ہاں اُن کے معاصر علماء کا ایک کثیر گروہ جمع ہوتا اور وہ سب مل کر مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں امام صرصری حنبلی کے درج ذیل اشعار پڑھتے:

(حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح میں چاندی کے ورق پر سونے کے پانی سے اچھے خوش نویس کے ہاتھ سے نہایت خوبصورت انداز

میں لکھنا بھی کم ہے، اور یہ بھی کم ہے کہ دینی شرف والے آپ ﷺ کے ذکرِ جمیل کے وقت صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں یا گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں۔)

سرکار ﷺ کی ولادت کی خوشی سے کافر بھی محروم نہ رہا

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

اِمام حافظ عمادالدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (۷۰۱۔۷۷۴ھ / ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء) ایک نامور مفسر، محدث، مؤرخ اور فقیہ ہیں۔ آپ کی تحریر کردہ "تفسیر القرآن العظیم" ایک مستند تفسیر ہے۔ آپ نے "جامع المسانید والسنن" میں اَحادیث کا ایک وسیع ذخیرہ جمع کیا ہے۔ تاریخ کے میدان میں آپ کی "البدایۃ والنھایۃ" کے نام سے ایک ضخیم تصنیف موجود ہے۔ اس کتاب میں اُنھوں نے شاہِ اِربل ابوسعید المظفر کے جشنِ میلاد کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ اس کے علاوہ اِمام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے "ذِکْرُ مَوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَرِضَاعِہٖ" کے نام سے ایک رسالہ بھی تالیف کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

" أَوَّلُ مَا أَرْضَعَتْهُ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةُ عَمِّهِ أَبِيْ لَهَبٍ، وَكَانَتْ قَدْ بَشَّرَتْ عَمَّهُ بِمِيْلَادِهِ فَأَعْتَقَهَا عِنْدَ ذٰلِكَ، وَلِهٰذَا لَمَّا رَآهُ أَخُوْهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بَعْدَ مَامَاتَ، وَرَآهُ فِيْ شَرِّ حَالَةٍ، فَقَالَ لَهُ: مَالَقِيْتَ؟ فَقَالَ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْرًا، غَيْرَ أَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى النُّقْرَةِ الَّتِيْ فِي الْإِبْهَامِ. بِعِتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ.

وَأَصْلُ الْحَدِيْثِ فِي الصَّحِيْحَيْنِ.

فَلَمَّا كَانَتْ مَوْلَاتُهُ قَدْ سَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ، مِنْ لَبَنِهَا عَادَ بَنَفْعِ ذٰلِكَ عَلٰی عَمِّهِ أَبِیْ لَهَبٍ، فَسُقِیَ بِسَبَبِ ذٰلِكَ، مَعَ أَنَّهُ الَّذِیْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ ذَمِّهِ سُوْرَةً فِی الْقُرْآنِ تَامَّةً. "

(ابن کثیر، ذکر مولد رسول اللہ ﷺ و رضاعہ: ۲۸، ۲۹)

"سب سے پہلے آپ ﷺ کے چچا ابولہب کی کنیز ثویبہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ اُس نے آپ ﷺ کے اِس چچا کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی تو اُس نے (اِس خوشی میں) اُسی وقت اُسے آزاد کردیا۔ پس جب اُس کے مرنے کے بعد اُس کے بھائی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اُسے خواب میں بری حالت میں دیکھا تو پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: تم سے بچھڑنے کے بعد مجھے کوئی سکون نہیں ملا۔ اور اپنی شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ مجھے اِس سے پانی پلایا جاتا ہے۔

"اصل حدیث "صحیحین" میں ہے۔

"پس جب اُس کی خادمہ نے دودھ پلایا تو اُس کے دودھ پلانے کے نفع سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے چچا ابولہب کو محروم نہ رکھا، بلکہ اِس وجہ سے (اُس پر فضل فرماتے ہوئے) ہمیشہ کے لیے اُن کی پیاس بجھانے کا اِنتظام فرمادیا حالانکہ اِسی چچا کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی تھی۔"

شاہِ ابوسعید المظفر کا جوش و جذبہ اور مسرت و سرور سے میلاد النبی ﷺ کا اہتمام

شاہ ابوسعید المظفر (م ۶۳۰ھ) عظیم فاتح سلطان صلاح الدین ایوبی (۵۳۲۔ ۵۸۹ھ / ۱۱۳۸۔۱۱۹۳ء) کے بہنوئی تھے۔ سلطان کی حقیقی ہمشیرہ ربیعہ خاتون ملک ابوسعید المظفر کے عقد میں تھیں اور سلطان بادشاہ سے بغایت درجہ محبت رکھتے تھے۔ وہ دونوں خدمتِ اسلام میں ایک دوسرے کے ساتھ دل وجان سے شریک تھے۔ بادشاہ خادمِ اسلام ہونے کے باوصف بہت متقی، پرہیزگار اور فیاض واقع ہوئے تھے۔ بادشاہ کا عظیم دینی وروحانی مقام اور خدمتِ اسلام کی تڑپ دیکھ کر ہی سلطان صلاح الدین ایوبی نے اپنی ہمشیرہ ''ربیعہ خاتون'' کی شادی ان سے کی تھی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے حوالے سے ملک ابوسعید المظفر کا یہ تعارف کرانے کے بعد امام ابن کثیر نے تین چار سطور میں موصوف کے سیرت وکردار، تقویٰ و پرہیزگاری اور دریا دلی پر روشنی ڈالی ہے اور میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے تفصیلات شرح وبسط کے ساتھ رقم کی ہیں۔ انھوں نے اس موضوع پر بالتفصیل لکھا ہے کہ بادشاہ کس جوش وجذبہ اور مسرت وسرور سے میلاد النبی ﷺ کی تقریب کا اہتمام کیا کرتا تھا۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

" اَلْمَلِكُ الْمُظَفَّرُ أَبُوْسَعِيْدٍ كُوْكُبْرِيْ بْنُ زَيْنِ الدِّيْنِ عَلِيِّ بْنِ تَبَكْتَكِيْنَ أَحَدُ الْأَجْوَادِ وَالسَّادَاتِ الْكُبَرَاءِ وَالْمُلُوْكِ الْأَمْجَادِ، لَهُ آثَارٌ حَسَنَةٌ وَقَدْ عَمَّرَ "اَلْجَامِعَ الْمُظَفَّرِيَّ" بِسَفْحِ قَاسِيُوْنَ، وَكَانَ قَدْ هَمَّ بِسِيَاقَةِ الْمَاءِ

اِلَيْهِ مِنْ مَاءِ بَرْزَةَ فَمَنَعَهُ الْمُعَظَّمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَاعْتَلَّ بِأَنَّهُ قَدْ يَمُرُّ عَلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالسُّفُوْحِ، وَكَانَ يَعْمَلُ الْمَوْلِدَ الشَّرِيْفَ فِيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَيَحْتَفِلُ بِهٖ اِحْتِفَالاً هَائِلاً، وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ شَهْماً شُجَاعاً فَاتِكاً بَطَلاً عَاقِلاً عَالِماً عَادِلاً رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاَكْرَمَ مَثْوَاهُ. وَقَدْ صَنَّفَ الشَّيْخُ اَبُو الْخَطَّابِ بْنِ دَحْيَةَ لَهٗ مُجَلَّدًا فِي الْمَوْلِدِالنَّبَوِيِّ سَمَّاهُ "اَلتَّنْوِيْرُفِيْ مَوْلِدِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ" فَأَجَازَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ، وَقَدْ طَالَتْ مُدَّتُهٗ فِي الْمَلِكِ فِيْ زَمَانِ الدَّوْلَةِ الصَّلَاحِيَّةِ، وَقَدْ كَانَ مُحَاصِرًا عَكَّا وَاِلٰى هٰذِهِ السَّنَةِ مَحْمُوْدُ السِّيْرَةِ وَالسَّرِيْرَةِ. قَالَ السِّبْطُ: حَكٰى بَعْضُ مَنْ حَضَرَ سِمَاطَ الْمُظَفَّرِ فِيْ بَعْضِ الْمَوَالِدِ كَانَ يَمُدُّ فِيْ ذٰلِكَ السِّمَاطِ خَمْسَةَ آلَافِ رَاْسٍ مَشْوِيٍّ. وَعَشْرَةَ آلَافِ دَجَاجَةٍ، وَمِائَةَ اَلْفِ زِبْدِيَّةٍ، وَثَلَاثِيْنَ اَلْفِ صَحْنِ حَلْوٰى."

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ۱۸:۹ ...... محبی، خلاصۃ الاثر فی أعیان القرن الحادی عشر، ۳: ۲۳۳
سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۴۲، ۴۳ ...... سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۰
أحمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، ۱: ۵۳، ۵۴

[illegible] مظفر الدین کوکبری بن زین الدین علی بن تبکتکین ایک [illegible] بادشاہ تھا، جس نے اپنے بعد اچھی [illegible] کے دامن میں جامع مظفری [illegible] کہلاتا تھا اور معظم

نے اسے اس کام سے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ سفوح کے مقام پر مسلمانوں کے قبرستان سے گزرے گا۔ وہ ماہ ربیع الاول میں میلاد مناتا تھا اور عظیم الشان محفلِ میلاد منعقد کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بہادر، دلیر، حملہ آور، جری، دانا، عالم اور عادل بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے اور اسے بلند رتبہ عطا فرمائے۔ شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے میلاد النبی ﷺ کے بارے میں ایک کتاب لکھی اور اس کا نام "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" رکھا۔ شاہ نے اس تصنیف پر اُسے ایک ہزار دینار انعام دیا۔ اس کی حکومت حکومتِ صلاحیہ کے زمانے تک رہی، اس نے عکا کا محاصرہ کیا اور اس سال تک وہ قابلِ تعریف سیرت و کردار اور قابلِ تعریف دل کا آدمی تھا۔ سبط نے بیان کیا ہے کہ مظفر کے دستر خوانِ میلاد پر حاضر ہونے والے ایک شخص کا بیان ہے کہ اس میں پانچ ہزار بھنے ہوئے بکرے، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ مٹی کے پیالے دودھ سے بھرے اور تیس ہزار مٹھائی کے تھال ہوتے تھے۔"

اس کے بعد امام ابن کثیر کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"وَكَانَ يَحْضُرُ عِنْدَهُ فِي الْمَوْلِدِ أَعْيَانُ الْعُلَمَاءِ وَالصُّوفِيَّةِ فَيَخْلَعُ عَلَيْهِمْ وَيُطْلِقُ لَهُمْ وَيَعْمَلُ لِلصُّوفِيَّةِ سِمَاعًا مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ، وَيَرْقُصُ بِنَفْسِهِ مَعَهُمْ وَكَانَتْ لَهُ دَارُ ضِيَافَةٍ لِلْوَافِدِينَ مِنْ أَيِّ جِهَةٍ عَلَى أَيِّ صِفَةٍ وَكَانَتْ

صَدَقَاتُهُ فِي جَمِيعِ الْقُرَبِ وَالطَّاعَاتِ عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَغَيْرِهِمَا، وَيَتَفَكَّكُ مِنَ الْفَرَنْجِ فِي كُلِّ سَنَةٍ خَلْقًا مِنَ الْأُسَارٰى، حَتّٰى قِيلَ إِنَّ جُمْلَةَ مَنِ اسْتَفَكَّهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ سِتُّونَ أَلْفَ أَسِيرٍ، قَالَتْ زَوْجَتُهُ رَبِيعَةُ خَاتُونَ بِنْتُ أَيُّوبَ. وَكَانَ قَدْ زَوَّجَهُ إِيَّاهَا أَخُوهَا صَلَاحُ الدِّيْنِ، لَمَّا كَانَ مَعَهُ عَلٰى عَكَّا. قَالَتْ: كَانَ قَمِيصُهُ لَا يُسَاوِي خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَعَاتَبْتُهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: لُبْسِي ثَوْبًا بِخَمْسَةٍ وَأَتَصَدَّقُ بِالْبَاقِي خَيْرٌ مِنْ أَنْ أَلْبَسَ ثَوْبًا مُثَمَّنًا وَأَدَعَ الْفَقِيرَ الْمِسْكِيْنَ، وَكَانَ يَصْرِفُ عَلَى الْمَوْلِدِ فِي كُلِّ سَنَةٍ ثَلَاثَ مِائَةِ أَلْفِ دِيْنَارٍ، وَعَلٰى دَارِ الضِّيَافَةِ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِائَةَ أَلْفِ دِيْنَارٍ، وَعَلَى الْحَرَمَيْنِ وَالْمِيَاهِ بِدَرْبِ الْحِجَازِ ثَلَاثِيْنَ أَلْفِ دِيْنَارٍ سِوٰى صَدَقَاتِ السِّرِّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَكَانَتْ وَفَاتُهُ بِقَلْعَةِ أَرْبَلَ، وَأَوْصٰى أَنْ يُحْمَلَ إِلٰى مَكَّةَ فَلَمْ يَتَّفِقْ فَدُفِنَ بِمَشْهَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. "

ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ۹: ۱۸...... سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۴۴...... سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۰
صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱: ۳۶۲، ۳۶۳
نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۶

"میلاد کے موقع پر اُس کے پاس بڑے بڑے علماء اور صوفیاء حاضر ہوتے تھے، وہ انھیں خلعتیں پہناتا اور عطیات پیش کرتا تھا اور صوفیاء کے لیے ظہر سے عصر تک سماع کراتا تھا اور خود بھی ان کے ساتھ جھومتا تھا (وجد میں آ تا تھا)۔ ہر خاص و عام کے لیے

ایک دارِ ضیافت تھا اور وہ حرمین شریفین و دیگر علاقوں کے لیے صدقات دیتا تھا اور ہر سال بہت سے قیدیوں کو فرنگیوں سے چھڑاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے ان کے ہاتھ سے ساٹھ ہزار قیدیوں کو رہا کرایا۔ اس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب کہتی ہے کہ اس کے ساتھ میرا نکاح میرے بھائی صلاح ایوبی نے کرایا تھا۔ اس خاتون کا بیان ہے کہ شاہ کی قمیص پانچ دراہم کے برابر بھی نہ ہوتی تھی۔ پس میں نے اسے اس بارے میں سوال کیا تو وہ کہنے لگے: میرا پانچ درہم کے کپڑے کو پہننا اور باقی کو صدقہ کر دینا اس بات سے بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑا پہنوں اور فقراء اور مساکین کو چھوڑ دوں۔ اور وہ ہر سال محفل میلادِ النبی ﷺ پر تین لاکھ دینار اور مہمان نوازی پر ایک لاکھ دینار اور حرمین شریفین اور حجاز کے راستے میں پانی پر خفیہ صدقات کے علاوہ تیس ہزار دینار خرچ کرتا تھا، رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اس کی وفات قلعہ اِربل میں ہوئی اور اس نے وصیت کی کہ اسے مکہ لے جایا جائے، مگر ایسا نہ ہو سکا اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اِجتماع گاہ میں دفن کیا گیا۔"

شاہِ اربل میلاد النبی ﷺ کی تقریبات پر آٹھ سو سال قبل جو کچھ خرچ کرتے تھے، آج اربوں روپے بنتے ہیں۔ اور اس کے اس عمل پر علماء و مشائخ نے کبھی تنقید نہ کی بلکہ امام ابن کثیر کی طرح ہمیشہ تحسین فرمائی۔ کیونکہ ان کا یہ عمل خالصتاً سرورِ کونین ﷺ کی ولادت باسعادت جیسی عظیم نعمت پر تھا۔ آج شاہِ اربل کو اپنی جہالت اور تعصب کی بھینٹ چڑھانے والے، ان اکابرین کو ضرور

پڑھیں۔ یا اہل علم سے امام ابن کثیر، امام سیوطی ایسے محدثین کی عظمت علم اور زہد وتقویٰ معلوم کریں۔

میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں کھانا کھلانا بابرکت کام ہے

امام ولی الدین ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ولی الدین ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم بن حسین العراقی رحمۃ اللہ علیہ (۷۶۲۔۸۲۶ھ/۱۳۶۱۔۱۴۲۳ء) ایک نامور محدث وفقیہ تھے۔ اُن سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ محفلِ میلاد منعقد کرنا مستحب ہے یا مکروہ؟ یا اِس کے بارے میں کوئی باقاعدہ حکم موجود ہے جو قابلِ ذکر ہو اور اس کی پیروی کی جاسکتی ہو؟ آپ نے جواب دیا:

"اِطْعَامُ الطَّعَامِ مُسْتَحَبٌّ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ، فَکَیْفَ اِذَا انْضَمَّ لِذَالِکَ السُّرُوْرِ بِظُهُوْرِ نُوْرِ النُّبُوَّةِ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ الشَّرِیْفِ وَلَانَعْلَمُ ذَالِکَ مِنَ السَّلَفِ، وَلَا یَلْزَمُ مِنْ کَوْنِهٖ بِدْعَةً کَوْنَهٗ مَکْرُوْهًا، فَکَمْ مِنْ بِدْعَةٍ مُسْتَحَبَّةٍ بَلْ وَاجِبَةٍ."

(علی بن ابراہیم، تشنیف الآذان باسرار الآذان:۱۳۶)

"کھانا کھلانا ہر وقت مستحب ہے۔ اگر کسی موقع پر ربیع الاول شریف کے مہینے میں ظہورِ نبوت کی یادگار کے حوالے سے خوشی اور مسرت کے اظہار کا اِضافہ کر دیا جائے تو اس سے یہ چیز کتنی بابرکت ہو جائے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ اَسلاف نے ایسا نہیں کیا اور یہ عمل بدعت ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ مکروہ ہو کیونکہ بہت سی بدعات مستحب ہی نہیں بلکہ واجب ہوتی ہیں۔"

یوم میلاد النبی ﷺ کو کافر کے لیے بھی عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مورد الصاوی فی مولد الھادی'' میں لکھتے ہیں:

"وَقَدْ صَحَّ أَنَّ أَبَالَهَبٍ يُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابَ النَّارِ فِيْ مِثْلِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، لِإِعْتَاقِهِ ثُوَيْبَةَ سُرُوْرًا بِمِيْلَادِ النَّبِيِّ ﷺ."

''یہ بات ثابت ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے ہر سوموار کو ابولہب کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔''

پھر انھوں نے درج ذیل شعر پڑھے:

إِذَا كَانَ هٰذَا كَافِرًا جَاءَ ذَمُّهُ
وَتَبَّتْ يَدَاهُ فِي الْجَحِيْمِ مُخَلَّدَا
أَتٰى أَنَّهُ فِيْ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ دَائِمًا
يُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُوْرِ بِأَحْمَدَا
فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِيْ طُوْلَ عُمْرِهِ
بِأَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَمَاتَ مُوَحِّدَا

سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۶۶ ..... سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۶
صالحی، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱: ۳۶۷
احمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، ۱: ۵۳ ..... نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۸

۱۔ جب ابولہب جیسا کافر جس کا دائمی ٹھکانہ جہنم ہے اور جس کی مذمت میں قرآن مجید کی پوری سورت تَبَّتْ یَدَا نازل ہوئی۔

۲۔ باوجود اس کے جب سوموار کا دن آتا ہے تو احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ہمیشہ سے اس کے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔

۳۔ پس کیا خیال ہے اس بندے کے بارے میں جس نے تمام عمر حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کا جشن منانے میں گزاری اور توحید کی حالت میں اُسے موت آئی!

حضور ﷺ کی ولادت سب سے بڑی نعمت ہے شکر بجالانا واجب ہے

حافظ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

شارح صحیح البخاری حافظ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۷۷۳۔۸۵۲ھ......۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء) نے عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت واضح طور پر تحقیق کی ہے اور یوم میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے کی اباحت پر دلیل قائم کی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کا اِستدلال نقل کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی (۸۴۹۔۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

"وَقَدْ سُئِلَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ أَبُو الْفَضْلِ ابْنُ حَجَرٍ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ، فَأَجَابَ بِمَا نَصُّهُ، قَالَ:
وَقَدْ ظَهَرَ لِي تَخْرِيْجُهَا عَلَى أَصْلٍ ثَابِتٍ، وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي

الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ :"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُوْدُ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوْا: هُوَ يَوْمٌ أَغْرَقَ اللّٰهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ، وَنَجّٰى مُوْسٰى، فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى.

فَيُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلُ الشُّكْرِ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَامَنَّ بِهِ فِيْ يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ اُسْدَاءِ نِعْمَةٍ، أَوْ دَفْعِ نَقْمَةٍ، وَيُعَادُ ذٰلِكَ فِيْ نَظِيْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ.

وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى يَحْصُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ كَالسُّجُوْدِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ، وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوْزِ هٰذَا النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ هُوَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

وَعَلٰى هٰذَا فَيَنْبَغِيْ أَنْ يَتَحَرّٰى الْيَوْمَ بِعَيْنِهِ، حَتّٰى يُطَابِقُ قِصَّةَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ.

وَمَنْ لَمْ يَلَاحِظْ ذٰلِكَ لَا يُبَالِيْ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِيْ أَيِّ يَوْمٍ فِي الشَّهْرِ، بَلْ تَوَسَّعَ قَوْمٌ حَتّٰى نَقَلُوْهُ اِلٰى يَوْمٍ مِنَ السَّنَةِ، وَفِيْهِ مَا فِيْهِ. فَهٰذَا مَايَتَعَلَّقُ بِأَصْلِ عَمَلِ الْمَوْلِدِ.

وَأَمَّا مَايُعْمَلُ فِيْ فَيَنْبَغِيْ أَنْ يُقْتَصَرَ فِيْهِ عَلٰى مَا يُفْهَمُ الشُّكْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ نَحْوِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ مِنَ التِّلَاوَةِ، وَالْإِطْعَامِ، وَالصَّدَقَةِ، وَاِنْشَادِ شَيْءٍ مِنَ الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ وَالزُّهْدِيَّةِ الْمُحَرِّكَةِ لِلْقُلُوْبِ اِلٰى فِعْلِ الْخَيْرَاتِ وَالْعَمَلِ لِلْاٰخِرَةِ.

سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۶۲، ۶۳ ...... سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۵، ۲۰۶

صالحی، سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد ﷺ، ۱: ۳۶۶

زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، ۱: ۲۶۳......احمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، ۱: ۵۴
نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۷

"شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابن حجر سے میلاد شریف کے عمل کے حوالے سے پوچھا گیا تو آپ نے اس کا جواب کچھ یوں دیا:

"میرے نزدیک یوم میلاد النبی ﷺ منانے کی اَساسی دلیل وہ روایت ہے جسے 'صحیحین' میں روایت کیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس پر وہ عرض کناں ہوئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی، سو ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالانے کے لیے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔

اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اِحسان و اِنعام کے عطا ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر کسی معین دن میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا مناسب تر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر نماز و سجدہ، روزہ، صدقہ اور تلاوتِ قرآن و دیگر عبادات کے ذریعہ بجالایا جا سکتا ہے اور حضور نبی رحمت ﷺ کی ولادت سے بڑھ کر اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہے؟ اس لیے اس دن ضرور شکرانہ بجالانا چاہیے۔

اس وجہ سے ضروری ہے کہ اسی معین کو منایا جائے تاکہ یوم عاشورہ

کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے مطابقت ہو۔

اور اگر کوئی اس چیز کو ملحوظ نہ رکھے تو میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے عمل کو ماہ کے کسی بھی دن منانے میں حرج نہیں بلکہ بعض نے تو اسے یہاں تک وسیع کیا ہے کہ سال میں سے کوئی دن بھی منالیا جائے۔ پس یہی ہے جو کہ عملِ مولد کی اصل سے متعلق ہے۔

جبکہ وہ چیزیں جن پر عمل کیا جاتا ہے ضروری ہے کہ ان پر اکتفا کیا جائے جس سے شکرِ خداوندی سمجھ آئے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ (ان میں) ذکر، تلاوت، ضیافت، صدقہ، نعتیں، صوفیانہ کلام جو کہ دلوں کو اچھے کاموں کی طرف راغب کرے اور آخرت کی یاد دلائے (وغیرہ جیسے اُمور شامل ہیں)۔"

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت نعمتِ عظمیٰ ہے

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

دنیائے اسلام کا عظیم راہنما جلیل القدر محدث حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۸۴۹۔۹۱۱ھ) جنہیں سرکارِ دوعالم ﷺ نے 75 سے زائد مرتبہ عالم بیداری میں شرفِ دیدار سے نوازا۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

اَنَّ أَصْلَ عَمَلِ الْمَوْلِدِ الَّذِیْ هُوَاِجْتِمَاعُ النَّاسِ، وِقِرَاءَةُ مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَرِوَایَةُ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِیْ مَبْدَأ(أَمْرِ)النَّبِیِّ ﷺ، وَمَا وَقَعَ فِیْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْآیَاتِ، ثُمَّ یُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطاً یَأْکُلُوْنَهٗ، وَیَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَیْرِ زِیَادَةٍ عَلٰی

ذٰلِکَ مِنَ الْبِدَعِ (الْحَسَنَةِ) الَّتِیْ یُثَابُ عَلَیْهَا صَاحِبُهَا، لِمَا فِیْهِ مِنْ تَعْظِیْمِ قَدرِ النَّبِیِّ ﷺ وَإِظْهَارُ الْفَرحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ (ﷺ) الشَّرِیْفِ.

سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد:۴۱...... سیوطی، الحاوی للفتاوی:۱۹۹
صالحی، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱:۳۶۷
نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۶

”رسولِ معظم ﷺ کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہو کر بہ قدرِ سہولت قرآن خوانی کرنے اور ان روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو آپ ﷺ کے بارے میں منقول ہیں، آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان کی ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ما حضر کرتے ہیں اور وہ اس بدعتِ حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے میلاد پر اِظہارِ فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔“

۲۔ إِنَّ وِلَادَتَهُ ﷺ أَعْظَمُ النِّعَمِ عَلَیْنَا وَوَفَاتَهُ أَعْظَمُ الْمَصَائِبِ لَنَا، وَالشَّرِیْعَةُ حَثَّتْ عَلٰی إِظْهَارِ شُکْرِ النِّعَمِ وَالصَّبْرِ وَالسُّکُوْنِ وَالْکَتْمِ عِنْدَ الْمَصَائِبِ، وَقَدْ أَمَرَ الشَّرْعُ بِالْعَقِیْقَةِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ وَهِیَ إِظْهَارُ شُکْرٍ وَفَرَحٍ بِالْمَوْلُوْدِ، وَلَمْ یَأْمُرْ عِنْدَ الْمَوْتِ بِذَبْحٍ وَلَا بِغَیْرِهِ. بَلْ نَهٰی عَنْ

النِّيَاحَةِ وَاِظْهَارِ الْجَزْعِ، فَدَلَّتْ قَوَاعِدُ الشَّرِيْعَةِ عَلٰى اَنَّهٗ يُحْسِنُ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ اِظْهَارِ الْفَرْحِ بِوِلَادَتِهٖ ﷺ دُوْنَ اِظْهَارِ الْحُزْنِ فِيْهِ بِوَفَاتِهٖ."

سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد:۵۴، ۵۵...... سیوطی، الحاوی للفتاوی:۲۰۳

''بیشک آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہمارے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے اور آپ ﷺ کی وفات ہمارے لیے سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تاہم شریعت نے نعمت پر اِظہارِ شکر کا حکم دیا اور مصیبت پر صبر و سکون کرنے اور اُسے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ اِسی لیے شریعت نے ولادت کے موقع پر عقیقہ کا حکم دیا ہے اور یہ بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور ولادت پر خوشی کے اِظہار کی ایک صورت ہے، لیکن موت کے وقت جانور ذبح کرنے جیسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع وغیرہ سے بھی منع کر دیا ہے۔ لہٰذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہِ ربیع الاول میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم کا۔''

۳. وَظَهَرَ لِيْ تَخْرِيْجُهٗ عَلٰى أَصْلٍ آخَرَ، وَهُوَ مَا أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَقَّ عَنْ نَفْسِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ. مَعَ اَنَّهٗ قَدْ وَرَدَ أَنَّ جَدَّهٗ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ فِيْ سَابِعِ وِلَادَتِهٖ، وَالْعَقِيْقَةُ لَا تُعَادُ مَرَّةً ثَانِيَةً، فَيُحْمَلُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الَّذِيْ فَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِظْهَارًا لِلشُّكْرِ عَلٰى اِيْجَادِ

اللّٰہِ تَعَالٰی اِیَّاہُ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَتَشْرِیْفًا لِّاُمَّتِہٖ، کَمَا کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی نَفْسِہٖ لِذٰلِکَ فَیَسْتَحِبُّ لَنَا اَیْضًا اِظْھَارُ الشُّکْرِ بِمَوْلِدِہٖ بِاِجْتِمَاعِ الْاِخْوَانِ، وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ، وَ نَحْوُ مِنْ وُجُوْہِ الْقُرُبَاتِ وَاِظْھَارِ الْمَسَرَّاتِ.

سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۶۴، ۶۵..... سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۶

صالحی، سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱: ۳۶۷

زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، ۱: ۲۶۳، ۲۶۴

نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۷

’’یوم میلاد النبی ﷺ منانے کے حوالے سے ایک اور دلیل جو مجھ پر ظاہر ہوئی ہے وہ ہے جسے امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا باوجود اس کے کہ آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب آپ ﷺ کی پیدائش کے ساتویں روز آپ ﷺ کا عقیقہ کر چکے تھے۔ اور عقیقہ دو (۲) بار نہیں کیا جاتا۔ پس یہ واقعہ اسی چیز پر محمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ کا دوبارہ اپنا عقیقہ کرنا آپ ﷺ کا [illegible] کا اظہار تھا اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو [illegible] اور آپ ﷺ کی اُمت کے شرف کا باعث بنایا۔ [illegible] مستحب ہے کہ ہم بھی حضور نبی اکرم ﷺ [illegible] کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر [illegible]

اہل اسلام ہمیشہ سے حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے محافل میلاد کا اہتمام کرتے آئے ہیں

امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن ابی بکر قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب "ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری" امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ابی بکر قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (۸۵۱-۹۲۳ھ/۱۴۴۸-۱۵۱۷ء) میلاد النبی ﷺ منانے کے متعلق لکھتے ہیں:

"وَقَدْ رُؤِیَ أَبُوْلَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ فِی النَّوْمِ، فَقِیْلَ لَهٗ: مَا حَالُکَ؟ فَقَالَ: فِی النَّارِ، إِلَّا أَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِّیْ کُلَّ لَیْلَةِ اثْنَیْنِ، وَأَمُصُّ مِنْ بَیْنِ إِصْبَعَیَّ هَاتَیْنِ مَاءً. وَأَشَارَ بِرَأْسِ إِصْبَعِهٖ. وَأَنَّ ذٰلِکَ بِإِعْتَاقِیْ لِثُوَیْبَةَ عِنْدَمَا بَشَّرَتْنِیْ بِوِلَادَةِ النَّبِیِّ (ﷺ) وَبِإِرْضَاعِهَا لَهٗ.

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِیِّ: فَإِذَا کَانَ هٰذَا أَبُوْلَهَبٍ الْکَافِرُ الَّذِیْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ بِفَرْحِهٖ لَیْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٖ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّتِهٖ یُسَرُّ بِمَوْلِدِهٖ، وَیَبْذُلُ مَا تَصِلُ إِلَیْهِ قُدْرَتُهٗ فِیْ مَحَبَّتِهٖ ﷺ لَعَمْرِیْ! إِنَّمَا یَکُوْنُ جَزَاؤُهٗ مِنَ اللّٰهِ الْکَرِیْمِ أَنْ یُدْخِلَهٗ بِفَضْلِهِ الْعَمِیْمِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ.

وَلَا زَالَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ یَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ، وَیَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ، وَیَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْهِ بِأَنْوَاعِ

الصَّدَقَاتِ، وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ.
وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ، وَيُظْهِرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ
كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ.
وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِهٖ أَنَّهٗ أَمَانٌ فِيْ ذَالِكَ الْعَامِ،
وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ، فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً ا
اتَّخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ أَعْيَادًا لِيَكُوْنَ أَشَدَّ
عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَ أَعْيَاءُ دَاءٍ."

قسطلانی، المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، ۱: ۱۴۷، ۱۴۸

زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، ۱: ۲۶۰۔۲۶۳

نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ: ۲۳۳، ۲۳۴

"اور ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوشخبری دی اور اس نے آپ ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

"ابن جزری کہتے ہیں: پس جب حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں اُس ابولہب کے

عذاب میں بھی تخفیف کردی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل سورت) نازل ہوئی ہے، تو اُمت محمدیہ کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے حبیب مکرم ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے بے پناہ فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔

''ہمیشہ سے اہلِ اسلام حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے مہینے میں محافلِ میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں اور اِس ماہِ (ربیع الاول) کی راتوں میں صدقات و خیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اِظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بہرطور فیض یاب ہوتا ہے۔

''محافلِ میلاد شریف کے مجربات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اُس سال امن قائم رہتا ہے، نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہِ میلادِ النبی ﷺ کی راتوں کو (بھی) بہ طورِ عید منا کر اس کی شدتِ مرض میں اضافہ

کیا جس کے دل میں (بغضِ رسالت مآب ﷺ کے سبب پہلے ہی خطرناک) بیماری ہے۔"

اِمام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ماہِ ربیع الاوّل میں محافلِ میلاد منعقد کرنا، واقعاتِ پڑھنا، دعوتیں کرنا اور کثرت کے ساتھ صدقہ وخیرات کرنا، اَعمالِ صالحہ میں زیادتی کرنا اور خوشی کا اِظہار کرنا ہمیشہ سے سلف صالحین کا شیوہ رہا ہے۔ اوران اُمور کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمتوں وبرکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کے میلاد میں خوشی کرنا اور مال خرچ کرنا باعثِ اجر وثواب ہے

شیخ نصیرالدین بن الطباخ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نصیرالدین بن الطباخ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

- لَیْسَ هٰذَا مِنَ السُّنَنِ، وَلٰكِنْ اِذَا اُنْفِقَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَاُظْهِرَ السُّرُوْرُ فَرَحًا بِدُخُوْلِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْوُجُوْدِ وَاتُّخِذَ السِّمَاعُ الْخَالِیْ عَنِ اجْتِمَاعِ الْمُرْدَانِ وَاِنْشَادُ مَایُثِیْرُ نَارَ الشَّهْوَةِ مِنَ الْعِشْقِیَّاتِ وَالْمُشَوِّقَاتِ لِلشَّهَوَاتِ الدُّنْیَوِیَّةِ كَالْقَدِّ وَالْخَدِّ وَالْعَیْنِ وَالْحَاجِبِ، وَاِنْشَادُ مَایُشَوِّقُ اِلَى الْآخِرَةِ وَیُزَهِّدُ فِی الدُّنْیَا فَهٰذَا اِجْتِمَاعٌ حَسَنٌ یُثَابُ قَاصِدُ ذٰلِكَ وَفَاعِلُهٗ عَلَیْهِ، اِلَّا اَنَّ سُؤَالَ النَّاسِ مَافِیْ اَیْدِیْهِمْ بِذٰلِكَ فَقَطْ بِدُوْنِ ضَرُوْرَةٍ وَحَاجَةٍ سُؤَالٌ مَكْرُوْهٌ،

وَاجْتِمَاعُ الصُّلَحَاءِ فَقَطْ لِيَأْكُلُوا ذٰلِكَ الطَّعَامَ وَيَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَيُصَلُّوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُضَاعِفُ لَهُمُ الْقُرُبَاتُ وَالْمَثُوْبَاتُ.

صالحی، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱:۳۶۳

''یہ عمل سنن میں سے تو نہیں ہے لیکن اگر کوئی اس دن مال خرچ کرتا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے وجودِ مسعود کے ظہور پذیر ہونے کی خوشی مناتا ہے اور سماع محفل منعقد کرتا ہے جو کہ اجتماع نہ ہو جس میں لغویات جیسے شہوت انگیز گیت، دنیاوی عشق پر مبنی شاعری جس میں محبوب کے رُخساروں، آنکھوں، ابروؤں کا ذکر ہوتا ہے بلکہ ایسے اشعار ہوں جو کہ آخرت کی یاد دلائیں اور دنیا میں زُہد و تقویٰ اختیار کرنے کی طرف رغبت دلائیں تو ایسا اجتماع اچھا ہے اور ایسے اجتماع کرنے والا اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔ مگر اس اجتماع میں لوگوں کا بغیر حاجت اور ضرورت کے سوال کرنا مکروہ ہے اور اس اجتماع میں صالح لوگوں کا جمع ہونا۔ تا کہ وہ یہ ضیافت کھائیں اور اللہ کا ذکر کریں اور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجیں۔ اُن کے اجر و ثواب اور قربتِ الٰہیہ میں مزید اِضافہ کا موجب ہے۔''

حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے والا نجات اور سعادت کا مستحق ہے

امام جمال الدین بن عبدالرحمٰن بن عبدالملک الکتانی رحمۃ اللہ علیہ

امام جمال الدین بن عبدالرحمٰن بن عبدالملک الکتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُبَجَّلٌ مُكَرَّمٌ قُدِّسَ يَوْمُ وِلَادَتِهٖ وَشَرُفَ وَعَظُمَ وَكَانَ وُجُوْدُهٗ ﷺ مَبْدَأَ سَبَبِ النَّجَاةِ لِمَنِ اتَّبَعَهٗ وَتَقْلِيْلُ حَظِّ جَهَنَّمَ لِمَنْ أُعِدَّ لَهَا لِفَرْحِهٖ بِوِلَادَتِهٖ ﷺ وَتَمَّتْ بَرَكَاتُهٗ عَلٰى مَنِ اهْتَدٰى بِهٖ، فَشَابَهَ هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حَيْثُ أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا تُسَعَّرُ فِيْهِ جَهَنَّمُ، هٰكَذَا وَرَدَ عَنْهُ ﷺ فَمِنْ رُتَبِ الْوَلِيْمَةِ لِلْحُضُوْرِ."

صالحی، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ، ۱: ۳۶۴

"حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا دن بڑا ہی مقدس، بابرکت اور قابل تکریم ہے آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر ایک مسلمان اور آپ ﷺ کو ماننے والا آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی منائے تو وہ نجات و سعادت حاصل کر لیتا ہے، اور اگر یہی خوشی وہ منائے جو مسلمان نہیں اور دوزخ میں رہنے [illegible] آپ ﷺ [illegible] آپ ﷺ کی برکات [illegible]

اس لیے اس دن خوشی اور مسرت کا اظہار اور حسبِ توفیق خرچ کرنا اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا بہت ہی مناسب ہے۔"

میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کا فرمانا کہ جو ہم سے خوش ہوتا ہے، ہم اس سے خوش ہیں

علامہ ابن ظفر بیان فرماتے ہیں کہ امام یوسف بن علی بن زُریق شامی جو کہ اَصلاً مصری ہیں اور مصر کے شہر نجار میں پیدا ہوئے، جہاں وہ اپنے گھر میں میلاد النبی ﷺ کی محفل کا انعقاد کرتے تھے، نے کہا:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً، وَكَانَ لِيْ أَخٌ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى يُقَالُ لَهُ: اَلشَّيْخُ أَبُوْبَكْرٍ الْحَجَّارُ، فَرَأَيْتُ كَأَنَّنِيْ وَأَبَا بَكْرٍ هٰذَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ جَالِسَيْنَ، فَأَمْسَكَ أَبُوْبَكْرٍ لِحْيَةَ نَفْسِهٖ وَ فَرَقَهَا نِصْفَيْنِ، وَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ كَلَامًا لَمْ أَفْهَمْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُجِيْبًا لَهُ: لَوْلَا هٰذَا لَكَانَتْ هٰذِهٖ فِي النَّارِ. وَدَارَ إِلَيَّ، وَقَالَ: لَأَضْرِبَنَّكَ. وَكَانَ بِيَدِهٖ قَضِيْبٌ، فَقُلْتُ: لِأَيِّ شَيْءٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟

فَقَالَ: حَتّٰى لَا تُبْطَلَ الْمَوْلِدُ وَلَا السُّنَنُ.

قَالَ يُوْسُفُ: فَعَمِلْتُهٗ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً إِلَى الْآنَ.

قَالَ: وَسَمِعْتُ يُوْسُفَ الْمَذْكُوْرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَخِيْ أَبَابَكْرٍ الْحَجَّارَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ النَّشَّارَ يَقُوْلُ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ يَقُوْلُ لِيْ: قُلْ لَهُ يَبْطُلُهُ يَعْنِي الْمَوْلِدَ مَا عَلَيْكَ مِمَّنْ أَكَلَ وَمِمَّنْ لَمْ يَأْكُلْ. قَالَ: وَسَمِعْتُ شَيْخَنَا أَبَا عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ مُحَمَّدِ النُّعْمَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّيْخَ أَبَا مُوْسَى الزَّرْهُوْنِيْ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ فَذَكَرْتُ لَهُ مَا يَقُوْلُهُ الْفُقَهَاءُ فِيْ عَمَلِ الْوَلَائِمِ فِي الْمَوْلِدِ. فَقَالَ ﷺ: مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِهِ.

صالحی، سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد ﷺ، ۱: ۳۶۳

"میں نے بیس سال قبل حضور نبی اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی، شیخ ابو بکر جبار میرا دینی بھائی ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں اور ابو بکر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہیں۔ چنانچہ ابو بکر جبار نے خود اپنی داڑھی پکڑی اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور حضور ﷺ سے کوئی کلام کیا جو میں نہ سمجھ پایا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے جواب دیتے ہوئے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا تو یہ آگ میں ہوتی اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں تمہیں [illegible] آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، پس [illegible] یا رسول اللہ! کس چیز سے؟ آپ ﷺ نے [illegible] کیا جائے اور وہ سنتوں کا [illegible] میں گزشتہ میں [illegible]

سنا ہے: میں نے اپنے بھائی ابوبکر حجار سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں:
میں نے منصور نشار کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ مجھے فرما رہے تھے کہ میں اسے (یعنی یوسف علی) کو کہوں کہ وہ یہ عمل (میلاد کی خوشی میں دعوتِ طعام) ترک نہ کرے کوئی اس میں کچھ کھائے یا نہ کھائے، تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ (ابن ظفر) کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ ابوعبداللہ بن ابی محمد نعمان کو سنا: میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے وہ تمام باتیں ذکر کر دیں جو کہ فقہاء میلاد کی ضیافت کے بارے میں کہتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”جو ہم سے خوش ہوتا ہے، ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔“

محافل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام ہمیشہ سے مسلمانوں کا عمل ہے

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف المالکی الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ۔۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء) سیرت طیبہ کی معروف کتاب المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ کی شرح میں فرماتے ہیں:

إستمر أهل الإسلام بعد القرون الثلاثة التي شهد المصطفى ﷺ بخيريتها، فهو بدعة. وفي أنها حسنة، قال السيوطي: وهو مقتضى كلام ابن الحاج في مدخله

فَإِنَّهُ إِنَّمَا ذَمَّ مَا احْتَوىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ مَعَ تَصْرِيْحِهٖ قَبْلَ بِأَنَّهُ يَنْبَغِيْ تَخْصِيْصُ هٰذَا الشَّهْرِ بِزِيَادَةِ فِعْلِ الْبِرِّ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَاتِ وَالْخَيْرَاتِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ. وَهٰذَا هُوَ عَمَلُ الْمَوْلِدِ مُسْتَحْسَنٌ وَالْحَافِظُ أَبِي الْخَطَّابِ بْنِ دِحْيَةَ أَلَّفَ فِيْ ذَالِكَ "اَلتَّنْوِيْرُ فِيْ مَوْلِدِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ" فَأَجَازَهُ الْمَلِكُ الْمُظَفَّرُ صَاحِبُ إِرْبَلَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ، وَاخْتَارَهُ أَبُو الطَّيِّبِ السَّبْتِيُّ نَزِيْلُ قُوْصَ وَهٰؤُلَاءِ مِنْ أَجِلَّةِ الْمَالِكِيَّةِ أَوْ مَذْمُوْمَةٍ وَعَلَيْهِ التَّاجُ اَلْفَاكِهَانِيُّ وَتَكَفَّلَ السُّيُوْطِيُّ، لِرَدِّهِ أُسْعِدَ إِلَيْهِ حَرْفًا حَرْفًا وَالْأَوَّلُ أَظْهَرُ، لِمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ الْكَثِيْرِ.

يَحْتَفِلُوْنَ يَهْتَمُّوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِأَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ بِهٖ، وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ قِصَّةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ. (١)

(١) [illegible] المواهب اللدنية مع شرح [illegible] ١: ٢٦١، ٢٦٢

[illegible] (جیسے حضور نبی اکرم [illegible]

[illegible] میلاد النبی [illegible]

[illegible] (الف) [illegible]

[illegible]

اگرچہ انھوں نے ان محافل میں دَر آنے والی ممنوعات (محرمات) کی مذمت کی ہے، لیکن اس سے پہلے تصریح فرمادی ہے کہ اس ماہِ مبارک کو اَعمالِ صالحہ اور صدقہ وخیرات کی کثرت اور دیگر اچھے کاموں کے لیے خاص کر دینا چاہیے۔ میلاد منانے کا یہی طریقہ پسندیدہ ہے۔ حافظ ابوخطاب بن دحیہ کا بھی یہی موقف ہے جنھوں نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب ''التنویر فی المولد البشیر والنذیر'' تالیف فرمائی جس پر مظفر شاہِ اِربل نے انھیں ایک ہزار دینار (بطورِ انعام) پیش کیے۔ اور یہی رائے ابوطیب سبتی کی ہے جو قوص کے رہنے والے تھے۔ یہ تمام علماء جلیل القدر مالکی ائمہ میں سے ہیں۔ یا پھر یہ (عمل مذکور) بدعتِ مذمومہ ہے جیسا کہ تاج فاکہانی کی رائے ہے۔ لیکن امام سیوطی نے ان کی طرف منسوب عبارات کا حرف بہ حرف رَدّ فرمایا ہے۔ (بہرحال) پہلا قول ہی زیادہ راجح اور واضح تر ہے۔ بایں وجہ یہ اپنے دامن میں خیر کثیر رکھتا ہے۔

''لوگ (آج بھی) ماہِ میلاد النبی ﷺ میں اجتماعات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات وخیرات دیتے ہیں اور خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کثرت کے ساتھ نیکیاں کرتے ہیں اور مولود شریف کے واقعات پڑھنے کا اِہتمام کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی خصوصی برکات اور بے پناہ فضل وکرم اُن پر ظاہر ہوتا ہے۔''

میلاد النبی ﷺ میں تقسیم کیے گئے چنے

حضور ﷺ کا پسند فرمانا

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

قطب الدین احمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۱۴ـ۱۱۷۴ھ) کے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۵۴ـ۱۱۳۱ھ) فرماتے ہیں:

كُنْتُ أَصْنَعُ فِيْ أَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَفْتَحْ لِيْ سَنَةً مِنَ السِّنِيْنَ شَيْءٌ أَصْنَعُ بِهِ طَعَامًا، فَلَمْ أَجِدْ إِلَّا حِمَّصًا مَقْلِيًّا فَقَسَمْتُهُ بَيْنَ النَّاسِ، فَرَأَيْتُهُ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ هٰذَا الْحِمَّصُ مُتَبَهِّجًا بَشَاشًا.

شاہ ولی اللہ، الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ: ۴۰

"میں ہر سال حضور ﷺ کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا، لیکن ایک سال (بوجہ عسرت شاندار) کھانے کا اہتمام نہ کرسکا تو میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کردیے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ [illegible] فرما رہے ہیں۔"

[illegible] اور علماء فکر میں یکساں مقبول و مستند ہستی شاہ ولی اللہ [illegible] اپنا خواب بیان کر رہا ہے اس کی صحت اور حسب

میلاد النبی ﷺ میں جتنا ہدیہ درود وسلام اور طعام کا نذرانہ پیش کیا جائے، اتنا ہی باعثِ برکت ہے

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

خاندان حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے آفتابِ روشن رئیس المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۵۹۔۱۲۳۹ھ/ ۱۷۴۵۔۱۸۲۴ء) اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

وَبَرَكَةُ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهِ اِبْتِدَاءً وَبِنَشْرِ بَرَكَاتِهٖ ﷺ عَلَى الْاُمَّةِ حَسْبَ مَا يَبْلُغُ عَلَيْهِ مِنْ هَدَايَا الصَّلٰوةِ وَالْاِطْعَامَاتِ مَعًا.

عبدالعزیز محدث دہلوی، فتاویٰ، ۱: ۱۲۳

"اور ماہِ ربیع الاول کی برکت حضور نبی اکرم ﷺ کی میلاد شریف کی وجہ سے ہے۔ جتنا اُمت کی طرف سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود وسلام اور طعاموں کا نذرانہ پیش کیا جائے اُتنا ہی آپ ﷺ کی برکتوں کا اُن پر نزول ہوتا ہے۔"

میلاد النبی ﷺ کی خوشی کرنے والا مستحق اجر وثواب ہے

سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ

سید احمد بن زینی دحلان حسنی ہاشمی قرشی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۳۲۔۱۳۰۴ھ) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ کے مفتی تھے اور اپنے معاصر علمائے حجاز میں بلند رتبہ پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ہر موضوع پر قلم اٹھایا اور

۳۵ سے زائد کتب و رسائل لکھے۔ آپ نے ''السیرۃ النبویۃ (۱: ۵۳، ۵۴)'' میں ائمہ و علماء کے اقوال نقل کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانے پر تو ایک کافر بھی جزا سے محروم نہیں رہتا تو توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا۔ میلاد شریف منانے والے کے نیک مقاصد اور دلی خواہشات جلد پایہ تکمیل تک پہنچتی ہیں۔

میلاد النبی ﷺ پر جو اپنی توفیق کے مطابق خرچ کرے، کیونکر نہ اعلیٰ درجہ کو پہنچے گا

مولانا ابو الحسنات محمد عبدالحیی فرنگی محلی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ابو الحسنات محمد عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۶۴ـ۱۳۰۴ھ) (۱۸۴۸ـ۱۸۸۶ء) میلاد النبی ﷺ منانے کے متعلق لکھتے ہیں:

''پس جب ابولہب ایسے کافر پر آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرے اور اپنی قدرت کے موافق آپ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے کیونکر اعلیٰ مرتبہ کو نہ پہنچے گا، جیسا کہ ابن جوزی (۵۱۰ـ۵۹۷ھ) اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸ـ [illegible]) [illegible]''

([illegible] مجموعہ فتاویٰ، ۲: ۲۸۲)

[illegible] رکھنا چاہیے

[illegible] کرنے کے بارے

آپ لکھتے ہیں:

''جس زمانے میں بہ طرزِ مندوب محفل میلاد کی جائے باعثِ ثواب ہے اور حرمین ، بصرہ، شام، یمن اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشی اور محفلِ میلاد اور کارِ خیر کرتے ہیں اور قرات اور سماعت میلاد میں اہتمام کرتے ہیں۔ اور ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی ان ممالک میں میلاد کی محفلیں ہوتی ہیں اور یہ اعتقاد نہ کرنا چاہیے کہ ربیع الاول ہی میں میلاد شریف کیا جائے گا تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔''

(عبدالحی ، مجموعہ فتاویٰ، ۲: ۲۸۳)

الحمد للہ اہلسنّت وجماعت کے ہر جلسہ کا عنوان تقریباً سارا سال ہی محفل میلاد النبی ﷺ ، جلسہ عید میلاد النبی ﷺ ، میلاد النبی ﷺ کانفرنس ، میلاد النبی ﷺ سیمینار ہوتا ہے۔ یعنی سارا سال ہی ہمارے اشتہارات ، بینرز کی پیشانیاں اسی مقدس عنوان سے چمکتی رہتی ہیں۔ اور ان شاء اللہ چمکتی رہیں گی۔

خدا اہلسنّت کو آباد رکھے
محمد (ﷺ) کا میلاد ہوتا رہے گا

شب میلاد شب قدر سے افضل ہے، جس سال میں میلاد منایا جاتا ہے، اس سال امن قائم رہتا ہے

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

عالم عرب کے معروف محدث وسیرت نگار امام یوسف بن اسماعیل بن یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۶۵ھ۔۱۳۵۰ھ) نے ''حجۃ اللہ علی العالمین فی

معجزات سید المرسلین ﷺ" میں اجتماع الناس لقراءۃ قصۃ مولد النبی ﷺ کے عنوان سے ایک فصل قائم کی ہے۔اس میں اُنھوں نے میلاد شریف کے بارے میں مختلف ائمہ وعلماء کے اقوال نقل کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ محفل میلاد شریف کا انعقاد صحیح اور مطلوب عمل ہے۔ایک دوسری کتاب "الانوار المحمدیۃ من المواھب اللدنیۃ" میں امام نبہانی لکھتے ہیں:

وَلَيْلَةُ مَوْلِدِهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. وَوُلِدَ ﷺ فِي مَكَّةَ فِي الدَّارِ الَّتِيْ كَانَتْ لِمُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ. وَأَرْضَعَتْهُ ﷺ ثُوَيْبَةُ عَتِيْقَةُ أَبِيْ لَهَبٍ، أَعْتَقَهَا حِيْنَ بَشَّرَتْهُ بِوِلَادَتِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

وَقَدْ رُؤِيَ أَبُوْلَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ فِي النَّوْمِ، فَقِيْلَ لَهٗ: مَا حَالُكَ؟ فَقَالَ: فِي النَّارِ، إِلَّا أَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِّيْ كُلَّ لَيْلَةِ اثْنَيْنِ وَأَمُصُّ مِنْ بَيْنِ إِصْبَعِيْ هَاتَيْنِ مَاءً. وَأَشَارَ بِرَأْسِ إِصْبَعِهٖ. وَأَنَّ ذٰلِكَ بِإِعْتَاقِيْ لِثُوَيْبَةَ عِنْدَمَا بَشَّرَتْنِيْ بِوِلَادَةِ النَّبِيِّ (ﷺ) وَبِإِرْضَاعِهَا لَهٗ.

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: فَإِذَا كَانَ أَبُوْلَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِيْ نَزَلَ [illegible] جُوْزِيَ فِي النَّارِ بِفَرْحِهٖ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ [illegible] الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّةِ النَّبِيِّ يُسَرُّ بِمَوْلِدِهٖ، [illegible] فِيْ مَحَبَّتِهٖ ﷺ لَعَمْرِيْ إِنَّمَا [illegible] أَنْ يُدْخِلَهُ بِفَضْلِهِ الْعَمِيْمِ [illegible]

وَلَا زَالَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِأَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ، وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ. وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ، وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ.

وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهٖ أَنَّهٗ أَمَانٌ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ، وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ، فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا اتَّخَذَ لَيَالِي شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ أَعْيَادًا لِيَكُوْنَ أَشَدَّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَ أَعْيَادَاءِ."

(نبہانی، الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ: ۲۸، ۲۹)

''اور شبِ میلاد شبِ قدر سے افضل ہے۔ اور آپ ﷺ مکہ کے اُس گھر میں پیدا ہوئے جو محمد بن یوسف کی ملکیت ہے۔ اور ابولہب کی باندی ثویبہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا اور جب اُس نے آپ ﷺ کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابولہب نے اُسے آزاد کر دیا۔

''اور ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور، اُنگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ، میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے

ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوشخبری دی اور اس نے آپ ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

''ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پس جب حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں اُس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کردی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل سورت) نازل ہوئی ہے، تو اُمت محمدیہ کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے حبیب مکرم ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے بے پناہ فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔

''ہمیشہ سے اہل اسلام حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے مہینے میں محافلِ میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں اور اِس ماہ (ربیع الاول) کی راتوں میں صدقات و خیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے جلسے کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بہر [illegible] یاب ہوتا ہے۔

[illegible] میلاد شریف کے مجربات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس

سال میلاد منایا جائے اُس سال امن قائم رہتا ہے، نیز (یہ عمل)
نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔
پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہِ میلاد النبی ﷺ
کی راتوں کو (بھی) بہ طور عید منایا۔"

ہمارے دور کا نیا مگر بہترین عمل میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانا ہے

شیخ محمد رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

عظیم سیرت نگار و مؤرخ شیخ محمد رضا مصری نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ" میں تمام عالم اسلام کے تناظر میں انعقاد میلاد کے بارے میں تاریخی جائزہ لیا ہے اور دنیا بھر میں وقوع پذیر ہونے والی تقریباتِ میلاد کے اَحوال تین صفحات پر رقم کیے ہیں۔ ان صفحات کا ترجمہ درج ذیل ہے:

"امام نووی (۶۳۱۔۶۷۷ھ / ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء) کے شیخ امام ابوشامہ (۵۹۹۔ ۶۶۵ھ / ۱۲۰۲۔۱۲۶۷ء) فرماتے ہیں کہ ہمارے دور کا نیا مگر بہترین عمل حضور نبی اکرم ﷺ کے یوم ولادت کا جشن منانے کا عمل ہے جس میں اس مبارک خوشی کی مناسبت سے صدقہ و خیرات، محفلوں کی زیبائش و آرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔ یہ مبارک تقریبات فقراء سے حسنِ سلوک کے علاوہ اُمتیوں کی حضور ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت اور اہلِ محفل کے دل میں آپ ﷺ کی فضیلت وعظمت کی پختگی اور آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجنے والے کے قلبی شکر و امتنان کا احساس دلاتی ہیں۔

تمام ممالک میں مسلمان عید میلاد النبی مناتے چلے آرہے ہیں

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (۸۳۱-۹۰۲ھ/۱۴۲۸-۱۴۹۷ء) فرماتے ہیں:

میلاد شریف کا رواج تین صدی بعد ہوا ہے۔ اس کے بعد سے تمام ممالک و امصار میں مسلمانانِ عالم عید میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آرہے ہیں، وہ ان دنوں میں خیرات وصدقات کرتے اور میلاد النبی ﷺ کی مجالس منعقد کرتے ہیں جن کی برکتوں سے ان پر حق تعالیٰ کا عام فضل وکرم ہوتا ہے۔

میلاد النبی ﷺ کے اہتمام سے سال بھر امن و عافیت رہتی ہے

علامہ ابن جوزی (۵۱۰-۵۷۹ھ/۱۱۱۶-۱۲۰۱ء) فرماتے ہیں کہ:

میلاد شریف کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے سال بھر امن وعافیت رہتی ہے اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں جلد کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔

سلاطین اسلام میں میلاد النبی ﷺ کو رائج کرنے والے

[illegible] ابوسعید نہایت سخی، جواں مرد، فیاض طبع، دانا اور منصف مزاج تھے [illegible] اسلام میں اس طریقہ کو رائج کرنے والے سب سے پہلے شاہ [illegible] تھے جن کی فرمائش پر حافظ ابن دحیہ نے اس موضوع پر [illegible] تالیف کی تھی۔ اس پر شاہ نے [illegible] اسی سلطان نے سب سے [illegible]

پہلے جشن میلاد النبی ﷺ منعقد فرمایا تھا، وہ ہر سال ماہِ ربیع الاول میں یہ جشن انتہائی اہتمام کے ساتھ بہت اعلیٰ پیمانے پر منایا کرتے تھے۔ وہ طبعًا نہایت سخی، جواں مرد، شیر دل، فیاض طبع، نہایت زیرک، دانا اور منصف مزاج تھے۔ کہا گیا ہے کہ وہ ہر سال جشنِ میلاد پر تین لاکھ (۳,۰۰,۰۰۰) دینار خرچ کیا کرتے تھے۔

شاہِ تلمسان سلطان ابوحموموسیٰ (۷۲۳۔۷۹۱ھ/۱۳۲۳ء) بھی عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم الشان جشن منایا کرتے تھے جیسا کہ ان کے زمانہ میں اور ان سے قبل مغرب اقصیٰ واندلس کے سلاطین بھی منایا کرتے تھے۔ سلطان ابوحمو کے جشن کی تفصیل حافظ سید ابوعبداللہ تلمسانی نے اپنی کتاب راح الارواح فیما قالہ مولی ابو حمو من الشعر وقیل فیہ من الامداح (سلطان ابوحمواور دوسروں کے فرمودہ منقبتی اشعار میں ارواح انسانی کے لیے راحت وسکون ہے) میں بیان کی ہے۔

مؤلف نے بیان کیا ہے کہ سلطان تلمسان صاحب رائے معززین کے مشورہ سے شبِ میلاد النبی ﷺ ایک عام دعوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے جس میں بلا استثناء ہر خاص وعام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی۔ اس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش پھول دار چادریں بچھائی جاتیں۔ سنہرے کارچوبی غلافوں والے گاؤ تکیے لگائے جاتے تھے۔ ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمع دان روشن کیے جاتے تھے۔ بڑے بڑے دسترخوان بچھائے جاتے تھے۔ بڑے بڑے گول اور خوش نما نصب شدہ بخور دانوں میں بخور

سجایا جاتا تھا، جو دیکھنے والوں کو پگھلایا ہوا سونا معلوم ہوتا تھا۔
پھر تمام حاضرین کے سامنے انواع واقسام کے کھانے چنے جاتے تھے، معلوم ہوتا تھا کہ موسم بہار میں رنگا رنگ پھول کھلے ہوئے ہیں، ایسے کھانے جن کی طرف دل کو رغبت ہو اور جنہیں دیکھ کر آنکھیں لذت اندوز ہوں۔ ان محفلوں میں اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی تھیں جن کی مہک سے فضاء معطر ہو جاتی تھی۔ مہمانوں کو حسب مراتب ترتیب وار بٹھایا جاتا تھا، یہ ترتیب جشن کی مناسبت سے دی جاتی تھی۔ حاضرین پر عظمتِ نبوت کا جلال و وقار چھایا رہتا تھا۔ انعقادِ محفل کے بعد سامعین حضور ﷺ کے مناقب وفضائل اور ایسے پاکیزہ خیالات ونصائح سنتے جو انہیں گناہوں سے توبہ کی طرف راغب کرتے۔ خطباء، اسلوبِ بیان کے [illegible] اور خطاب کے تنوعات سے سامعین کے قلوب کو گرماتے اور سامعین کو لذت اندوز کرتے تھے۔

[illegible] مسلمانانِ عالم اپنے اپنے شہروں میں میلاد کی [illegible] مصر کے علاقوں میں یہ محفلیں مسلسل [illegible] میلادِ نبوی ﷺ سے متعلق [illegible] فقراء ومساکین میں خیرات تقسیم کی [illegible]

گزرتا ہے۔ یہ جلوس مقاماتِ غوریہ، اشرقیہ، کوئلہ بازار اور حسینیہ سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان پر ختم ہوتا ہے۔ ان راستوں پر ہجوم بڑھتا جاتا ہے، جلوس کے آگے پولیس کے سوار دستے ہوتے ہیں اور دونوں طرف فوج کے کچھ افسر ہوتے ہیں۔ مصر میں یہ مبارک دن حکومت کی طرف سے منایا جاتا ہے۔ چنانچہ عباسیہ میں وزراء و حکام کے لیے شامیانے نصب کیے جاتے ہیں اور خود شاہِ وقت اور ان کے نائب جلسہ گاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ شاہ کے پہنچنے پر فوج سلامی دیتی ہے، پھر وہ شامیانے میں داخل ہوتے ہیں اور پھر صوفیاء اور مشائخ طریقت اپنے اپنے جھنڈے لیے وہاں حاضر ہو کر ذکر میلاد النبی ﷺ سماعت فرماتے ہیں۔ ختم محفل پر حاکم مصر میلاد کا بیان کرنے والے کو شاہانہ خلعت عطا فرماتے ہیں، پھر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے اور شربت پلایا جاتا ہے۔ اس کے بعد توپوں کی گونج میں شاہانہ سواری مراجعت فرما ہوتی ہے، پھر شام کے وقت خیموں پر نصب شدہ قمقمے روشن کیے جاتے ہیں۔ بہترین آتش بازی چھوڑی جاتی ہے۔ اس دن تمام دفاتر میں تعطیل ہوتی ہے۔ نیز بمقام مشہد حسینی کمشنرِ مصر کی موجودگی میں سیرت النبی ﷺ کا بیان ہوتا ہے۔ آج کل مذہبی علماء اور بیدار مغز حکام کی توجہات و مساعی جمیلہ سے بیشتر مروجہ بدعتوں کو دور کیا جا رہا ہے۔

یہ جشن میلاد النبی ﷺ کے اہتمام کا بیان کیا گیا ہے، ساتھ ہی

ہم حکام وقت سے مسلسل یہ مطالبہ کرتے رہتے ہیں یہ وہ ہر برائی جو دین کے خلاف ہے اور وہ تمام غیر ضروری باتیں جو ان مبارک مجالس کے موقعوں پر رواج پا گئی ہیں انھیں سختی سے روک دیا جائے کیونکہ یہ باتیں اسلام کی خوبیوں کو داغ دار بنا دیتی ہیں اور مجالسِ میلاد کے انعقاد کے پاکیزہ مقاصد کو مفاسد سے آلودہ کر دیتی ہیں۔"

(محمد رضا، محمد رسول اللہ ﷺ: ۲۶۔۲۸)

ہمارے زمانہ میں سب سے اچھا کام میلاد النبی ﷺ کا اہتمام ہے

امام شہاب الدین المعروف ابو شامہ رحمۃ اللہ علیہ

امام شہاب الدین المعروف ابو شامہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو جلیل القدر محدث ہیں اور بڑے عظیم القدر فقہاء اور محدثین کے استاذ ہیں، آپ میلاد النبی ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

[illegible] زمانے میں جو اچھا کام کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال [illegible] کی ولادت کے موافق ہو اس میں صدقات [illegible] کی نعت پڑھی جاتی ہے اور زینت و [illegible] ساتھ یہ بھی ہے کہ

([illegible] ص ۲۵۲)

نیز اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"حضور ﷺ کی محبت پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ یہ کام کرنے والے کے دل میں حضور کی عظمت موجزن ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ہے جو اس نے اپنے محبوب ﷺ کو مبعوث فرما کر کیا۔ وہ ذات کہ جس نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

(الباعث علی انکار البدع والحوادث، ص ۲۳)

میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں کھانا کھلانا، صحیح روایات سے واقعات سنانا باعثِ اجر وثواب ہے

امام نصیر الدین بن الطباخ رحمۃ اللہ علیہ

امام نصیر الدین بن الطباخ رحمۃ اللہ علیہ محفلِ میلاد منانے والے شخص کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"اِذَا اَنۡفَقَ الۡمُنۡفِقُ تِلۡکَ اللَّیۡلَۃِ وَ جَمَعَ جَمۡعًا اَطۡعَمَھُمۡ مَا یَجُوۡزُ اِطۡعَامُہٗ وَ اِسۡمَعَھُمۡ لِلۡاٰخِرَۃِ مَلۡبُوۡسًا کُلُّ ذَالِکَ سُرُوۡرًا بِمَوۡلِدِہٖ ﷺ بِجَمِیۡعِ ذَالِکَ جَائِزٌ وَ یُثَابُ فَاعِلُہٗ اِذَا حَسُنَ الۡقَصۡدِ."

"کسی شخص نے میلاد کی شب لوگوں کو جمع کیا، انہیں حلال وطیب کھانے کھلائے اور صحیح روایات سے ثابت واقعات سنانے کا اہتمام کیا۔ اگر یہ سب کچھ میلاد پاک کی خوشی میں ہے، اور اس کی

نیت صحیح ہے تو یہ سب کچھ جائز ہے اور ایسا کرنے والے کو ثواب ملے گا۔" (سبل الہدیٰ، جلد ۱، صفحہ ۴۴۲)

میلاد النبی ﷺ کا اہتمام بدعتِ حسنہ ہے

امام ظہیر الدین جعفر المصری رحمۃ اللہ علیہ

مصر کے ایک معتبر عظیم محدث و فقیہ امام ظہیر الدین جعفر المصری رحمۃ اللہ علیہ محافل میلاد کے بارے میں روح پرور ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"هٰذَا الفِعْلُ لَمْ يَقَعْ فِي الصَّدْرِ الْاَوَّلِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ مَعَ تَعْظِيْمِهِمْ وَ حُبِّهِمْ لَهُ اِعْظَامًا وَ مَحَبَّةً لَا يَبْلُغُ جَمْعُنَا الْوَاحِدُ مِنْهُمْ وَلَا ذَرَّةٍ مِنْهُ، وَ هِيَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ اِذَا قَصَدَ فَاعِلُهَا جَمْعَ الصَّالِحِيْنَ وَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِيْنَ وَ هٰذَا الْقَدْرُ يُثَابُ عَلَيْهِ بِهٰذَا الشَّرْطِ فِي كُلِّ وَقْتٍ۔"

"محافل میلاد کے انعقاد کا سلسلہ پہلی صدی ہجری میں شروع نہیں ہوا۔ اگرچہ ہمارے اسلاف صالحین عشق رسول ﷺ سے اس [illegible] کہ ہم سب کا عشق و محبت ان بزرگانِ دین میں سے [illegible] ﷺ کو نہیں پہنچ سکتا۔ میلاد کا انعقاد [illegible] اہتمام کرنے والا صالحین کو جمع کرے [illegible] طعام کا بندوبست کرے۔ [illegible] ثواب ہوگا۔"

([illegible] ۴۴۲)

میلاد شریف سننے کے لیے جمع ہونا اعظم عبادات سے ہے

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ، صاحب فتاویٰ شامی

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ملک شام کے انتہائی معتبر عالم دین تھے۔ آپ سرکارِ دو عالم ﷺ کے میلاد شریف کی محافل منعقد کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"رسول اللہ ﷺ کے میلاد شریف کو سننے کے لیے جمع ہونا اعظم عبادات سے ہے کیونکہ میلاد شریف میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر بار بار ہوتا ہے اور آپ کا ذکر آپ کے قرب اور آپ کی محبت کا ذریعہ ہے۔"

(مسئلہ عید میلاد اور علمائے وہابیہ)

برکاتِ میلاد بزبانِ محمد بن عبدالوہاب

جماعت غیر مقلدین کے بانی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی (۱۱۶۵۔ ۱۲۴۲ھ) کی کتاب "مختصر سیرة الرسول ﷺ" کی شرح کرتے ہوئے اُس کا بیٹا عبداللہ بن محمد اپنی کتاب "مختصر سیرة الرسول ﷺ" میں میلاد شریف کی بابت لکھتا ہے:

وَأَرْضَعَتْهُ ﷺ ثُوَيْبَةُ عَتِيقَةُ أَبِيْ لَهَبٍ أَعْتَقَهَا حِيْنَ بَشَّرَتْهُ بِوِلَادَتِهِ ﷺ. وَقَدْ رُؤِيَ أَبُوْلَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهِ فِي النَّوْمِ، فَقِيْلَ لَهُ: مَاحَالُكَ؟ فَقَالَ: فِي النَّارِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِّيْ كُلَّ اِثْنَيْنِ، وَأَمُصُّ مِنْ بَيْنِ إِصْبَعِيْ هَاتَيْنِ مَاءً. وَأَشَارَ بِرَأْسِ إِصْبَعِهِ. وَأَنَّ ذٰلِكَ بِإِعْتَاقِيْ لِثُوَيْبَةَ عِنْدَ مَا بَشَّرَتْنِيْ بِوِلَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَبِإِرْضَاعِهَا لَهُ.

[illegible] فَإِذَا كَانَ هٰذَا أَبُوْلَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِيْ [illegible] بِفَرْحِهِ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِهِ، [illegible] أُمَّتِهِ يُسَرُّ بِمَوْلِدِهِ (۱)

[illegible] اور رجب

اُس نے آپ ﷺ کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابولہب نے اُسے آزاد کر دیا۔ اور ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر سوموار کو (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور، انگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ، میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں)، اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوشخبری دی اور اس نے آپ ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

''ابن جوزی کہتے ہیں: پس جب حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں ہر شبِ میلاد اُس ابولہب کو بھی جزا دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو آپ ﷺ کی اُمت کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے۔''

اس دن کو اہتمام سے منانا اور تعظیم کرنا اجرِ عظیم کا باعث ہو سکتا ہے

شیخ ابن تیمیہ

غیر مقلدین کے امام عرب دنیا کے باشندے شیخ ابوالعباس تقی الدین المعروف علامہ ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

وَ كَذٰلِكَ مَا يُحْدِثُهُ بَعْضُ النَّاسِ اِمَّا مُضَاهَاةً لِلنَّصَارٰى فِىْ مِيْلَادِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اِمَّا مَحَبَّةً لِلنَّبِيِّ ﷺ وَ تَعْظِيْمًا لَهُ وَاللّٰهُ قَدْ يُثِيْبُهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الْمَحَبَّةِ وَ الْاِجْتِهَادِ.

(اقتضاء الصراط المستقیم۔ص ۲۹۴)

"عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا دن مناتے ہیں۔ اسی طرح ان کی دیکھا دیکھی یا حضور ﷺ کی محبت و تعظیم کے باعث بعض لوگ ولادت با سعادت کا دن مناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس پیار و محبت اور اہتمام و کوشش پر جزا دینے والا ہے۔"

اور [illegible] ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

[illegible] وَ اتِّخَاذِهٖ مَوْسِمًا. قَدْ يَفْعَلُهُ بَعْضُ النَّاسِ [illegible] لِحُسْنِ قَصْدِهٖ وَ تَعْظِيْمِهٖ

[illegible] اجر عظیم [illegible] حسن نیت اور [illegible]

ایامِ ماہِ ربیع الاوّل خالی نہ چھوڑیں ذکرِ ولادت ووفات آنحضرت کریں

نواب صدیق حسن خان بھوپالی

غیر مقلدین کے نامور عالم دین نواب صدیق حسن خان بھوپالی (م۱۳۰۷ھ) میلاد شریف منانے کی بابت لکھتے ہیں:

''اِس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکرِ حضرت (ﷺ) نہیں کر سکتے تو ہر اُسبوع (ہفتہ) یا ہر ماہ میں التزام اس کا کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت وسمت ودل وہدی وولادت ووفات آنحضرت کا کریں۔ پھر ایام ماہِ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اوراُن روایات واخبار وآثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں۔''

(بھوپالی، الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ:۵)

میلاد کا حال سن کر جسے فرحت حاصل نہ ہو وہ مسلمان نہیں

نواب صدیق حسن صاحب مزید لکھتے ہیں:

''جس کو حضرت (ﷺ) کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اِس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔''

(بھوپالی، الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ:۱۲)

محافل میلاد کرنے والوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا نیکی نہیں، گناہ ہے

علامہ نواب وحید الزماں

مشہور غیر مقلد عالم دین علامہ نواب وحید الزماں (م ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء) میلاد شریف کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وَكَذٰلِكَ مَنْ يَزْجُرُ النَّاسَ بِالْعُنْفِ وَالتَّشَدُّدِ عَلٰى سِمَاعِ الْغِنَاءِ أَوِ الْمَزَامِيْرِ أَوْ عَقْدِ مَجْلِسٍ لِلْمِيْلَادِ أَوْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ الْمَرْسُوْمَةِ وَيُفَسِّقُهُمْ أَوْ يُكَفِّرُهُمْ عَلٰى هٰذَا.(۱)

"ایسے ہی لوگوں کو سماع، غناء یا مزامیر یا محفلِ میلاد منعقد کرنے یا مروّجہ فاتحہ پڑھنے پر ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے یا اُن کے فسق یا اُن کے کفر پر ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور تشدد کرنا نیکی کی بجائے گناہ حاصل کرنا ہے۔"

(وحید الزماں، ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی، ص ۱۱۹)

(مسئلہ عید میلاد اور علماء و مشائخ دیو بند)

محافل میلاد منکراتِ شرعیہ سے خالی اور خلوصِ نیت سے ہوں تو باعثِ اجر و ثواب ہیں

مولانا احمد علی سہارن پوری دیو بندی

مولانا احمد علی محدث سہارن پوری دیو بندی (م۱۲۹۷ھ) میلاد میں شریک ہونے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اِنَّ ذِكْرَ الْوِلَادَةِ الشَّرِيْفَةِ لِسَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِرِوَايَاتٍ صَحِيْحَةٍ فِيْ أَوْقَاتٍ خَالِيَةٍ عَنْ وَظَائِفِ الْعِبَادَاتِ الْوَاجِبَاتِ وَ بِكَيْفِيَّاتٍ لَمْ تَكُنْ مُخَالِفَةً عَنْ طَرِيْقَةِ الصَّحَابَةِ وَأَهْلِ الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهَا بِالْخَيْرِ، وَبِالْاِعْتِقَادَاتِ الَّتِيْ مُوْهِمَةٌ بِالشِّرْكِ وَالْبِدْعَةِ وَبِالْآدَابِ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مُخَالَفَةً عَنْ سِيْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّتِيْ هِيَ مِصْدَاقُ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ وَفِيْ مَجَالِسَ خَالِيَةٍ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ الشَّرْعِيَّةِ مُوْجِبٌ لِلْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ بِشَرْطِ أَنْ يَكُوْنَ مَقْرُوْنًا بِصِدْقِ النِّيَّةِ وَالْاِخْلَاصِ وَاعْتِقَادِ كَوْنِهٖ دَاخِلًا فِيْ جُمْلَةِ الْاَذْكَارِ

الْحَسَنَةِ الْمَنْدُوْبَةِ غَيْرَ مُقَيَّدٍ بِوَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ. فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ لَانَعْلَمُ أَحَدً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ يَحْكُمَ عَلَيْهِ بِكَوْنِهٖ غَيْرَ مَشْرُوْعٍ أَوْبِدْعَةٍ.(۱)

"سیدنا رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایت سے ان اوقات میں جو عباداتِ واجبہ سے خالی ہوں، ان کیفیات سے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان اہلِ قرونِ ثلاثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت (ﷺ) نے دی ہے، ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں، ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ ہوں جو حضرت (ﷺ) کے ارشاد "ماأنا علیه وأصحابی" کے مصداق ہے، ان مجالس میں جو منکراتِ شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہیں۔ بشرطیکہ صدقِ نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکارِ حسنہ کے ذکرِ حسن ہے، کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں۔ پس جو ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا۔"

مولد شریف کا اہتمام تمام اہل حرمین کرتے ہیں

حاجی امداداللہ مہاجر مکی

علمائے ہند کے عظیم شیخ بالخصوص مدرسہ دیوبند کے نامور عالم و بزرگ حاجی امداداللہ مہاجر مکی (۱۲۳۳۔۱۳۱۷ھ/۱۸۱۷۔۱۸۹۹ء) ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گئے اور مکہ میں درس دیتے رہے، پھر وہیں ان کی وفات ہوئی اور جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چاروں سلاسلِ طریقت میں بیعت کرتے تھے، اور دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی (۱۲۴۸۔۱۲۹۷ھ/۱۸۳۳۔۱۸۸۰ء) اور دار العلوم دیوبند کے سرپرست مولانا رشید احمد گنگوہی (۱۲۴۴۔۱۳۲۳ھ/۱۸۲۹۔۱۹۰۵ء) آپ کے مرید وخلفاء میں سے تھے، مولانا اشرف علی تھانوی (۱۲۷۰۔۱۳۶۲ھ/۱۸۶۳۔۱۹۴۳ء) مولانا محمود الحسن دیوبندی (م۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء) اور کئی دیگر علماء و مشائخ کا شمار حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلفاء میں ہوتا ہے۔

''شمائمِ امدادیہ'' کے صفحہ نمبر ۴۷ اور ۵۰ پر درج ہے کہ حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے ایک سوال، میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کے بارے میں اُن کی کیا رائے ہے؟ کے جواب میں فرمایا:

> ''مولد شریف تمام اہلِ حرمین کرتے ہیں، اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔ اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے! البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔ اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ ہاں، مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔''

ہمارے واسطے اتباعِ حرمین کافی ہے

وہ مزید لکھتے ہیں کہ:

''ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں۔ تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں؟ اور ہمارے واسطے اِتباعِ حرمین کافی ہے۔ البتہ وقتِ قیام کے اِعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمام تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیوں کہ عالم خلق مقید بہ زمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم رنجہ فرمانا ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں۔''

(امداد اللہ، شمائم امدادیہ: ۵۰)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مذکورہ بالا بیان کے مطابق حرمین شریفین میں میلاد کی تقریبات کا ہونا اس بات کی حتمی و قطعی دلیل ہے کہ اس پر اہلِ مدینہ اور اہلِ مکہ میں دو آراء نہیں تھیں، وہ سب متفقہ طور پر میلاد کا اہتمام کرتے تھے۔ اور میلاد کے جواز پر اہلِ [illegible] حجت ہمارے لیے کافی ہے جو کہ اِنکار کرنے والوں کے لیے

[illegible] شریک ہوتا ہوں، قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں

[illegible] کے سات سوالات کے جواب میں

[illegible] نے اُن سے دریافت کیا کہ میلاد کے

[illegible] جواب دیا

''فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کا ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں۔'' (امداد اللہ، فیصلہ ہفت مسئلہ: ۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''رہا یہ عقیدہ کہ مجلسِ مولود میں حضور پُر نور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں، تو اس عقیدہ کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے۔ یہ بات عقلاً و نقلاً ناممکن ہے، بلکہ بعض مقامات پر واقع ہو بھی جاتی ہے۔ اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ حضرت کو کیسے علم ہوا، آپ ﷺ کئی جگہ کیسے تشریف فرما ہوئے، تو یہ شبہ بہت کمزور شبہ ہے۔ حضور ﷺ کے علم و روحانیت کی وسعت کے آگے۔ جو صحیح روایات سے اور اہلِ کشف کے مشاہدے سے ثابت ہے۔ یہ ادنیٰ سی بات ہے۔''

امداد اللہ، فیصلہ ہفت مسئلہ: ۶ (۱)

جو لوگ محفلِ میلاد کو بدعتِ مذمومہ اور خلافِ شرع کہتے ہیں، انہیں کم از کم اپنے شیخ و مرشد کا ہی لحاظ کرتے ہوئے اس رویہ سے گریز کرنا چاہیے۔

---

(۱) دیوبندی مسلک کے بعض علماء ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' کے بارے کہتے ہیں کہ یہ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی کی تحریر نہیں، حالانکہ مولانا اشرف علی تھانوی نے ''اشرف السوانح (۳:۳۵۵، ۳۵۶)'' میں تصریح کی ہے کہ یہ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی کی تحریر ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی نے ''فتاویٰ رشیدیہ (ص: ۱۳۰، ۱۳۱)'' میں لکھا ہے کہ اُنھوں نے یہ رسالہ کسی سے لکھوایا اور سُن کر اس میں اصلاحات کروائیں۔ گویا اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت کا مسلک و مشرب ہے۔ علاوہ ازیں دیوبند مسلک کے کتب خانوں سے شائع ہونے والے حضرت امداد اللہ مہاجر مکی کے دس رسالوں کے مجموعہ ''کلیاتِ امدادیہ'' میں بھی ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' شامل ہے، جیسا کہ کتب خانہ اشرفیہ، راشد کمپنی، دیوبند (بھارت) نے طبع کیا تھا، اور ادارہ اسلامیات، لاہور نے بھی شائع کیا ہے۔

ماہِ ربیع الاوّل کو تمام مہینوں پر فضیلت ہے

ترجمانِ دیوبند مولانا اشرفعلی تھانوی

ترجمان علماءِ دیوبند مولانا اشرفعلی تھانوی (۱۲۸۰ھ۔۱۳۶۲ھ/۱۸۶۳۔۱۹۴۳ء)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چشتی کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ سیرتِ طیبہ پر آپ کی کتاب، نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ ہے۔ اس کے آغاز ہی آپ نے مشہور حدیثِ جابر بیان کرتے ہوئے، نورِ محمدی ﷺ کی تخلیق کے باب سے کیا ہے۔ بعد ازاں اس نوع کی دیگر روایات بیان کی ہیں۔ اسی طرح میلاد النبی ﷺ پر آپ کے خطبات کا مجموعہ بھی شائع ہوا ہے۔ مجالسِ میلاد پر خطاب کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"میرا کئی سال تک یہ معمول رہا کہ یہ جو مبارک زمانہ ہے جس کا نام ربیع الاول کا مہینہ ہے، جس کی فضیلت کو ایک عاشق ملا علی قاری نے اس عنوان سے ظاہر کیا ہے:

لِهٰذَا الشَّهْرِ فِی الْاِسْلَامِ فَضْلٌ
وَمَنْقَبَةٌ تَفُوْقُ عَلَی الشُّهُوْرِ
رَبِیْعٌ فِیْ رَبِیْعٍ فِیْ رَبِیْعٍ
وَنُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ فَوْقَ نُوْرٍ

[illegible] کی بڑی فضیلت ہے اور تمام مہینوں پر اس کی
[illegible] بہار بعد بہار اور نور بالائے نور

"تو جب یہ مبارک مہینہ آتا تھا تو میں حضور ﷺ کے وہ فضائل جن کا خاص تعلق ولادتِ شریفہ سے ہوتا تھا مختصر طور پر بیان کرتا تھا مگر التزام کے طور پر نہیں کیونکہ التزام میں تو علماء کو کلام ہے۔

بلکہ بدوں التزام کے دو وجہ سے:

"ایک یہ کہ حضور ﷺ کا ذکر فی نفسہٖ طاعت و موجبِ برکت ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہم لوگ جو مجالسِ میلاد کی ممانعت کرتے ہیں تو وہ ممانعت نفسِ ذکر کی وجہ سے نہیں۔ نفسِ ذکر کو تو ہم لوگ طاعت سمجھتے ہیں بلکہ محض منکرات و مفاسد کے انضمام کی وجہ سے منع کیا جاتا ہے ورنہ نفسِ ذکر کا تو ہم خود قصد کرتے ہیں۔ یہ تو ظاہری وجوہ تھیں۔ بڑی بات یہ تھی کہ اس زمانہ میں اور دنوں سے زیادہ حضور ﷺ کے ذکر کو جی چاہا کرتا ہے اور یہ ایک امر طبعی ہے کہ جس زمانہ میں کوئی امر واقع ہوا ہو اس کے آنے سے دل میں اس واقع کی طرف خود بخود خیال ہوا جاتا ہے۔ اور خیال کو یہ حرکت ہونا جب امر طبعی ہے تو زبان سے ذکر ہو جانا کیا مضائقہ ہے۔ یہ تو ایک طبعی بات ہے۔"

(اشرف علی تھانوی، خطبات میلاد النبی ﷺ ۱۹۰)

کافر میلاد النبی ﷺ کی خوشی پر محروم نہیں تو امتی کیسے محروم ہو سکتا ہے؟

مفتی رشید احمد لدھیانوی

مفتی رشید احمد لدھیانوی (م ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء) تحریر کرتے ہیں:

"جب ابولہب جیسے بد بخت کافر کے لیے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی اُمتی آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسبِ وسعت آپ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے تو کیوں کر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔"

لدھیانوی، اَحسن الفتاویٰ، ۱: ۳۴۷، ۳۴۸

مسئلہ عید میلاد اور حکیم الامت علامہ محمد اقبال

شاعرِ مشرق حکیم الامت علامہ محمد اقبال (۱۸۷۷ـ۱۹۳۸ء) فرماتے ہیں:

"منجملہ ان مقدس ایام کے جو مسلمانوں کے لیے مقدس کیے گئے ہیں ایک میلاد النبی ﷺ کا دن بھی ہے۔ میرے نزدیک انسانوں کی دماغی وقلبی تربیت کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رُو سے زندگی کا جو نمونہ بہترین ہو وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے لیے اسی وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اسوۂ رسول ﷺ کو مدنظر رکھیں تا کہ جذبۂ تقلید اور جذبۂ عمل قائم رہے۔ ان جذبات کو قائم رکھنے کے تین طریقے ہیں:

۱۔ پہلا طریق تو درود وصلوٰۃ ہے جو مسلمانوں کی زندگی کا جزو لاینفک ہو چکا ہے۔ وہ ہر وقت درود پڑھنے کے موقع نکالتے ہیں۔ عرب کے متعلق میں نے سنا کہ اگر کہیں بازار میں دو آدمی لڑ پڑتے ہیں اور تیسرا بہ آواز بلند اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھ دیتا ہے تو لڑائی فوراً رک جاتی ہے، اور متخاصمین ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے سے فوراً باز آجاتے ہیں۔ یہ درود کا اثر ہے اور لازم ہے کہ جس پر درود پڑھا جائے اس کی یاد قلوب

کے اندر اپنا اثر پیدا کرے۔

۲۔ پہلا طریق اِنفرادی دوسرا اجتماعی ہے۔ یعنی مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوں اور ایک شخص جو حضور آقائے دوجہاں ﷺ کے سوانحِ حیات سے پوری طرح باخبر ہو، آپ ﷺ کی سوانحِ زندگی بیان کرے تاکہ ان کی تقلید کا ذوق شوق مسلمانوں کے قلوب میں پیدا ہو۔ اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لیے آج ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں۔

۳۔ تیسرا طریق اگرچہ مشکل ہے لیکن بہرحال اس کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ یادِ رسول اللہ ﷺ اس کثرت سے اور ایسے انداز میں کی جائے کہ انسان کا قلب نبوت کے مختلف پہلوؤں کا خود مظہر ہو جائے یعنی آج سے تیرہ سو سال پہلے جو کیفیت حضور سرورِ عالم ﷺ کے وجودِ مقدس سے ظاہر تھی، وہ آج بھی تمہارے قلوب کے اندر پیدا ہو جائے۔

(غلام دستگیر رشید، آثارِ اقبال: ۳۰۶، ۳۰۷)

ان تمام عبارتوں اور حوالوں سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ سرکارِ دو جہاں ﷺ کی آمد کی خوشی کا اہتمام نہ صرف آج دھوم دھام سے ہوتا ہے بلکہ صدیوں سے اس مقدس کام کی روایت چلی آرہی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ یہ اہتمام صرف پاکستان و ہندوستان میں ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کا اہتمام تمام کائناتِ عالم خصوصاً عالمِ عرب میں بھی ہوتا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا۔

کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

اللہ کریم ہم سب کو یہ خوبصورت اور مقدس روایت قائم اور جاری و ساری رکھنے اور ایسی پرنور محافل کا انعقاد کرنے اور ان میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان محافل کی رحمتیں، برکتیں ہمارے شاملِ حال فرمائے۔ بالخصوص ہمارے ملک پاکستان کو امن و استحکام کا مرکز بنائے اور ہمارے گھروں میں رحمتوں، برکتوں کا نزول فرمائے۔

آج اگر ہم عالمی حالات کا جائزہ لیں کہ جہاں استعماری طاقتیں اور بولہبی قوتیں ناموسِ رسالت ﷺ پر حملہ آور ہو رہی ہیں، جبکہ ان کے مقابلے میں ہمارا کردار بدقسمتی سے آج بھی یہ ہے کہ ہم میں کچھ نامرادانِ ملت ترازو اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی شان کو تولنے پر لگے ہوئے ہیں۔ ہمارے منبروں پر بیٹھنے والے جاہلانِ امت نام نہاد ملاں دن رات عظمتِ مصطفوی ﷺ کے چراغ کو بجھانے کی ناپاک کوشش میں لگے ہوئے ہیں، حالانکہ ان کے بڑے بھی یہی قبیح حرکتیں کرتے کرتے مرکھپ گئے۔ اور یہ مسئلہ ذکرِ مصطفوی ﷺ کا شب و روز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ جاننے کے باوجود کہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یہی وجہ ہے کہ آج ڈنمارک کے درندے پھر مسلمانوں کی غیرت وحمیت کو للکار رہے ہیں۔ یہودی بھیڑیئے پھر مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کو ختم کرنے کے در پے ہیں۔

ان کا یہ کھیل ایک مدت سے جاری ہے، جس سے ہمیں ہمارے اکابرین ہمیشہ آگاہ کرتے رہے اور خوابِ غفلت سے جگانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے اور حضور ﷺ کی ساری امت کی طرف سے سرورِ کونین ﷺ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کیا ہے۔ اقبال کے اس استغاثہ سے یوں لگتا ہے کہ آج کی صورت حال علامہ کے پیش نظر تھی۔ اسی لیے امت کی زبوں حالی پر نوحہ خواں بھی ہیں اور امت محمدی ﷺ کے لیے دعا گو بھی ہیں۔ (علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی دور اندیشی اور فکر کی بلندی دیکھ کر مجھے ان علیم العلم، عریب الفکر لوگوں پر عجیب حیرت ہوتی ہے کہ جو بیچارہ کوتاہ عقل، علامہ اقبال کو تو سمجھ سکا نہ محبوبِ خدا اور سیدہ آمنہ پاک رضی اللہ عنہا کے لال ﷺ کو کیونکر جان سکتا ہے؟)

شیرازہ ہوا ملت مرحوم کا ابتر
[illegible] تا تیرا مسلمان کدھر جائے
[illegible] نہیں بحر عرب میں
[illegible] مسلمان کدھر جائے
[illegible]

ان دگرگوں حالات میں آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم تمام مسلمان مل جل کر عید میلاد النبی ﷺ بڑے اہتمام اور بڑے وقار کے ساتھ منائیں۔

آیئے ! اس موقع پر ہم تمام مسلمان عہد کریں کہ ہماری مساجد کے میناروں سے نکلنے والی آواز سے کسی مسلمان کو مشرک، کافر، بدعتی قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ کافر کو مسلمان اور مسلمان کو عشقِ محمدی ﷺ کا درس دے کر غلامی رسول ﷺ کا پٹہ اس کے گلے کی زینت بنایا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ...... ہماری بقا صرف اسی میں ہی ہے۔ ہماری عظمت صرف اسی میں ہے۔ ہماری ترقی اسی میں ہے۔ ہماری دنیوی واخروی کامیابی صرف اسی میں ہے۔ بقولِ حضرت محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

کی محمد (ﷺ) سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اس کے فوائد وثمرات ہم اپنی نئی نسل میں بھی ضرور پائیں گے۔ جو بگڑے ہوئے معاشرہ میں ہمارے لیے انتہائی خطرناک صورت حال واضح کر رہے ہیں۔ فحاشی، عریانی کے اس طوفان کو روکنے کے لیے صرف اور صرف ایک ہی صورت ہے کہ ہم ہر گلی، ہر محلہ، ہر ہر گھر میں ذکر مصطفیٰ ﷺ کی محافل کا اہتمام کریں۔ حسن و جمالِ مصطفیٰ ﷺ، عظمت و کمالِ مصطفیٰ ﷺ، جود ونوالِ مصطفیٰ ﷺ کا حسین تذکرہ ہی ہماری نئی نسل کو واپس موڑ سکتا ہے بقول علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

آفتابِ رسالت کی باتیں کرو، ظلمتوں کا جنازہ نکل جائے گا
اُن کے چہرے سے گیسو ہٹانے تو دو، روشنی میں جہاں سارا ڈھل جائے گا

اور اس موقع پر بے ہودہ حرکات سے ہم خود بھی بچیں اور اپنی نئی نسل کو بھی بچائیں تاکہ کوئی بھی غیر شرعی کام، اس مقدس سلسلہ کی اصل روح کو ضائع نہ کر

سکے۔ یہ گھروں کے باہر پہاڑیاں بنانا اور ان کو دیکھنے کے لیے ہماری مائیں بہنیں اور بیٹیوں کا بے پردہ ہو کر آنا، بڑے بڑے ڈیک لگا کر نوجوانوں کا بیٹھ جانا یا پھر میلاد کے جلوس میں ناچنا۔۔۔ یہ سب کچھ اس مقدس سلسلہ کے خلاف کہیں خدانخواستہ کوئی سازش تو نہیں۔

ان جلوسوں کو ترتیب دینے اور قیادت کرنے والے احباب پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان سازشی عناصر پر گہری نظر رکھیں اور ان تمام خرافات سے میلاد کے جلوسوں کو بچائیں۔

کیونکہ اس بابرکت دن میں ہمارا تو ہر کام صرف حضور ﷺ کی محبت، عشق اور ان کی خوشنودی کے لیے ہی ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیے۔۔۔ اس پاکیزہ دن ہم صرف وہ عمل کریں جس سے سرور کائنات ﷺ ہم سے راضی ہوں۔ عورتوں کے بے پردہ باہر آنے سے اور نوجوانوں کی ہلڑ بازی سے ہم خدانخواستہ کہیں حضور ﷺ کو ناراض نہ کر بیٹھیں۔ جیسے حضور ﷺ کی تشریف آوری پر ہم خوش ہیں، اسی طرح ہمیں بھی اپنے پیارے محبوب ﷺ کو ہر حال میں خوش کرنا ہے۔

آپ ﷺ کی خوشی اس میں ہے کہ ہم اشاعت دین اور فروغ اسلام میں [illegible] ادا کریں۔ پنجگانہ باجماعت نماز کے پابند ہوں۔ بزرگوں کا احترام۔ [illegible] کا خیال۔ نظروں میں حیاء۔ مخلوق خدا کا حق مارنے سے [illegible] نکال کر اللہ کے بندوں سے محبت کریں۔ ان [illegible] ظلم سے روکیں۔ مظلوم کی دادرسی کریں۔ یتیموں، [illegible] کائنات بھی خوش ہوگا اور رسول مختار

اللہ کریم ہمیں اس پاکیزہ اور مقدس روایت کو ہمیشہ قائم رکھنے اور ہماری نسلوں کو اس مشن کو آگے جاری رکھنے کر غلامی رسول میں زندہ اور ناموسِ رسالت پر مرمٹنا نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

خادم دین متین

خورشید الازہری

مسئلہ میلاد النبی ﷺ کی وضاحت، فضیلت، اہمیت اور برکات پر علمائے اسلام و اکابرین ملت کی عظیم الشان تصانیف

یوں تو اس مقدس موضوع پر شروع سے اب تک ہزاروں علماء و محدثین نے ہزارہا کتب تحریر فرمائی ہیں، لیکن ان میں کچھ کا ہم تذکرہ کر دیتے ہیں تاکہ قارئین جان لیں کہ یہ کام آج سے نہیں بلکہ قرونِ اولیٰ سے جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیام قیامت جاری و ساری رہے گا۔

نام مصنفین و نام کتب

۱۔ ابو العباس احمد العزفی اندلسی، المتوفی 560ھ۔

الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم

۲۔ علامہ عبدالرحمان بن علی محمد المعروف علامہ ابن جوزی، المتوفی 597ھ۔

(۱) [illegible] (۲) مولد العروس

۳۔ [illegible] المتوفی 633ھ۔

[illegible] المتوفی 660ھ۔

۵۔ شیخ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد عطار جزائری، المتوفّٰی 707ھ

المورد العذب المعین فی مولد سیدالخلق اجمعین

۶۔ امام کمال الدین ابوالفضل جعفر بن ثعلب بن جعفر ادفوی، المتوفّٰی 748ھ

الطالع السعید الجامع لاسماء نجباء الصعید

۷۔ علامہ محمد بن مسعود بن محمد سعیدالدین الکازرونی، المتوفّٰی 758ھ

مناسک الحجز المنتقی من سیرت مولد المصطفٰی

۸۔ علامہ ابوسعید خلیل بن کیکلدی بن عبداللہ لاعلائی دمشقی شافعی، المتوفّٰی 761ھ

الدرۃ السنیہ فی مولد خیر البریۃ

۹۔ امام حافظ عمادالدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر، المتوفّٰی 774ھ

ذکر مولد رسول اللّٰہ ورضاعہ

۱۰۔ علامہ سلیمان بن عوض پاشا بن محمود برسوی حنفی، المتوفّٰی 780ھ

وسیلۃ النجاۃ

۱۱۔ امام عبدالرحیم بن احمد برعی یمانی المتوفّٰی 803ھ

مولد البرعی

۱۲۔ حافظ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمان عراقی المتوفّٰی 808ھ

المورد الہنی فی مولدالنبی

۱۳۔ امام ابوطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم فیروزآبادی المتوفّٰی 817ھ

النفحۃ العنبریہ فی مولد خیر البریۃ

۱۴۔ امام شمس الدین بن ناصرالدین دمشقی المتوفّٰی 842ھ

(۱) جامع الاثار فی مولد النبی المختار (تین جلدیں)

(۲)اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق

(۳)مورد الصادی فی موالد الهادی

۱۵۔علامہ شیخ عفیف الدین محمد بن سید محمد بن عبداللہ حسینی تبریزی شافعی، المتوفّٰی 856ھ

مولدالنبی

۱۶۔علامہ سید اصیل الدین عبداللہ بن عبدالرحمان حسینی شیرازی، المتوفّٰی 884ھ

درج الدرفی میلاد سید البشر

۱۷۔ علامہ ابوالحسن علاء الدین علی بن سلیمان بن احمد بن محمد المرداوی دمشقی حنبلی، المتوفّٰی 885ھ

المنهل العذب القدیرفی مولد الهادی البشیر النذیر

۱۸۔ علامہ برہان الدین ابوالصفاء ابن ابی الوفا المتوفّٰی 887ھ

فتح اللہ حسبی و کفی فی مولد المصطفیٰ

۱۹۔ علامہ الشیخ عمر بن عبدالرحمان بن محمد علی بن محمد بن احمد باعلوی، المتوفّٰی 889ھ

مولد النبی

۲۰۔ امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمان بن محمد قاہری السخاوی، المتوفّٰی 902ھ

[illegible] العلوی فی المولد النبوی

[illegible] علی بن عبداللہ بن احمد حسنی شافعی سمہودی، المتوفّٰی 911ھ

[illegible]

[illegible] 911ھ

۲۳۔علامہ ابوبکر بن محمد بن بکر حلبی، التوفّٰی 930ھ

الکواکب الدریۃ فی مولد خیر البریہ

۲۴۔حافظ وجیہ الدین عبدالرحمان بن علی بن محمد شیبانی شافعی، التوفّٰی 944ھ

مولدالنبی

۲۵۔علامہ الشیخ عبدالکریم الادرنتوی، التوفّٰی 965ھ

ترکی زبان میں میلاد نامہ

۲۶۔ امام الحرمین ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی شافعی، التوفّٰی 973ھ

(۱) تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد سید الانام

(۲) تحفۃ الاخیار فی مولد المختار

(۳) اتمام النعمۃ علی العالم بمولد سید ولد آدم

(۴) مولد النبی

۲۷۔ امام شمس الدین محمد بن احمد خطیب شربینی، التوفّٰی 977ھ

مولد النبی

۲۸۔ امام ابوالثناء احمد بن محمد عارف ذیلی رومی الحنفی، التوفّٰی 1006ھ

مولد النبی

۲۹۔ امام ملا علی قاری بن سلطان بن محمد ہروی، التوفّٰی 1014ھ

المورد الروی فی مولد النبوی

۳۰۔ امام عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین مناوی، التوفّٰی 1031ھ

مولد المناوی

۳۱۔ علامہ محی الدین عبدالقادر بن شیخ بن عبداللہ عیدروسی، المتوفیٰ 1038ھ

المنتخب المصفی فی اخبار مولد المصطفیٰ

۳۲۔ امام نورالدین علی بن ابراہیم بن احمد بن علی حلبی شافعی، المتوفیٰ 1044ھ

الکواکب المنیر فی مولد البشیر النذیر

۳۳۔ امام محمد علی بن محمد بن علان بکری صدیقی علوی، المتوفیٰ 1057ھ

مورد الصفا فی مولد المصطفیٰ

۳۴۔ علامہ الشیخ زین العابدین بن محمد بن عبداللہ عباسی، المتوفیٰ 1130ھ

الجمع الزاہر المنیر فی ذکر مولد البشیر والنذیر

۳۵۔ علامہ الشیخ عبدالغنی نابلسی، المتوفیٰ 1143ھ

المولد النبوی

۳۶۔ علامہ الشیخ جمال الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن سعید بن مسعود المکی، المتوفیٰ 1130ھ

مولد النبی

۳۷۔ علامہ سلیمان بن عبدالرحمان بن صالح رومی، المتوفیٰ 1151ھ

ترکی زبان میں مولد نامہ

۳۸۔ علامہ عبداللہ [illegible] بن محمد یوسف بن عبدالمنان رومی حنفی، المتوفیٰ 1167ھ

[illegible] المصفی فی مولد المصطفیٰ

[illegible] عبداللہ [illegible]، المتوفیٰ 1170ھ

[illegible]

[illegible] 117[illegible]ھ

۴۱۔ علامہ احمد بن عثمان ویار بکری، التوفّٰی 1174ھ

مولد النبی

۴۲۔ امام سید جعفر بن حسن بن عبدالکریم شافعی، التوفّٰی 1177ھ

عقدالجوھر فی مولد النبی الازھر

۴۳۔ علامہ سید محمد بن حسین مدنی علوی حنفی، التوفّٰی 1186ھ

مولدالنبی

۴۴۔ علامہ الشیخ احمد بن محمد بن احمد عدوی مالکی مصری، التوفّٰی 1201ھ

مولد الدر

۴۵۔ علامہ عبدالقادر نجیب الدین بن شیخ عزالدین احمد اشرف زادہ برسوی حنفی، التوفّٰی 1202ھ

ترکی زبان میں میلاد نامہ

۴۶۔ علامہ محمد شاکر بن علی بن حسن عقاد السالمی، التوفّٰی 1202ھ

تذکرہ اھل الخیر فی مولد النبوی

۴۷۔ علامہ عبدالرحمان بن محمد مقری، التوفّٰی 1210ھ

رسالہ فی المولد النبوی

۴۸۔ علامہ محمد بن علی مصری ازھری شافعی شنوانی، التوفّٰی 1233ھ

الجواھر السنیۃ فی مولد خیر البریہ

۴۹۔ علامہ عبداللہ بن علی بن عبدالرحمان شاذلی، التوفّٰی 1234ھ

مطالع الانوار فی مولد النبی المختار

۵۰۔ علامہ سید علی بن ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر صنعانی، التوفّٰی 1236ھ

تانیس ارباب الصفا فی مولد المصطفٰی

۵۱۔ امام محمد مغربی، المتوفّٰی 1240ھ

المولد النبوی

۵۲۔ علامہ الشیخ ابراہیم بن محمد باجوری شافعی مصری، المتوفّٰی 1276ھ

تحفة البشر علی مولد ابن حجر

۵۳۔ علامہ سید ابوالفوز احمد بن محمد بن رمضان مکی المالکی مرزوقی (مدرس حرم) المتوفّٰی 1281ھ

بلوغ المرام لبیان الفاظ مولد سید الانام

۵۴۔ علامہ الشیخ عبدالهادی مصری، المتوفّٰی 1305ھ

مولد النبی

۵۵۔ علامہ عبدالفتاح بن عبدالقادر بن صالح دمشقی شافعی، المتوفّٰی 1305ھ

سرور الابرار فی المولد المختار

۵۶۔ علامہ ابراہیم بن سید علی طرابلسی حنفی، المتوفّٰی 1208ھ

منظومة فی مولد النبی

۵۷۔ علامہ ہبة اللہ ابوالفرح محمد بن عبدالقادر بن محمد صالح دمشقی شافعی، المتوفّٰی 1311ھ

مولد النبی

۵۸۔ علامہ عبدالمعطی محمد نووی بن عمر بن عربی بن علی نووی جاوی، المتوفّٰی 1315ھ

بغیة العوام فی شرح مولد سید الانام

۵۹۔ علامہ مفتی ادریس محمد فوزی عبداللہ رومی، المتوفّٰی 1318ھ

[illegible] الحسنات فی تلاوۃ مولد سید السادات

[illegible] دمشقی، المتوفّٰی 1320ھ

۶۱۔ عارف باللہ سید شریف محمد بن جعفر کتانی، التوفّٰی 1345ھ

الیمن و الاسعاد بمولد خیر العباد

۶۲۔امام یوسف بن اسماعیل نبہانی التوفّٰی 1350ھ

جواھر النظم البدیع فی مولد الشفیع

۶۳۔ علامہ الشیخ محمود بن محمد رشید عطار حنفی دمشقی التوفّٰی 1362ھ

استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلاۃ والسلام

سرور کائنات ﷺ کی ظاہری حیات پاک کے حوالے سے صرف 63 اکابرین امت، مشاہیر اسلام کے اسمائے گرامی اور کتب کے نام ہی شامل کیے ہیں، کیونکہ اس عدد 63 کو حضور ﷺ سے ظاہری عمر مبارک کی نسبت ہے۔

اگرچہ ان محدثین و ائمہ کرام علیہ رحمۃ الرحمان کے علاوہ بھی ہزاروں علماء و محدثین نے اس خوبصورت اور عظیم موضوع پر بہت کتب تحریر فرمائی ہیں۔مزید حوالہ جات کے لیے ملاحظہ ہو:

۱۔ کتاب الفہرست از ابن ندیم

۲۔ کشف الظنون عن السامی الکتب والفنون از حاجی خلیفہ

اس آرزو کے ساتھ

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات



اِدارہ وحدتِ اسلامیہ پاکستان لاھور

تحقیقات وتخصصات اسلامیہ کا منفرد ادارہ

اکیسویں صدی میں داخل ادوار زندگی کے تیز رفتار تنوعات، سائنسی، سماجی، سیاسی اور معاشی خیرہ کن تغیرات کا اہم تقاضہ ہے کہ تعلیمات اسلام کی توضیح وتشریح ایسی مجتہدانہ بصیرت سے کی جائے جو فرقہ ورانہ تعصبات، متصوفانہ فکری جمود، انتہا پسندی گنجلک اور بے معنی تاویلات سے یکسر ومبرا ہو۔ تا آنکہ تفقہ فی الدین کا منہاج واضح اور اسوۂ حسنہ وروایت اسلاف کی روح کے مطابق قرآن وسنت پر عمل کی راہ ہموار ہو۔ انسانیت محض تن پروری کی کشمکش اور جلب زر کی ہوس سے نکل کر صراط مستقیم پر گامزن ہو سکے۔

تسلیم ھے یہ امر ! ہمارا ماضی ایسے بہت سے مراکز وشخصیات کی بامعنی کاوشوں سے معمور ہے۔ دور حاضر میں بھی اس جہد مسلسل کا تسلسل جاری ہے۔ ادارہ وحدتِ اسلامیہ لاھور ان کی قدر ومنزلت سے پورے طور پر شناسا اور ان کی سعی کو مبرور جانتا ہے تاہم ادار کو اپنے حصے کا کام کرنا ہے اور بہت ہی جانفشانی سے کرنا ہے۔ ان شاء اللہ العزیز ادارہ وحدت اسلامیہ لاہور اپنی تمام تحقیقات وتخصصات کے دائرہ کا تعین چار ادلۂ شرعیہ یعنی قرآن، حدیث، اجماع امت اور قیاس کے تناظر میں کرے گا۔ چنانچہ ہر مسئلے کی تحقیق اور مستقبل میں پیش آمدہ امور کی تشخیص انہی ادلۂ شرعیہ کے پس منظر میں کی جائے گی۔ ادارہ وحدت اسلامیہ لاہور اس ضمن میں جامد الفکر لوگوں کی بجائے کشادہ ذہن، روایت سلف کے امین اور عصر حاضر کے تقاضوں کا صحیح ادارک رکھنے والے جید علماء اور اہل تحقیق کی ہر ممکن خدمات حاصل کرنے کے ساتھ اپنے تربیتی کیمپ میں ایسے افراد کی جماعت تیار کرے گا جو تحقیق وتدقیق کے اس عظیم مشن سے وفاداری کرتے ہوئے اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں امت کی راہنمائی کا فریضہ انجام دے گی۔ اس گراں قدر مقصد کے حصول کے لئے ادارہ کی ترجیحات درج ذیل ہیں۔

جدید وقدیم علوم پر مشتمل بین الاقوامی معیار کی ڈیجیٹل لائبریری — مجلس تحقیق وتدوین — مجلس کلیۃ الشریعہ — الحسنین آڈیٹوریم

تعلیمی نظم وانداز تربیت

ادارہ مقتضائے حال کے مطابق طویل المدت سلسلہ درس وتدریس کی بجائے بامقصد تربیتی کورسز، سیمنارز، بین المذاہب مذاکرہ کا اہتمام کرے گا۔

اشاعتی نظم

ادارہ وحدتِ اسلامیہ لاھور اپنی کثیر المقاصد سرگرمیوں کی اشاعت کے لئے موقع کی مناسبت سے دنیا کی ہر زبان کو اختیار کر سکتا ہے تاہم اپنی قومی زبان اردو، دینی زبان عربی اور بین الاقوامی زبان انگریزی کو ترجیحا اظہار خیال کا ذریعہ بنائے گا۔ چنانچہ یہاں سے ہفتہ وار یا ماہانہ بنیادوں پر شائع ہونے والے مجلہ جات یا دیگر تصنیفات وتالیفات اور تراجم اپنی زبانوں میں اشاعت پذیر ہوں گے نیز ویب سائٹس، آڈیو کیسٹس، سی ڈیز وغیرہ کو بھی اظہار خیال کا ذریعہ بنائے گا۔ ادارہ اپنے اشاعتی کام میں تحقیقی وتدوینی کام کے علاوہ خصوصا

قرآن کریم کی منفرد تفسیر — سیرت رسول اللہ — الہامی صحائف — احادیث وآثار صحابہ — تقابل ادیان

بین المسالک اختلافی مسائل کی صحیح تشخیص وحل قضاء اور تبلیغ جیسے اہم مسائل، معاملات کے علاوہ ختم نبوت، اسلام اور جدید سائنس، فقہ واجتہاد اور اتحاد امت کو بطور خاص اپنا عنوان بنائے گا۔ نیز ان مقاصد کے حصول کے لئے ادارہ دنیا بھر کی مختلف زبانوں کی تعلیم وتعلم کا معقول بندوبست کرے گا۔

ادارہ وحدت اسلامیہ لاھور کی ان بامعنی سرگرمیوں کو بار آور بنانے کے لئے اہل ثروت ومحبت سے خصوصی گزارش ہے کہ ہمارے کندھے سے کندھا ملا کر اپنی پُر خلوص مشاورت، معاونت سے نوازیں اور قوم کی فلاح کے لئے ہمارے ہمقدم ہوں۔

شعبہ نشر واشاعت

اِدارہ وحدتِ اسلامیہ پاکستان لاھور

سید گارڈن نزد سکیاں چوک شرقپور روڈ لاہور

www.iwipak.org
www.drkhadimazhari.com
www.idarawahdateislamiya.com
E.mail: khadimazhari@yahoo.com
0300-4645200 0346-4005060